



وحشت جنون

سدره احسین

وحشتِ جنون

از سدرہ حسین

وہ اُنیس سالہ لڑکی مرر کے سامنے کھڑی اپنے زخموں کو ہاتھ سے چھوں کر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاتھ لگاتے ہی اُن سے اُٹھتے درد نے اُسکی آنکھوں کو بھیگو دیا تھا۔۔۔۔۔

اُسے تو یاد بھی نہیں تھا کہ وہ کتنے ٹائم سے اس چھوٹے سے کمرے میں قید ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جس میں ایک بیڈ و کرسیاں، ایک ٹیبل اور دیوار پر لگے ایک مرر کے علاوہ کچھ نہ تھا ہاں ایک روشندان ضرور تھا جس سے اتنی روشنی سے دن اور اندھیرے سے رات کا پتہ چلتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جب بھی صبح اُٹھتی ایک ہی دُعا کرتی کہ آج شام نہ ڈھلے لیکن یہ ممکن نہ تھا قدرت کا نظام اپنے اصولوں کے مطابق چل رہا تھا۔۔۔۔۔

آج بھی جیسے جیسے روشندان سے آتی روشنی مدھم پڑ رہی تھی

اُسکی سانسیں رُوکنے لگیں تھی اُسکی نیلی آنکھیں جس میں کبھی انسو نہیں آتے تھے اب رو رو کر اُن میں انسو سوکھ چکے تھے۔۔۔۔۔

وہ نڈھال سی بیڈ پر بیٹھی روشندان پر نظریں جمائے نا جانے کیا سوچنے لگی جب اچانک سے لائٹ اوٹ ہو گئی۔۔۔۔۔

لائٹ اوٹ ہوتے ہی اُس نے خود کو اپنی بانہوں میں سمیٹا تھا وہ جانتی تھی اب اگے کا لائحہ عمل کیا ہوگا۔۔۔۔۔

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

کوئی دروازہ کھول رہا تھا جیسے جیسے دروازہ کھلنے کی آواز آرہی تھی اُسکی سانسیں تیز ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

کسی نے کمرے میں آتے ہی کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھی تھی۔۔۔

جیسے ہی وہ پلٹا اُسکی نظر آنیہ پر پڑی جو مسلسل گھٹنوں کو اپنی بانہوں میں لیے آہستہ آہستہ ہل رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ بھی آہستہ آہستہ اُسکی طرف بڑھا وہ جیسے ہی آنیہ کو دیکھتا تھا پتہ نہیں اُسے کیا ہو جاتا

۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی اُسکے قریب گیا آنیہ نے سر اٹھا کر اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

دروازے سے آتی روشنی میں وہ تو آنیہ کو دیکھ سکتا تھا لیکن آنیہ ہمیشہ کی طرح ناکام تھی کیوں کہ وہ اپنا منہ، ہاتھ اور پاؤں تک کو کور کر یہاں آتا تھا۔۔۔۔۔

حسبے وہ چنچ چنچ کر کہنا چاہ رہی ہو کہ مجھے جانے دو مجھے نوپنا چھوڑ دو۔۔۔۔۔

لیکن وہ اس سب کی فکر کیے بغیر اُس پر جھک گیا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ پچھلے اٹھ دن سے چیخ چیخ کر تھک گئی تھی لیکن اُسے ایک دن بھی کوئی جواب نہیں ملا تھا۔ وہ جتنی خاموشی سے آتا اتنی ہی خاموشی سے چلا جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی-----

بابا جانی دیکھ لیں اپکی بیگم مجھے بہت تنگ کرتی ہے "آنیہ نے معصومیت بھرے انداز میں

یہ لڑکی کسی دن بہت بڑا مسئلہ کھڑا کر دے گی سرفراز صاحب یہ مجھ سے لکھوالیں

کیا ہو گیا ہے راجیلہ وہ بول تو رہی ہے پہل انہوں نے کی ہے سرفراز صاحب نے آنیہ کی طرف دیکھ مسکراتے ہوئے راجیلہ کو کہا تو وہ پھر سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

کیسی پہل؟ پانچ سال کا بچہ ہے چھوٹا سا اُس بچارے کا فٹ بال ہمارے لان میں آیا تو ایک گملا ٹوٹ گیا اور یہ "ایک گملا؟" سر یسلی ماما؟ ایک گملا؟؟

آنہ اپنی ماں کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی میدان میں آئی۔۔۔

بابا وہ میری جان تھا میرے دن رات پسینے کی کمانی تھا بابا میں نے اُسے بچوں کی

آنیہ کی اچانک بولتی بند ہوئی تو دونوں نے اُسکی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے اندر اتے
افراہیم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

راحیلہ نے دوسرے ہی پل آنیہ کی طرف دیکھا تو اُسنے جیسے ماں سے چُپ رہنے کی التجاء کی
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم! افراہیم نے سب کی طرف اتے ہوئے سلام کیا تو سرفراز صاحب نارمل
انداز میں جواب دے کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

بیٹا جلدی سے فریش ہو جاؤ میں کھانا لگواتی ہوں لیکن افراہیم مسلسل آنیہ کے چہرے پر
نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔۔

کچھ ہوا ہے؟

برسوں پہلے راحیلہ کے شوہر نے اُسے کسی دوسری عورت کے لیے طلاق دے کر 10 سالہ بچے کے ساتھ ماں باپ کے گھر بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔

اُن دنوں میں ہی سرفراز صاحب کی بیوی بیٹی کی پیدائش پر انتقال کر گئی تھیں۔ سرفراز صاحب راحیلہ کے خالہ زاد تھے سب خاندان والوں نے مل کر ان دونوں کی شادی کروادی۔۔۔۔۔

اور یہ شادی دونوں کے لیے سکون کا باعث بنی سرفراز صاحب اور راحیلہ نے کبھی بھی دونوں بچوں میں فرق نہیں کیا تھا

آنیہ اس پورے معاملے سے بے خبر تھی اُسے اس بارے میں کبھی کسی نے کچھ نہیں بتایا تھا اسکے برعکس افراہیم سے کوئی بات چھپی نہیں تھی

- وہ سرفراز صاحب کی بہت عزت کرتا اور آنیہ سے بھی ہمیشہ ایک فاصلہ ہی رکھتا۔ آنیہ اکثر راحیلہ سے شکایت کرتی کہ اُسکی سب فرینڈ کے بھائی اپنی بہنوں سے بہت پیار کرتے ہیں افرامیم بھائی ہمیشہ مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں۔۔۔۔

راحیلہ بیگم بہت پیار سے آنیہ کو سمجھاتی تھ دونوں کی ایج میں بہت فرق ہے اس لیے تم دونوں کے درمیان ویسی دوستی نہیں۔۔۔۔

یہ لوجیک انیہ کے سر سے گزر جاتا لیکن پھر بھی وہ اس بات سے ہی دل کو سمجھا لیتی

وہ سب ڈنر کر رہے تھے جب ساتھ والے گھر سے آنٹی اور انکل آنیہ کا کیا دھرا سنانے اُنکے گھر پہنچے۔۔۔۔

آننیہ کا ہاتھ ہوا میں ہی رُک گیا جس سے وہ چچ کو تھامے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

"بیگم صاحبہ مہمان آئے ہیں" ہاں تو ماما کھانا کھا کر آجائے گی تم جاؤ

آنہ نے جھٹ سے کہا تو سب اُسکی طرف دیکھنے لگے اُسکی نیلی آنکھوں میں ڈر صاف واضح نظر آ رہا تھا کیوں کہ وہ مہمانوں کو دیکھ چکی تھی۔۔۔۔۔

جی ٹھیک۔۔۔۔۔ ملازمہ واپس پلٹی ہی تھی کہ راحیلہ نے اُسے پکارا۔۔۔۔۔

اُن کو چائے اور بسکٹ سرو کرو ہم ابھی آتے ہیں۔۔۔۔۔

راحیلہ نے آنہ کی طرف دیکھا تو آنہ نے اپنے بابا کی طرف دیکھا سرفراز صاحب نے اشارے سے آنہ کو تسلی دی لیکن اب کھانا تو حلق سے نیچے ہی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔۔

راحیلہ جلدی کھانا ختم کر ڈرائینگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

ہا ہا وہ تو اب ملے گی وہ بھائی ہے تمہارا تمہاری فکر کرتا ہے اس لیے وہ چاہتا ہے تم سدھر جاؤ۔۔۔

بابا پلیز۔۔۔ آنیہ التجاء کی تو سر فراز صاحب نے کندھے اُچکائے۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں راحیلہ اور افرامیم واپس آئے تو آنیہ پلیٹ پر سر جھکائے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔۔

بابا یقیناً آپ جانتے ہیں وہ کیوں آئے تھے ؟؟؟

افرامیم نے سوالیہ نظروں سے اُنکی طرف دیکھا تو سر فراز صاحب کھڑے ہوئے۔۔۔۔۔

ہاں وہ آنیہ کی وجہ سے آئے تھے میں بہت تھک گیا ہوں اب یہ تم دونوں کا معاملہ ہے۔۔۔۔۔

سرفراز کہتے ہی وہاں سے چلے گئے تو آنیہ نے جاتے ہوئے باپ کی طرف دیکھا

یہ کیا حرکت تھی آنیہ؟

ب۔۔۔۔۔ بھائی پہ۔۔۔۔۔ پہلے اُس۔۔۔۔۔ اُس نے۔۔۔۔۔ ماما آپ بتائے نہ

کیوں اُنکے پلانٹس ماما کاٹ کر آئی ہیں جو ماما بتائے؟

افراہیم اُسکے قریب اتے ہوئے غصے سے بولا تو آنیہ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

تم ایسے نہیں باز آؤ گی۔۔۔۔۔ اب ایک مہینے کے لیے تمہاری پاکٹ منی بند وہی پیسے میں
اُنکو دوں گا تاکہ آئندہ تم اس طرح کا کام کرنے سے پہلے ہزار بار سوچو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

- Rude Hero Based Urdu Novels List PDF
- Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based
- Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF
- Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF
- Super star based urdu novels List Download PDF
- <https://urdunovelsghar.pk/>
- <https://urdunovelsghar.com/>

"لیکن بھائی۔" بس اب اور کچھ نہیں

افراہیم آنیہ کی سُننے بغیر چلا گیا تو آنیہ نے راحیلہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

ادھر او "راحیلہ نے بازو پھیلائے تو آنیہ فوراً اُنکے گلے آہ لگی۔۔۔۔۔

فکرت کرو میں ہوں نہ؟ لیکن ماما بھائی ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا اور تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟

راحیلہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو آنیہ نے منہ بنایا۔۔۔۔۔

آپ کیوں روم میں آگئے تھے؟ راحیلہ نے کمرے میں اتے ہی سرفراز سے پوچھا

۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو راحیلہ میں چاہتا ہوں آنیہ اپنے بڑے بھائی کے سائے میں خود کو محفوظ سمجھے

جیسے جیسے ٹائم گزرے گا وہ جان جائے گی کہ افرامیم اُسکی بہتری کے لیے اُسے ڈانٹتا تھا اور اس طرح شاید افرامیم کی جھجک بھی ختم ہو جائے گی۔۔۔۔۔

مجھے آپ کی باتیں بالکل سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔

وہ جاچکا تھا لیکن آنیہ ابھی بھی اُسی جگہ لیٹی تھی اُسکے جاتے ہی لائٹ اون ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

لیکن آنیہ نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں اُسکا دماغ اب کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔۔

اٹھو راجیلہ میڈیسن کھا لو تم کیوں نہیں ٹائم پر میڈیسن کھاتی ہو؟

مجھے میڈیسن کی ضرورت نہیں ہے سرفرازیہ آپ بھی جانتے ہیں پلیز میری آنیہ کو ڈھونڈ لائے ورنہ میں مر جاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں ماما" افراتیم نے کمرے میں اتے ہی راحیلہ سے کہا

افراہیم تم پھر نہیں لائے آئیے کو؟ راحیلہ اٹھتے ہی نظریں گھماتے ہوئے پوچھنے لگی

ماما پولیس اپنی پوری کوشش کر رہی ہے پلیز آپ پریشان نہیں ہو وہ مل جائے گی

کیسے ملے گی؟ آج دس دن ہو گئے ہیں میری بچی کو غائب ہونے کیا ہوا کہاں گئی، کون لے گیا؟ کچھ پتہ نہیں۔۔۔۔

کس حال میں ہوگی میری بچی؟ راحیلہ روتے روتے ہی بیہوش ہو گئی تو ابراہیم فوراً ڈاکٹر کو کال ملانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ پریشان نہیں ہو بابا سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔ ابراہیم اُنکو تسلی دے کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

آنہ ایک گھنٹے سے شاور کے نیچے بیٹھی اپنی قسمت پر ماتم کر رہی تھی کہ پڑے بھیگ کر اسکے جسم سے چپک چپکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا میں دعا کرتی ہوں کہ یہاں سے میری لاش ہی نکلے اب میں اپنی باقی کی زندگی یہی گزارنا چاہتی ہوں

میں اب کبھی بھی آپکے یا ماما کے سامنے نہیں آؤں گی "سوچتے ہی اچانک آنیہ نے اپنی بند آنکھیں کھولی "کیوں کہ میں جانتی ہوں اب آپ لوگ مجھے دیکھنا نہیں چاہے گے

وہ رو نہیں رہی تھی کیوں کہ پچھلے دس دنوں میں وہ بہت رونی تھی لیکن اب وہ جان گئی تھی اس سب سے کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے بسی کی آخری سیڑھی پر کھڑی یہی سوچ سکتی تھی اس انسان نے جسم کے ساتھ ساتھ اسکی روح تک چھلنی کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنہ شاوہرند کروہی لگے مر کے سامنے اہ کھڑی ہوئی تو آج اس کے چہرے پر ایک زخم کا اضافہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے ہونٹ پر لگا خون تو بہہ گیا تھا لیکن زخم کی وجہ سے ہونٹ پر سویلنگ ہو گئی تھی انہ نے جیسے ہی اپنا ہاتھ بڑھا کر ہونٹ چھوا تکلیف کی وجہ سے منہ سے آن نکلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم جیسے ہی شاور لے کر نکلا اُسکے موبائل پر مسیج آیا، اُس نے ٹاول سے بال رگڑتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے مسیج اوپن کیا۔۔۔

اس میں کسی جگہ کا ایڈریس لکھا ہوا تھا افراہیم نے اُس نمبر پر کال کی لیکن وہ نمبر آف تھا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے شرٹ پہن کر نیچے آیا۔۔۔۔۔

بابا مجھے لگتا ہے یہ کسی نے ایڈریس بھیج کر ہمیں کچھ بتانے کی کوشش کی ہے۔۔۔

دیکھاؤ مجھے۔۔۔۔۔ سرفراز صاحب نے جلدی سے موبائل تھام کر میسج دیکھا۔۔۔۔۔

"تم جلدی سے پولیس کو ساتھ لے کرو ہاں پہنچو میں جا رہا ہوں

سرفراز ایک منٹ ضائع کیے بغیر وہاں سے جانے لگے۔۔۔

پولیس والے نے اپنی جیب سے رومال نکالا تو دروازہ کھولنے لگا

----- جاری -----

جیسے ہی پولیس گھر کے اندر داخل ہوئی سرفراز صاحب اور ابراہیم بھی اُنکے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔

وہ ایک ایک دروازہ کھول دیکھنے لگے "جیسے جیسے روم کھلتے جا رہے تھے سرفراز صاحب کی "امید ٹوٹی جا رہی تھی

----- ماضی -----

"بیٹا ٹھیک سے کھانا کھاؤ آنیہ " ماما میں پہلے لیٹ ہو گئی ہوں

تو میری جان انسانوں کی طرح جلدی سویا کرو اور صبح جلدی اٹھا کر و ساری رات الو کی طرح جاگتی ہو پھر کالج کے لیے لیٹ ہو جاتی ہو۔۔۔۔۔

ماما پلیز ڈرائیور انکل کو بول دیں گاڑی باہر نکال لیں۔۔۔۔۔

"چلو میں چھوڑ دیتا ہوں" افراہیم ہال میں آتے ہی بولا تو آنیہ کا منہ کھلا ہی رہ گیا

بیٹا تم ناشتہ نہیں کرو گے؟

ماما ابھی بھوک نہیں میں آفس میں کر لوں گا۔۔۔۔۔

آنیہ اُسی پوزیشن میں کبھی ماں کی طرف دیکھتی کبھی افراہیم کی طرف۔۔۔۔۔

چلو بھی لڑکی کچھ دیر پہلے تو تمہیں بہت دیر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

..... چلو آنیہ "افراہیم نے اُسکی طرف دیکھے بغیر کہا اور باہر کی طرف روانہ ہوا

"اما میں نہیں جا رہی بھائی کے ساتھ "آنیہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا

"کیوں میری میری جان "راحیلہ نے آنیہ کے ماتھے پر پیارے کرتے ہوئے پوچھا

میں ناراض ہوں بھائی سے آپ سب جانتی ہیں پھر بھی -----

آنیہ جانتی ہو نہ بھائی کو انتظار کرنا پسند نہیں جاؤ جلدی ورنہ وہ غصہ کر لے گا۔۔۔۔۔

راحیلہ نے بہت پیار سے آنیہ کو کہا لیکن آنیہ غصے سے پاؤں پٹختی ہوئی ساتھ والی کرسی سے بیگ پکڑے وہاں سے چلی گئی اُسکا رویہ دیکھ راحیلہ مسکرا دی۔۔۔۔۔

آنیہ جیسے ہی گاڑی میں آہ بیٹھی افراہیم نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔

"میں تمہیں خود ہی پنک کر لوں گا کالج سے "ڈرائیور کو کال کرنے کی ضرورت نہیں

افراہیم نے گاڑی کو بریک لگاتے ہی کہا اُس نے ایک بار بھی آنیہ کی طرف نہیں دیکھا تھا

"جی بھائی "آنیہ اللہ کا شکر ادا کرتی ہوئی جھٹ سے گاڑی کا دروازہ کھول باہر نکلی

افراہیم آنیہ کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا جب تک وہ کالج کے اندر نہیں چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ کالج میں انٹر ہوتے ہی اپنے بیگ سے موبائل نکالنے لگی جس پر کافی ٹائم سے کالز پر کالز
ارہی تھیں۔۔۔۔۔

تم صبر نہیں کر سکتے تھے؟ آئیہ نے سلام کے فوراً بعد یہ جملہ ادا کیا تو مقابل نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

تم ہنس رہے ہو؟

یہاں میری جان پر بنی ہوئی تھی وہ تو اللہ کا شکر ہے بیل او ف ہونے کی وجہ سے بھائی کو پتہ نہیں چلا۔۔۔۔

مطلب میرا اندازہ بالکل ٹھیک تھا کہ آنیہ اج اپنے کھڑوس بھائی کے ساتھ کالج جا رہی ہے

حسن پلیمز میں نے کتنی بار تمہیں کہا ہے میرے بھائی کے بارے میں ایسے الفاظ مت استعمال کیا کرو "آنیہ نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا

او کے یار ناراض تو مت ہو خود تم اتنے قصیدے پڑھتی ہو اگر تھوڑا سا حصہ میں نے بھی ڈال لیا ہے تو "کیوں کہ وہ میرے بھائی ہیں اور میں اپنے بھائی سے بہت پیار کرتی ہوں

اس لیے میں کچھ بھی کہوں لیکن تم نے آئندہ کچھ ایسا کہا تو میں پکے والا ناراض ہو جاؤں گی

اچھا بابا اب بات تو سن لو جس کے لیے میں اتنی کالز کر رہا تھا۔۔۔۔۔
ہاں جلدی بولو میری کلاس بھی سٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔

"اج میں ماما کے ساتھ اوں گاشام میں" اس میں کون سی نئی بات ہے؟

یار بولو بھی۔۔۔۔۔

تم آج بلیک کالر کا سوٹ پہننا۔۔۔

کیوں؟ آنیہ نے ڈھیروں معصومیت چہرے پر سجائے پوچھا۔۔۔۔۔

اس لیے کہ میں کہہ رہا ہوں انی سمجھ ؟؟؟؟ یا اور طریقے سے سمجھاؤں؟

غصہ کیوں دیکھا رہے ہو؟

یہ بات پیار سے بھی کہہ سکتے تھے۔۔۔۔

پیار سے تمہیں سمجھ کہاں اتی ہے آنیہ ایک چھوٹی سی النجاء کی تھی اُس پر بھی سوال؟

نہ تم باہر ملنے پر راضی ہوتی ہو نہ گھر پر مجھے تو لگتا ہے میں اپنی چھوٹی چھوٹی خواہشات دل میں
لیے مرجاؤں گا۔۔۔۔۔

تو مرجاؤ پھر اور آئندہ مجھے کال مت کرنا "آنیہ نے غصے سے کال کٹ کی تو حسن بھی
"مسکراتا ہوا یونی جانے کی تیاری کرنے لگا

حال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ دروازہ کیوں نہیں کھل رہا؟

پولیس والا کب سے ایک دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ لاک ہونے کی وجہ "
"سے نہیں کھل رہا تھا

آپ لوگ یہ دروازہ توڑ کیوں نہیں دیتے؟

سرفراز صاحب نے تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ کہاں تو پولیس والے دروازے کو توڑنے لگے۔۔۔۔

جیسے ہی دروازہ کھلا پولیس کے ساتھ سرفراز اور افرام بھی اُس کمرے میں داخل ہوئے لیکن اگلے ہی لمحے انہیں حیرت نے آہ گھیرا

یہاں تو کوئی نہیں ہے سر "ایک پولیس والے نے دوسرے سے کہا تو اُس نے واشروم کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

جی سروہ پولیس والا بات سمجھتے ہوئے واشروم کا دروازہ نوک کرنے لگا لیکن اُس کا کوئی فائدہ ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

"اِسے بھی توڑ دو" جیسے ہی پولیس والے نے تیز آواز میں کہا اُس دروازے کا لاک گھوما

آنے والا لمحے کے بارے میں شاید کسی نے نہیں سوچا تھا وہاں کھڑا ہر شخص آنیہ کی طرف دیکھ شا کٹ تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی دروازہ کھول دو قدم باہر آئی اُسکا حلیہ اُسکی آبِ بیتی بیان کر رہا تھا بکھرے بال پھٹے کپڑے جو اس نے دس دنوں سے پہن رکھے تھے

۔ منہ اور گردن پر زخموں کے نشان وہ آنکھیں جھکائے دو قدم اور باہر آہ کھڑی ہوئی

آنہ "سرفراز کے منہ سے اپنا نام سُن اُس نے سِر اوپر اٹھاتے ہوئے سامنے دیکھا تو" جیسے اُسکا دماغ گھومنے لگا

سامنے کھڑے پولیس والے، سرفراز اور ابراہیم اُسے ہی دیکھ رہے تھے ایک پل نہیں لگا تھا آنہ کو زمین بوس ہونے میں۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں سرفراز صاحب سب کے ہمراہ آنیہ کو لے کر ہسپتال پہنچے

"افراہیم بیٹا اپنی ماں کو ابھی کچھ مت بتانا"

لیکن بابا "پلیز میرے بچے ابھی کچھ مت بتانا اُسے وہ آنیہ کو اس حالت میں دیکھ مر جائے گی"

جی بابا آپ پریشان نہیں ہو میں ماما کو کچھ نہیں بتاؤ گا جب تک آپ نہیں چاہے گے

آنہ پشنت کے ساتھ کون ہے؟ جیسے ہی نرس باہر آ کر پوچھنے لگی سرفراز جلدی سے آگے بڑھے۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی میں ہوں اُسکا فادر" آ پکو ڈاکٹر احمد بلار ہے ہیں

افراہیم نے جلدی سے پوچھا تو سرفراز صاحب نے تھکے ہوئے چہرے سے افراہیم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

چلو بیٹا میں بھی چلتا ہوں تمہارے ساتھ "وہ دونوں روانہ ہوئے اور نرس واپس روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔"

دیکھیے میں آپکو کوئی جھوٹی اُمید نہیں دلانا چاہتا لیکن آپ اُسکے فادر ہیں تو آپ کا جانا بہت "ضروری ہے"

آپ کا نام؟ ڈاکٹر کچھ کہتے کہتے رُک سر فراز صاحب سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

اگر میں یہ کہوں کہ اپکی بیٹی سے کسی نے بہت بڑی طرح دشمنی نبھائی ہے تو میں غلط نہیں کہوں گا

وہ بہت بُری طرح سے زخمی ہے جو زخم بیرونی اپ دیکھ چکے ہیں وہ اُسکے اندرونی زخموں کے مقابل کچھ بھی نہیں

سرفراز صاحب کی آنکھوں میں نمی اُترائی تو افراتیم نے اُنکے کندھے پر ہاتھ رکھا جس کو سرفراز صاحب تھام چُکے تھے۔-----

اب سب سے بُری خبر یہ ہے کہ اُسکا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے اور اُسکے بچنے کے چانسز بہت کم نظر آ رہے ہیں لیکن ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں

بابا ریلیکس ہو جائے اپ خود کو سنبھالیں گے تو ماما کو بھی ہم دونوں مل کر سنبھال لیں گے

ماضی-----

!اسلام علیکم

وعلیکم السلام۔۔۔ کیسی ہو راحیلہ؟

اللہ کا شکر آمنہ بہن آپ سُنائے اور حسن کیسے ہو بیٹا؟

"ٹھیک ہوں ممانی" ممانی کیا گھر پر کوئی نہیں ہے؟

جیسے ہی وہ دونوں بیٹھیں حسن نے نظریں گھماتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

بیٹا ابراہیم اور سرسفر از تو ابھی آفس سے نہیں آئے اور آنیہ اپنے روم میں ہے

او کے ممافی۔۔ حسن کہتے ہی وہاں سے اُٹھ سیر ھیوں کی طرف بڑھا

راحیلہ نے ایک نظر باہر دروازے کی طرف دیکھا کیوں کہ ابراہیم کے آنے کا ٹائم ہو چکا تھا اور ابراہیم کو حسن کا آنا بالکل پسند نہیں تھا۔۔۔۔۔

آنہ ابھی شاور لے کر باہر نکلی ہی تھی کہ حسن روم کا دروازہ کھول مسکراتا ہوا اُس کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

آنہ اپنی ہی دھن میں بالوں کو تولیے سے آزاد کرواتی ہوئی مرر کے سامنے آہ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بلیک کالر کی سیمپل سی فراک پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی

جسکی آستینوں نے اسکے ہاتھوں کے کچھ حصے کو بھی ڈھانپ رکھا تھا

بلیک کالر کے سوٹ سے اُسکا سفید رنگ اور بھی نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی نیلی آنکھیں گھاگھا کر اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی

جیسے ہی اُس نے ہاتھ کو مٹھانے کے لیے بڑھایا کسی کی ہنسی نے اُسے چونکا دیا۔۔۔۔۔

وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھے حسن کی طرف مصنوعی غصے سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"باہا باڈر گئی" ڈرگئی

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ انیہ نے کلاک کی طرف دیکھ حسن سے پوچھا۔۔۔۔۔

واہ میری معصوم پری میرے لیے اتنا تیار ہوئی ہوا اپنے سوال پر غور کرو۔۔۔۔۔

حسن پلیر تم نیچے جاؤ میں آتی ہوں بھائی آنے والے ہیں آنیہ نے حسن کو باہر کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا لیکن وہ اپنی جگہ سے بالکل بھی نہیں ہلاتھا۔۔۔۔۔

پلیر حسن پلیر نہ۔۔۔۔۔

ڈرپوک لڑکی ایک شرط پر جاؤں گا۔۔۔

حسن ایک دم سرس ہوئے دو قدم اگے بڑھا تو آنیہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔

کیسی شرط؟

حسن نے آنیہ کا ہاتھ تھام اُسے تھوڑا قریب کیا تو آنیہ کا رنگ سفید پڑنے لگا۔۔۔

حسن یہ کیا حرکت ہے؟

پلیز تم جاؤ میں آتی ہوں آنیہ کے گلیے بال اسکی گالوں کو چھوں رہے تھے حسن کا دل بے
بس ہونے لگا۔۔۔۔۔

حسن نے اُن لٹوں کو کان کے پیچھے کیا تو آنیہ نے اپنی پلکیں جھکائی۔۔۔۔۔

پلیز حسن۔۔۔۔۔ اس بار آنیہ بہت آہستہ آواز میں بولی تو حسن نے مسکراتے ہوئے آنیہ کا
ہاتھ چھوڑا۔۔

ایم ویٹنگ۔۔۔۔۔ وہ کہتے ہی وہاں سے نکلا لیکن آنیہ کو اپنا وجود برف ہوتا محسوس ہو رہا تھا
۔۔۔۔۔۔۔

حسن جیسے ہی سیڑھیوں میں آیا اُسے افراتیم اوپر اتار دیکھائی دیا۔۔۔۔۔

لو بھی اس کی کمی تھی۔۔۔۔ حسن دل میں سوچتا ہوا نیچے جانے لگا۔۔۔۔

کیسے ہیں بھائی؟ حسن نے مسکراتے ہوئے سلام کے بعد پوچھا۔۔۔۔
ایم فائن لیکن تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

"بھائی ماما کے ساتھ آیا تھا" وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم اوپر کہا گئے تھے ماما تو نیچے ہیں

وہ ممانی نے کہا تھا آنیہ کو بلا لاؤں "حسن کہتے ہی رُکا نہیں تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتے
"ہوئے نیچے چلا گیا

حسن نے سیڑھیاں عبور کر پہلے آنیہ کے روم کی طرف دیکھا آنیہ مرر کے سامنے کھڑی
مسکراتے ہوئے اپنے گیلیہ بالوں میں کنگھی کر رہی تھی

جس نکلنے والی چھوٹی چھوٹی بوندوں نے اُسکی فراک کو بھی گیلا کر دیا تھا ابراہیم نے اُسکی طرف دیکھ دوسرے پل پھر سے نیچے کی طرف دیکھا جہاں سے کچھ دیر پہلے حسن جا رہا تھا

"اپنا دروازہ بند رکھا کرو آنیہ" ابراہیم نے دروازہ بند کرنے سے پہلے آنیہ کو نصیحت کی

"اللہ تیرا شکر ہے حسن چلا گیا" آنیہ نے اوپر کی طرف دیکھ سوچا

یہ کیا حرکت تھی آج؟

آنیہ اب فون پر بہادر شیرینی بن حسن کی کلاس لینے کے موڈ میں تھی۔۔۔۔۔

کون سی حرکت؟ حسن جان کر بھی انجان بنا۔۔۔۔۔

اچھا جی اب یاد بھی نہیں؟ اس طرح ایک دن تم مجھے بھی بھول جاؤ گے حسن۔۔۔۔۔

آنہ نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا تو حسن کے دل گھبرانے لگا۔۔۔۔۔

آنہ یہ تمہاری سوچ ہے کیوں کہ تم اپنے پیار پر یقین نہیں رکھتی۔۔۔۔۔

لیکن مجھے اپنی محبت پر اتنا یقین ہے کہ میں سانس لینا تو بھول سکتا ہوں لیکن تمہیں نہیں

۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ آنہ کچھ بولتی میڈا سے ڈنکا کسنے روم میں پہنچی۔۔۔۔۔۔۔

تم جاؤ میں آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

اوکے حسن میں بعد میں بات کرتی ہوں ماما کھانے کے لیے بلوا رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اوکے یاربٹ آئی ریلی مس یو۔۔۔۔۔۔۔

— — — — —

وعلیکم السلام کیسا ہے میرا بچہ ۹۹۹۹

کیسا گزرا آج کا دن؟

بہت بہت بہت ہی اچھا۔۔۔۔۔

ارے واہ۔۔۔۔۔ ویری گڈ

مطلب بھائی کی شادی؟

آنیہ نے بہت خوشی سے پوچھا تو سرفراز صاحب نے اثبات میں سر کو جنبش دی

بیٹا ابھی تو لڑکی دیکھنے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔

لیکن بابا آپ جانتے ہیں میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا ابراہیم نے بہت سنجیدگی سے اپنی بات کہی۔۔۔

لیکن بیٹا ہم اب چاہتے ہیں کہ تمہاری شادی کر دی جائے کیا تمہاری خوشیاں دیکھنے کا کوئی حق نہیں؟

"لیکن بابا" ابراہیم بیٹا چھوڑو اب اپنی ضد

پلیز بھائی مان جائے نہ بہت مزا آئے گا آپ کی شادی پر اففف ہمارے گھر میں شادی ہوگی؟

میں تو بہت شاپنگ کروں گی

آنیہ "افراہیم کے پکارتے ہی آنیہ خاموش ہوئی جو خوشی میں بولتی ہی جا رہی تھی"

سوری بھائی لیکن مان جائے پلیز-----

سرفراز صاحب آنیہ کو دیکھ مسکرائے "بابا پلیز ابھی میں شادی نہیں کرنا چاہتا اب مجھے "فارس نہیں کریں"

سرفراز ہم نے تو کبھی کسی کا بُرا نہیں چاہا تھا پھر یہ سب ہماری بیٹی کے ساتھ ہی کیوں ہوا؟
 راحیلہ نے روتے ہوئے سرفراز کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

تم بس دعا کرو راحیلہ ہماری بچی کو کچھ نہ ہو اولاد کی تکلیف اس دنیا میں سب سے اذیت ناک
 چیز ہے

ماں باپ کے لیے اپنی اولاد کو کسی بھی تکلیف میں دیکھنا اور اُسے برداشت کرنا بہت
 مشکل ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج تین دن گزر گئے تھے لیکن آنیہ کی پلکوں میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی وہ کسی بے
 جان چیز کی طرح تین دن سے ہاسپٹل کے بیڈ پر ایک ہی پوزیشن میں پڑی تھی

چہرے، گردن اور ہاتھوں پر نشان ابھی تک واضح نظر رہے تھے۔۔۔۔۔

راحیلہ نے کتنی ہی کوشش کی تھی کہ وہ آنیہ کا لباس ہٹا کر اُسکے جسم پر بھی نشانات دیکھے
لیکن وہ اتنی ہمت کر ہی نہیں پا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ یہ چائے پی لو تم کافی تھکی ہوئی لگ رہی ہو" سرفراز صاحب نے کمرے میں اتے ہی
"اُنکی طرف چائے کا کپ بڑھاتے ہوئے کہا

آمنہ نے کوئی رابطہ کیا؟ راحیلہ نے کپ تھامتے ہوئے سرفراز صاحب سے پوچھا
۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں اُنکا تو اُس دن کے بعد کوئی فون نہیں آیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ابراہیم کہاں ہے؟ تین دن سے وہ ہاسپٹل نہیں آیا؟

وہ آفس کے کاموں میں مصروف ہے کال کرتا ہے وہ روز۔۔۔۔۔۔۔۔

سچ تو یہ ہے وہ اپنی بہن کو اس حال میں نہیں سکتا شاید اس لیے آفس کے کام کا بہانہ بنا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمسلم سہی کہہ رہے ہیں آپ کتنے خوش تھے ہم سب

"راجیلہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا اور آنیہ کے چہرے پر نظریں جمائی"

بس اللہ سے دعا کرو راجیلہ میری بیٹی جلدی اپنی آنکھیں کھول دیں اگر اسے کچھ ہو گیا تو؟
سرفراز صاحب نے آگے بڑھ آنیہ کے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔

آپ ہمت مت ہارے اللہ نے چاہا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
انشاء اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیسرا دن بھی اپنے اختتام کو پہنچ گیا تھا ڈاکٹر احمد انیہ کو دیکھنے آرہے تھے جب انیہ کے روم سے سرفراز صاحب تیزی سے باہر نکلتے دیکھائی دیئے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر احمد وہ انیہ میری بیٹی کے ہاتھ میں حرکت ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کب؟ ڈاکٹر احمد تیزی سے انیہ کے روم کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔

"آپ لوگ باہر جائے پلیز" سرفراز راحیلہ کے ہمراہ روم سے باہر آ گئے

کچھ ٹائم میں ڈاکٹر احمد نے باہر آں کر خوشخبری سنائی

"سرفراز صاحب آپ کی دعائیں رنگ لے آئیں ہیں آپ کی بیٹی کو ہوش آ گیا ہے"

سرفراز صاحب نے راحیلہ کی طرف دیکھا تو اس نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔۔

حجی سرفراز صاحب ڈاکٹر احمد کے ساتھ اُسکے آفس میں آہ بیٹھے۔۔۔۔۔

اب آپ کو ایک بات اپنے ذہن میں رکھنی ہوگی اُس سچی کو واپس زندگی کی طرف لانا آپ کی اولین ترجیح ہوگی۔۔

اپ میری بات سمجھ رہے ہیں؟

سرفراز صاحب نظریں جُھکائے بس ڈاکٹر کی بات سُن رہے تھے لیکن اُنکا جواب نہیں دے رہے تھے۔۔۔

اُسکے ہوش میں آتے ہی ہمیں سب سے پہلے پولیس کو انفارم کرنا ہوگا۔۔۔۔۔

حجی میں جانتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ اس درندے کو میں سزائے موت تک لے جاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ آنیہ کے بال سہلاتے ہوئے اُسکے اُٹھنے کا انتظار کر رہی تھی

لیکن ابھی تک آنیہ سو رہی تھی راحیلہ نے وہی ٹیک لگائے آنکھیں موند لیں اسکا ہاتھ ابھی بھی آنیہ کے بالوں میں تھا۔۔۔

ابھی راحیلہ نیند کی وادی میں اتر رہی تھی کہ آنہ چینتی ہوئی اُٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

اپ افر اہیم کو بتا دیں کہ آنیہ کو ہوش آ گیا ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں ابھی فون کرتا ہوں تم تھوڑی دیر سو جاؤ رات کافی ہوگئی ہے

سرفراز صاحب جیب سے موبائل نکالتے ہوئے روم سے باہر نکلے ہر طرف سناٹا سا چھایا "ہوا اتھا رات کے دو بج رہے تھے سرفراز صاحب نے افرام کا نمبر ملایا تو افرام پہلی بیل پر کال ریسیو کر چکا تھا۔

نخیریت بابا اس وقت کال؟

بیٹا آنیہ کو ہوش آگیا ہے تم صبح آفس جانے سے پہلے ہاسپٹل چکر لگا لینا تمہاری ماما بھی تمہارے لیے پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

جی بابا کیسی طبعیت ہے اب آنیہ کی؟

بس بیٹا اللہ کا شکر ہوش آگیا ہے باقی جس حادثے سے وہ گزری ہے اللہ نے چاہا تو وہ جلد اُس سب سے باہر آجائے گی۔۔۔۔۔

انشاء اللہ بابا۔۔۔۔۔

صبح کی پہلی کرن راحیلہ کے چہرے پر پڑی تو فوراً اٹھ بیٹھی آنیہ ابھی بھی سو رہی تھی نرس پاس کھڑی آنیہ کی ڈرپ چیلنج کر رہی تھی۔۔۔۔۔

بعد میں تو نہیں جاگی تھیں یہ؟ نرس نے راحیلہ کی طرف دیکھ سوال کیا۔۔۔۔۔

"نہیں" گڈ

سرفراز صاحب نماز پڑھ روم میں آئے تو راحیلہ آنیہ کے پاس کھڑی اُسکے زخموں کو ہاتھ سے چھو کر دیکھ رہی تھی

سرفراز صاحب کو دیکھتے ہی وہ قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

....
ہمت رکھو راحیلہ جس خدا نے یہاں تک کا سفر طے کروایا ہے آگے بھی وہ ہی بہتر کرنے والا ہے۔۔۔۔

مجھے کیوں نہیں یقین آتا سرفراز کیا ہو گیا میری بچی کے ساتھ۔۔۔۔

پریشان نہیں ہو راحیلہ بس دُعا کرو۔۔۔۔۔

صبح کے آٹھ بج رہے تھے جب راحیلہ آنیہ کی آواز پر چونکی۔۔۔

پلیز مجھے گھر جانے دیں پلیز مجھے گھر جانا ہے چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔

آنید بند آنکھوں سے چلا رہی تھی راحیلہ جھٹ سے اُسکے قریب گئی اور اُسے اپنے حصار میں لیے سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

تبھی افرایم کمرے میں آیا اور سامنے کا منظر دیکھنے لگا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے پلیز مجھے گھر جانے دو، "میری بچی آنکھیں کھولو میری جان میں ہوں تمہاری ماں"

میں ڈاکٹر کو بلا لاؤں؟

نہیں افرایم بیٹا وہ پھر نیند کا انجیکشن دیں گے رہنے دو۔۔۔۔۔۔۔

آنہ نے اپنی پلکیں کو تھوڑی سی حرکت دی تو راحیلہ اُسکا منہ تھپتھپانے لگی۔۔۔

انکھیں کھولو آنہ تمہاری ماما ہے نہ تمہارے پاس میری جان۔۔۔۔۔

آنہ نے آنکھیں کھول راحیلہ کی طرف دیکھا تو ایک پل ضائع کیے بغیر راحیلہ سے لپٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

افراہیم کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس کرو میری جان اب تم ہمارے پاس ہو کچھ نہیں ہوگا تمہارے بابا تمہیں اس حال میں دیکھے گے تو۔۔۔

نہیں نہیں ماما پلیز بابا کو یہاں مت لے کر آنا ماما پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن میری جان وہ دو تین راتوں سے سوئے نہیں تمہارے ہوش میں آنے کا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

پلیز ماما میں بابا جانی کا سامنا نہیں کر پاؤں گی انیہ راحیلہ سے روتی ہوئی التجاء کر رہی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ راحیلہ کچھ اور بولتی سر فراز صاحب دروازہ کھول اندر آ گئے۔۔۔۔۔

اُن کو دیکھتے ہی راحیلہ نے اُنہیں واپس جانے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

آنیہ ابھی بھی راحیلہ میں منہ چُھپائے رو رہی تھی۔۔۔۔۔

سر فراز صاحب بغیر کوئی سوال کیے روم سے باہر چلے گئے۔۔۔۔۔

آنیہ خود کو سنبھالو میری بچی ایسے خود کو ہلکان مت کرو۔۔۔۔۔

ماما پلیز مجھے مار دیں میں زندہ نہیں رہنا چاہتی میں بھائی اور بابا کا سامنا نہیں کر سکتی

کیسی باتیں کر رہی ہو آنیہ ادھر دیکھو میری طرف "راجیلہ نے اُسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا" -----

میری جان ہم جانتے ہیں اس سب میں تمہارا کوئی قصور نہیں پھر کیوں ایسا سوچ رہی ہو؟

لیکن ماما یہ دیکھے یہ بھی دیکھے وہ کیا سوچے گے مجھے ایسے دیکھ کر کیا میرے زخم میری اذیت بیان نہیں کر رہے؟

انیہ نے اپنے زخم چھوں کر راجیلہ کو دیکھا لے -----

آننیہ بس کر دو میری بچی جب ہم سب تمہارے ساتھ ہیں تو تم کیوں پریشان ہو رہی ہو؟

آنیہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا راحیلہ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو آنسوؤں سے تر تھا وہ اس دنیا سے بیگانی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

راحیلہ نے اُسے آرام سے بستر پر لیٹا اور اس کا چہرہ صاف کرنے لگی۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

اج سنڈے کا دن تھا۔ آنیہ سرفراز، راحیلہ اور افرام کے ساتھ افرام کے لیے لڑکی دیکھنے آئے تھے۔

بابا کب آئے گی بھابی؟

آنیہ نے سرفراز صاحب کے کان میں سرگوشی کی تو افرام اور راحیلہ بھی اسکی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

آجائے گی ابھی تھوڑا سا انتظار میری جان۔۔۔۔۔۔۔

آنہ جواب سُن سیدھی ہوئی تو افراتیم اُسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آنہ اُسے انور کر ادھر ادھر نظریں گھا کر گھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں نمرہ اپنی ماں کے ساتھ آں صوفے پر بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ لمبے بالوں والی لڑکی رنگ گورا موٹی موٹی آنکھیں بہت سلیقے سے سر پر دوپٹہ لیے آنکھیں
بُھکائے بیٹھی سوالوں کے جواب دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا نام ہے آپکا بیٹا؟ یہ سوال راحیلہ کی طرف کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔
"نمرہ"

کیا اسجوکیشن آپکی؟

"ایم ایس سی"

وہ بہت مختصر سے جواب دے رہی تھی افرامیم نے ابھی تک اُسکی طرف ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا وہ موبائل پر ہی انگلیاں گھما رہا تھا۔۔۔۔۔

راجیلہ کو وہ پہلی نظر میں ہی بہت پیاری لگی تھی اُنہوں نے سرفراز صاحب کو اشارے سے اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔۔۔۔۔

جاؤ نمرہ افرامیم کو اپنا گھر دیکھاؤ بیٹا۔۔۔۔۔۔۔

نمرہ کی ماں نے افرامیم کا موبائل میں گھسنا نوٹ کیا تو اپنی بیٹی کو اس کے ساتھ جانے کا کہا۔۔۔۔۔۔۔

جی ماما نمرہ اُٹھ کھڑی ہوئی تو افراہیم ابھی بھی اپنی پوزیشن میں بیٹھا تھا جیسے کچھ سُنا ہی نہ ہو

افراہیم "سرفراز کے پکارنے پر افراہیم نے اُن کی طرف دیکھا تو سرفراز نے نمرہ کی طرف دیکھا جو پاس کھڑی اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔"

اے افراہیم بات سمجھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسکے ساتھ چلا گیا۔۔۔۔۔۔

کیا میں آپ پر ٹرسٹ کر سکتی ہوں؟ نمرہ نے سیرٹھیاں عبور کرتے ہوئے افراہیم کی طرف دیکھ پوچھا۔۔۔۔۔۔

کیوں؟ نہیں کرنا چاہیئے؟

ایسی بات نہیں لیکن مجھے لگتا ہے آپ میری ہیلپ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔

وہ کیسے؟

آپ اس رشتے سے انکار کر دیں پلیز میں کسی کو لائیک کرتی ہوں اور اُسی سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

اگر ایسا نہ ہوا تو میں شادی کی بعد اُس کے ساتھ بھاگ جاؤ گی پھر مت کہنیے گا بتایا نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی اپنی ہی دھن میں بولتی جا رہی تھی اور افراتیم ٹکلی باندھے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ میری بات سمجھ رہے ہیں؟

- Rude Hero Based Urdu Novels List PDF
- Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based
- Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF
- Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF
- Super star based urdu novels List Download PDF
- <https://urdunovelsghar.pk/>
- <https://urdunovelsghar.com/>

بلکل 100% سمجھ رہا ہوں اب آپ میری بات غور سے سُنے پہلی بات میں اس رشتے سے یہاں آنے سے پہلے ہی انکار کر چکا ہوں اور اُسکا نتیجہ بھی آپ کے سامنے ہوں

دوسری بات آپ شادی سے پہلے بھاگیں یا بعد میں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

اس بار حیران ہونے کی باری نمبرہ کی تھی وہ منہ اور آنکھیں کھولے اُسے دیکھے جا رہی تھی۔-----

میری طرف سے آپ کو کھلی پریشن ہے چلیں نیچے؟

"ہممم" نمبرہ کی بولتی بند ہو گئی تھی وہ خاموشی سے نیچے کی طرف چل دی

اما میری طرف سے تو ہاں ہے آپ نمبرہ سے پوچھ لیں۔-----

افراہیم نے بیٹھتے ہی ماں کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

سُنّتے ہی راحیلہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا اور وہ فوراً نمرہ کی ماں سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں آپ نمرہ سے ایک بار پوچھ لیں تو ہم آج ہی رسم کر لیں۔۔۔۔۔

راحیلہ کے کہتے ہی نمرہ نے آنکھیں پھاڑا فراہیم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

ہماری بیٹی کو کوئی اعتراض نہیں ہم اپنی بیٹی سے پہلے ہی بات کر چکے ہیں آپ بسم اللہ کریں۔۔۔۔۔

راحیلہ اور سرفراز صاحب نے ایک پل ضائع کیے بغیر رسم کی اور کھانا کھاتے ہی اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

میری جان خوش کر دیا آج تم نے "راحیلہ نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے افرایم کے ماتھے پر پیار کیا

اب ایک اور بات کا فیصلہ کرنا ہوگا ہم سب کو مل کر۔۔۔۔۔

وہ کیا؟ راحیلہ نے آنیہ کے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

قیوم صاحب بھی ہماری آنیہ کا ہاتھ حسن کے لیے مانگ رہے ہیں تو اپنی اپنی رائے بتاؤ سب۔۔۔۔۔

بابا مجھے تو وہ لڑکا ویسے ہی پسند نہیں.... افرایم نے سب سے پہلی رائے دی تو آنیہ کا دل جیسے کسی نے ہاتھوں میں دبایا ہو۔۔۔۔۔

مجھے تو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں لیکن آپ کو نہیں لگتا ہم آنیہ کے معاملے میں جلد بازی کر رہے ہیں؟

ارے نہیں بیگم میں سوچ رہا تھا ہم افراہیم کی شادی پر آنیہ کا نکاح کر دیں تو کیسا رہے گا؟

آنیدیا تو بُرا نہیں... راحیلہ نے بھی سرفراز کے فیصلے میں اُنکا ساتھ دیا تو افراہیم خاموش ہو گیا۔۔۔

آنہ کی خوشی کا اندازہ اسکی آنکھوں کی چمک سے کوئی بھی لگا سکتا تھا وہ مسکراتی ہوئی گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی جہاں ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا۔۔۔۔۔

جب انسان اندر سے خوش ہو تو اُسے اپنے ارد گرد کا ماحول بھی اچھا لگنے لگتا ہے انہ کو بھی اچانک ماحول خوشگوار اور موسم خوبصورت لگنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے باہر دیکھتے ہوئے انجوائے کر رہی تھی ہر چیز سے بے نیاز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی آنیہ نے حسن کو کال ملائی۔۔۔۔۔

تم سوچ بھی نہیں سکتے حسن میں کتنی خوش ہوں۔ مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ ہماری سٹوری میں نہ کوئی ویلن نہ کوئی سیڈسین مطلب محبت اتنی آسانی سے بھی مل سکتی ہے؟

آنہ جھومتی ہوئی بیڈ پر گر گہری سانسیں لیتی ہوئی چھت کو گھورنے لگی۔۔۔۔۔

تو تم کیا چاہتی تھی؟ ہماری سٹوری میں ویلن ہو اور اختتام سیڈ؟

اچھا اچھا بولو حسن بس مجھے خوشی میں کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا میں کیا بول رہی ہوں کیوں بول رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ہا ہا آنہ تم تو اس وقت مجھے پاگل لگ رہی ہو کیا سچ میں اتنی محبت کرتی ہو مجھ سے؟

کوئی شک ہے تو بتاؤ؟

نہیں شک تو نہیں لیکن تم نے کبھی اپنے پیار کا اظہار بھی تو نہیں کیا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں کیا اظہار؟ میری تو تمہارے لیے بولی جانے والی ہر بات میں پیار ہوتا ہے لیکن شاید تم میں ہی محسوس کرنے کی صلاحیت نہیں۔۔۔۔۔

واہ واہ کیا بات ہے؟ چلو پھر اس خوشی کے موقع پر میں ایک بات مان لو۔۔۔۔۔

کون سی بات؟ آنیہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

کل لنچ ہم ساتھ کرے گے اوکے؟ پلیز آنیہ منع نہیں کرنا۔۔۔۔۔

لیکن حسن۔۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں بس کل ہم لنچ ساتھ کریں گے۔۔۔۔۔۔۔

او کے بابا کر لے لپچ ساتھ خوش؟

بہت خوش --- ہا ہا ہا ---

افراہیم کیا سچ میں تمہیں وہ لڑکی بہت پسند آتی؟

راحیلہ نے بیٹھتے ہوئے اُس سے پوچھا لیکن افراہیم کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے کے باعث اپنی ماں کی بات نہ سُن سکا ---

..... افراہیم بیٹا تمہاری ماں کچھ پوچھ رہی ہے

جی؟ کیا؟ کیا کہا بابا؟؟؟

میں نے پوچھا کیا تمہیں واقعی میں وہ لڑکی بہت پسند آتی؟

----- حال

وہ ابھی آپ کا سامنا نہیں کرنا چاہتی سرفراز "راجیلہ روم سے باہر آئی تو سرفراز صاحب پہلے ہی اُنکا انتظار کر رہے تھے

میری بیٹی ٹھیک تو ہے؟" سرفراز صاحب کو خود بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر وہ کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں پھر بھی وہ راجیلہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے

راجیلہ بیگم خاموشی سے نظریں جھکا گئی تھی اُس دن کے بعد سرفراز صاحب نے کوئی سوال نہیں کیا

وہ بس آنیہ کے ٹھیک ہونے کا انتظار کرنے لگے تاکہ وہ اُس سے مل سکے اُسے پیار کر سکے۔۔۔۔

آہستہ آہستہ آنیہ کی طبیعت کافی بہتر ہو رہی تھی اُسکے زخموں کے نشان اب مدھم پڑنے لگے تھے لیکن خاموشی آج بھی پہلے دن کے جیسے تھی۔۔۔

پولیس والے ابھی تک آنیہ کا بیان لینے میں ناکام تھے وہ کچھ سُنتی نہیں تھی یا جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

آج آنیہ کو گھر اُٹے 5 دن ہو گئے تھے وہ بس اپنے بستر پر لیٹی چھت کو گھورتی رہتی یا راحیلہ کے کھلانے سے تھوڑا سا کھانا کھا لیتی۔۔۔۔۔

نیند تو آج بھی اُس پر حرام تھی آنکھیں بند کرتے ہی اُسکے وجود کو کوئی جھکڑ لیتا پھر وہ چیختی چلاتی خود کو پھڑوانے کی کوشش کرتی۔۔۔۔۔

آپ کیوں خاموش ہو گئے ہیں سرفراز؟ راحیلہ نے سرفراز صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر..... اُن سے پوچھا

میں اپنی بیٹی سے ملنا چاہتا ہوں اُسے پیار کرنا چاہتا ہوں راحیلہ اُس سے کہو مجھ سے مل لے
ایک بار۔۔۔۔۔

سرفراز اُسے تھوڑا سا ٹائم دیں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

نہیں کچھ ٹھیک نے نہیں ہوگا راحیلہ اب کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہوگا۔۔۔

آپ ایسا کیوں سوچ رہے ہیں؟

"تو کیسا سوچوں میں راحیلہ بتاؤ کیسا سوچوں" کون شادی کرے گا ہماری بیٹی سے بتاؤ

راحیلہ سرفراز کے گھٹنوں میں بیٹھی تو سرفراز نے حیرانگی سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

وہ سرفراز کا ہاتھ تھام بیٹھی اپنی بات شروع کر چکی تھی۔۔۔۔۔

میں جانتی تھی سرفراز آپ سب سے زیادہ اس بات پر ہی پریشان ہیں لیکن آپ فکر مت کریں میرے پاس اس مسئلے کا حل موجود ہے۔۔۔۔۔

حل؟

"جی بلکل ہم آنیہ کی شادی افرامیم سے کر دیں گے" یہ تم کیا بات کر رہی ہو راحیلہ

سرفراز اپنا ہاتھ کھینچ ایک دم کھڑے ہوئے تو راحیلہ بھی اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

وہ اُسکا بھائی ہے شاید تم بھول گئی ہو۔۔۔۔۔

میں کچھ نہیں بھولی سرفراز لیکن شاید آپ اپنے اچھے پن میں یہ بھول گئے ہیں کہ وہ سگے بہن بھائی نہیں ہیں۔۔۔۔۔

راحیلہ ہوش میں او تم کیسی باتیں کر رہی ہو؟

سرفراز میں مانتی ہوں زندگی میں آپ نے مجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی جس کے چلتے مجھے کبھی آپ سے کچھ مانگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی پلیز سرفراز ایک بار میری پہلی اور آخری گزارش سمجھ کر میری بات کے بارے میں سوچے تو۔۔۔۔۔

راحیلہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا آخر تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو؟

سرفراز صاحب اپنی بات کہتے ہی اپنے روم سے نکل آئیہ کے روم کی طرف بڑھے

جیسے وہ دروازہ کھول اندر داخل ہونے آئیہ نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں۔۔۔۔۔

کمرے میں لائٹ اوٹ تھی لیکن کھڑکیوں سے اندر آتی روشنی میں آئیہ کا چہرہ وہ با آسانی دیکھ سکتے تھے۔۔۔

سرفراز صاحب چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے آنیہ کے قریب آہ بیٹھے۔۔۔۔۔

میری جان اٹھوا اپنے بابا سے مل لو بات کرو آنیہ "سرفراز صاحب نے آنیہ کے بال
"سہلاتے ہوئے بہت پیار سے کہا اور اُسکے ماتھے پر پیار کرنے کے لیے جھکے

یہ لمحہ آنیہ کے لیے بہت کمزور ثابت ہوا ہم ہمیشہ اپنوں کے پیار کے سامنے ہار جاتے
ہیں ٹوٹ جاتے ہیں ضد چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔۔

آنیہ فوراً سرفراز صاحب کی آغوش میں منہ چھپائے رونے لگی۔۔۔۔۔

آنیہ میری بچی "سرفراز صاحب اُسے خود میں سمیٹ رونے لگے اُنکے آنسو آنیہ کے
"بالوں کو بھیگورہے تھے جسکو وہ بہت اچھے سے محسوس کر رہی تھی

دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے لیکن آنیہ اپنے روم سے باہر نہیں نکلی تھی

پولیس والے سرفراز صاحب کے ساتھ آنیہ کے روم میں آتے اور نئے نئے سوال کر چلے جاتے ابھی تک وہ ایک بھی ثبوت نہیں ڈھونڈ پائے تھے۔۔۔۔۔

آنہ بہت کم بولتی جتنی بات اُس سے ہو چھی جاتی وہ مختصر سا جواب دے دیتی

افراہیم کا سامنا ابھی تک آنہ سے نہیں ہوا تھا وہ صبح جلدی آفس جاتا اور رات دیر سے واپس آتا۔۔۔۔۔

راحیلہ کیا میں ایک بار آمنہ سے بات کروں؟

سرفراز صاحب نے کھوئے ہوئے انداز میں پوچھا تو راحیلہ نے سر اٹھا کر اُن کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

کیا آپ کو لگتا ہے سرفراز کہ اس بات کی گنجائش ابھی باقی ہے کیا آپ وہ الفاظ بھول گئے ہیں؟

میں کچھ نہیں بھولا راحیلہ لیکن تم آنیہ کی حالت تو دیکھ رہی ہو کیا کروں میں بتاؤ۔۔۔۔۔

راحیلہ آج دوبارہ سے سرفراز کے قریب بیٹھ اُنکا ہاتھ تھام چکی تھی۔۔۔۔۔

میری بات مان لیں سرفراز ہماری بیٹی ساری زندگی ہمارے پاس رہے گی ہماری آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔۔

راحیلہ آنیہ اپنے اور ابراہیم کے بارے میں کچھ نہیں جانتی وہ کیسے یہ سب سمجھ پائے گی۔۔۔۔۔

میں اپنی بیٹی کو اور تکلیف نہیں دینا چاہتا راحیلہ۔۔۔۔۔

سرفراز آپ سوچے ہم آنیہ کی شادی کسی اور کر دیتے ہیں کیا آپ اس بات کی ضمانت دیں گے کہ وہ لوگ ہماری بیٹی کو خوش رکھے گے؟

وہ ہماری بیٹی کا بُرا وقت کبھی اُسے بھولنے نہیں دیں گے سرفراز۔۔۔۔۔

"لیکن آنیہ نہیں مانے گی" تو ہم منائے گے سرفراز

اور اگر افراہیم ہی نہ مانا تو؟

ایسا سوچیے گا بھی مت وہ آپ کی بہت عزت و قدر کرتا ہے وہ آپ کی بات کبھی نہیں ٹالے گا

۔۔۔۔۔

راحیلہ اگر تمہیں لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ٹھیک ہے تو تم ہی افراہیم اور آنیہ سے بات کرو مجھ میں اب بلکل ہمت نہیں میں اپنے بچوں کو دکھی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔

آپ بالکل فخر نہیں کریں سرفراز میں سب سنبھال لوں گی میں سب دیکھ لوں گی میں ابھی
افراہیم سے بات کر کے آتی ہوں۔۔۔۔

راجیلہ ایک پل بھی ضائع کیے بغیر آنسوؤں صاف کرتی ہوئی افراہیم کے روم کی طرف چل دی۔۔۔۔۔

جیسے ہی راحیلہ نے ابراہیم کا دروازہ نوک کیا اُس نے آواز لگائی ۔۔۔
آجائے "ماما آپ؟"

.....ہاں بیٹا مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے

جی ماما بولیے۔۔۔۔۔ افراتیم نے ماں کو ہاتھوں سے تھام اپنے پاس بیٹھایا۔۔۔۔۔

افراہیم بیٹا تم جانتے ہو بلکہ تمہیں تو سب یاد ہو گا جب سرفراز نے ہمیں سہارا دیا تھا۔۔۔۔۔

!جی ماما مجھے بہت اچھے سے یاد ہے سب لیکن

بیٹا تم جانتے ہو انہوں نے ساری زندگی ہماری حق تلفی نہیں کی تم میں اور آنیہ میں کبھی
فرق نہیں کیا۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں سب لیکن آپ یہ سب؟

میری جان وقت آ گیا ہے کہ ہم اُنکے کیے گئے ہم پر تمام احسانوں کو نظر میں رکھتے ہوئے
اُن کے بُرے وقت میں اُنکا ساتھ دیں۔۔۔۔۔

راحیلہ نے افراہیم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرا۔۔۔۔۔

افراہیم بیٹا تم آنیہ سے نکاح کر لو "ماما" افراہیم نے پوری آنکھیں کھولے حیرت سے ماما
کہا۔۔۔۔۔

انکار مت کرنا افرایم ورنہ میں سرفراز کے سامنے کبھی سر نہیں اٹھا سکوں گی۔۔۔

لیکن ماما میری بات تو سُنے "افرایم نے راحیلہ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام نیچے کیے"

ماما وہ نہیں مانے گی آپ جانتی ہیں وہ اپنے اور میرے رشتے سے بالکل انجان ہے

بیٹا تم تو انجان نہیں ہونہ تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے؟

ماما میں آپکی یا بابا کی بات رد نہیں کرنا چاہتا میں جانتا ہوں اُنہوں نے ساری زندگی مجھے اپنے بابا کی کسی نہیں محسوس ہونے دی

لیکن آنیہ کے لیے یہ بہت مشکل ہوگا ماما آپ کیوں اس، تکلیف میں ڈالنا چاہتی ہیں

میرے بچے آج کچھ دنوں کی تکلیف یا چند مہینوں کی تکلیف اس تکلیف کے آگے کچھ نہیں
جواسے ساری زندگی سہنی پڑے گی اگر ہم نے یہ فیصلہ نہ کیا تو۔۔۔۔۔۔۔۔

اما آپ پریشان نہیں ہو پلیز جیسا آپ اور بابا چاہے گے ویسا ہی ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم نے راحیلہ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور اُسکے ماتھے پر پیار کیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ سیڑھیوں کی طرف جاتے جاتے رُکی اُسکی نظریں آنیہ کے روم پر تھی کچھ دیر وہاں
کھڑے رہ کر سوچنے کے بعد راحیلہ آنیہ کے روم کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی دروازہ کھولا راحیلہ کی نظر آنیہ پر پڑی وہ فرش پر بیٹھی زمین پر انگلیاں پھیر رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

آنہ میری جان یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ راحیلہ فوراً اُسکی طرف بڑھی۔۔۔۔

آنہ میرے بچے رات کے بارہ بج چکے ہیں تم سوئی کیوں نہیں۔۔۔۔

مقابل مکمل خاموشی تھی آنہ ابھی بھی فرش پر انگلی گھما رہی تھی۔۔

آنہ بولو کچھ میری جان تمہاری یہ خاموشی اندر ہی اندر تمہیں ختم کر دے گی۔۔۔۔۔

راحیلہ کی بات سن آنہ کا ہاتھ رُکا اُس نے اپنی پلکیں اٹھا کر اُنکی طرف دیکھا اور اچانک ہنسنے لگی

راحیلہ ٹکٹکی باندھے اُسکے چہرے پر بدلتے رنگ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اگلے ہی پل ہنستے ہوئے آنہ کے آنسوؤں بہہ پر اُسکی شرٹ کو بھیگو نے لگے۔۔۔۔۔

آنیہ "مت کرو ایسا۔۔۔۔۔"

آپکو پتا ہے ہمارے اندر کا احساس ہی ہمارے زندہ رہنے کی وجہ بنتا ہے، چاہے وہ کوئی خوشی کا احساس ہو یا غم کا۔۔۔۔۔

آپکو لگتا ہے ماما میرے اندر ابھی احساس باقی ہے؟

نہیں ماما اُسے آپکی بیٹی کو مار دیا ہے ماما اب میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے مجھے سمجھ نہیں آتی ماما میں کس بات پر روؤں کس بات پر ہنسوں۔۔۔۔۔

آنیہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر دیوانہ وار چلانے لگی تو راحیلہ نے آگے بڑھ کر اُسے سنبھالنا چاہا۔۔۔۔۔

دیکھے ماما اُسے آپکی بیٹی کو نوچ نوچ کر اندر دوباہر سے ختم کر دیا ہے مجھے اب کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا مجھے تکلیف بھی نہیں ہوتی رونا بھی نہیں آتا۔۔۔۔۔

آنیہ کیا سچ میں انگل مان گئے ہیں؟

سچ بتاؤں تو مجھے بھی یقین نہیں آ رہا حسن بابا تو بھائی کی شادی پر ہمارے نکاح کا سوچ رہے ہیں۔۔۔۔۔

سچ میں؟

"بلکل سچ" آنیہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ کسی چیز سے پریشان ہو

تم کنفیوز کیوں ہو رہی ہو؟ کوئی پریشانی ہے؟

مجھے لگتا ہے حسن ایسے ملنا ٹھیک نہیں پلیز اب میں جاؤں؟

آنیہ کی بات سنتے ہی حسن کے ماتھے پر بل پڑنے لگے۔۔۔۔۔

آنہ پر اہم کیا ہے آخر؟ پہلی بار تم مجھے ملنے آئی ہو اور اپنی حرکتیں چیک کرو۔۔۔۔

حسن تھوڑا غصہ دیکھتا ہوا بولا تو آنہ نے گھور کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

اچھا سوری لیکن یار دیکھو ابھی ہم نے نہ کوئی بات کی نہ ہی کچھ کھایا اور تم جانے کا کہہ رہی ہو

حسن یہ بات تم آرام سے بھی کہہ سکتے تھے۔۔۔۔

اچھا بابا سوری کر رہا ہوں یہ لوکان پکڑ لیے اب تو معاف کر دو۔۔۔۔

ہا ہا ہا یہ کیا کر رہے ہو اوکے اوکے ہاتھ نیچے کرو لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔

حسن نے آنیہ کے چہرے پر نظریں جمائے کھوئے ہوئے انداز میں کہا تو انیہ اپنی پلکیں جھٹکا گئی۔

افراہیم بیٹا میں تو ریاض صاحب سے بات کر لی ہیں ہمیں منگنی کے چکر میں نہیں پڑنا ہم تو جلد از جلد شادی کرنا چاہتے ہیں اور انھیں کوئی اعتراض نہیں

وہ کہہ رہے تھے ایک بار گھربات ہو جائے تو میں فون کرتا ہوں آپ کو سر فراز صاحب نے کھانا کھاتے ہوئے ابراہیم کی طرف دیکھتے ہوئے بات کی۔۔۔

حی بابا جیسا آپکو بہتر لگے۔۔۔۔۔

خوش رہو میری جان۔۔۔۔۔

راحیلہ صبح قیوم صاحب بھی آنیہ کی بات کرنے آرہے ہیں تو ساری تیاری کر لینا۔۔۔

جی ٹھیک آپ کی بات ہوئی تھی اُن سے؟

ہاں آج پھر فون آیا تھا اُنکا میں نے کہا گھر آئے صبح پھر بات ہوگی۔۔۔۔۔۔۔

چلے یہ تو بہت ہی اچھا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

آج سنڈے کا دن تھا جسکا مطلب آنیہ کا ریسٹ ڈے ہوتا لیکن آج تو اُسکی آنکھ سات بجے ہی کھل گئی اُسنے جاگتے ہی موبائل پکڑ حسن کو میسج کیا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے؟؟؟؟؟

تمہیں یاد۔۔۔۔۔۔۔ اگلے ہی پل حسن کا ریسپلائی آ گیا۔۔۔۔۔

ہا ہا جھوٹا گریاد کر رہے ہوتے تو میسج نہ کرتے ؟؟؟؟

مجھے کیا پتہ تھا آج شہزادی صاحبہ صبح صبح جاگ گئی ہیں۔۔۔۔۔

کب آرہے ہیں آپ سب؟

تقریباً 12 بجے کے قریب

"آنیہ"

جی؟

اگر آج سب ڈی سائیڈ ہو گیا تو تم میری ایک بات مانو گی؟

— — — — —

اگر آج سب ڈمی سائیڈ ہو گیا تو تم مجھے ملنے آؤ گی میری بتائی ہوئی جگہ پر۔۔۔۔۔

مطلب کہاں ؟؟؟؟

یہ سمر پرانز ہے۔۔۔۔۔

او کے۔۔۔۔۔ آنیہ نے او کے کا میسج تو کر دیا لیکن دل ڈر کی وجہ سے کانپنے لگا

— — — — —

حی جی انشاء اللہ۔۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی آنیہ گھومتی ہوئی صوفے پر بیٹھی۔۔۔

اللہ تعالیٰ آپکا بہت بہت شکریہ تھینکیو سب سہی ہو گیا مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا۔۔۔

آنہ نے خود کو چٹکی کاٹ کر موجودہ صورتحال پر یقین کیا۔۔۔۔۔

تو کیا یہ خواب نہیں؟ سچ میں مجھے بن مانگے ہی میری محبت ملنے والی ہے؟

اففففففف آنہ تم تو پاگل ہو جاؤ گی وہ خود کے سر پر مصنوعی تھپڑ لگاتی ہوئی ہنسنے لگی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔

اُٹھو آنہ آج بابا تمہارے لیے ناشتہ لائے ہیں میری بچی۔۔۔

سرفراز صاحب نے آنہ کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے اُسے جگانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اُسنے جیسے ہی آنکھیں کھولی جھٹ سے اُٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔
بابا؟

میں نے سوچا آج میں اپنی گڑیا کے ساتھ ناشتہ کر لوں میری گڑیا کو تو اپنے بابا کی بلکل فکر
نہیں۔۔۔۔۔

ایسا نہیں ہے بابا "آنہ نے اپنے منہ کو چھوتی لٹو کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تو
سرفراز صاحب نے اپنی بیٹی کے چہرے کو گھور سے دیکھا

جہاں پہلے جیسا کچھ نہیں تھا معصومیت، چمک، رونق بس چہرے پر برسوں کی تھکن تھی وہ سو
کر اُٹھی تھی پھر بھی آنکھیں بوجھل تھی تھکی ہوئی۔۔۔۔۔

آنہ "بیٹا تم باہر کیوں نہیں آتی؟ کب تک اس بستر پر پڑی رہو گی؟"

ایسے تو تم بیمار ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔

تمہاری ماما بہت پریشان ہیں بیٹا۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب خود سے باتیں کرتے جا رہے تھے مقابل بیٹھے وجود نے تو انکی طرف ایک بار بھی نظریں اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

.... راحیلہ تم آنیہ سے بات کر لو آج

تم ٹھیک کہتی ہو یہی راستہ ہے اپنی بیٹی کو زندگی کی طرف واپس لانے کا میں اب اپنی بیٹی کو اور اذیت میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔

سرفراز راحیلہ سے کہتے ہی آفس کے لیے روانہ ہوئے تو راحیلہ آنیہ کے روم کی طرف چل دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ واشر و م سے نکل ٹاول سے منہ صاف کرتی ہوئی راحیلہ کو دیکھ صوفے پر بیٹھ گئی

آنیہ کیسی طبعیت ہے میری جان کی؟ راحیلہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تو آنیہ اُنکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

آنیہ میری جان کسی بھی انسان کی زندگی آسان نہیں ہوتی بس وہ خود کو اپنی زندگی کی مشکلات کے ساتھ ڈھال لیتا ہے اب تمہیں بھی ہمت کرنی ہے میری جان۔۔۔۔۔

ہمت ہی تو نہیں ہو رہی ماما میں بابا کا بھائی کا خود کا سامنا کرنا چاہتی ہوں لیکن مجھے ڈر لگتا ہے

کیسا ڈر آنیہ؟

مجھے لگتا ہے ماما میں جس کنویں میں دھکیل دی گئی ہوں اگر میں نے اس سے باہر نکلنے کی کوشش کی تو میں اور اس کے اندر دھنس جاؤں گی میں اب کبھی اس کنویں سے باہر نہیں آسکوں گی۔۔۔۔

آنہ جب ہم کسی مشکل یا تکلیف میں ہوتے ہیں تو یہی سوچتے ہیں کہ اب یہ تکلیف کبھی ختم نہیں ہوگی

جبکہ ہمارا اللہ تو بہت مہربان ہے اگر وہ ہمارے لیے ایک در بند کرتا ہے تو دوسرا در کھول دیتا ہے۔۔۔۔۔

آنہ کیا تمہیں کبھی لگا ہے کہ میں تمہاری ماں نہیں ہوں؟

راحیلہ کی بات آنہ کے سر کے اوپر سے گزر گئی تو اُس نے لیٹے لیٹے منہ اوپر کر راحیلہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

جبکہ میں تمہاری سگی ماں نہیں ہوں آنیہ۔۔۔

"اما"

میں سچ کہہ رہی ہوں آج سے 19 سال پہلے تمہاری پیدائش پر عابدہ تمہاری حقیقی ماں اس... دنیا سے رخصت ہو گئی تھی

اُن دنوں ہی افراتیم کے بابا کو کوئی اور عورت پسند آ گئی تو اُنہوں نے مجھے طلاق دے دی پھر سب نے مل کر ہم دونوں کی شادی کروادی

تب مجھے بھی لگتا تھا کہ یہ فیصلہ بہت غلط ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے بہت بہتر سوچ رکھا تھا میں نے اور سرفراز نے مل کر اپنے دونوں بچوں کی زندگی مکمل کر دی۔۔۔

راحیلہ آنیہ کے بال سہلاتے ہوئے بولتی جا رہی تھی جبکہ آنیہ کے آنسو لگاتار بہہ راحیلہ کی گود کو بھیگ رہے تھے۔۔۔۔

اس وقت افرام بڑا تھا سمجھارتھا وہ اچھے سے جانتا تھا تم اسکی سگی بہن نہیں ہو اس لیے
اس نے ہمیشہ خود کو محمد درکھا اور تمہیں ہمیشہ یہی شکایت رہی اُس سے کہ وہ دوسروں
کے بھائیوں جیسا نہیں۔-----

آنیہ میری جان اب تمہیں بھی اللہ کے بعد اپنے ماں باپ پر یقین کرنا ہے کہ ہم جو بھی فیصلہ کریں گے اُس میں تمہارے لیے بہتری ہوگی۔۔۔۔۔

راجیلہ نے آنیہ کے آنسو صاف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اس نے فوراً اپنا منہ موڑا

آنہیہ تمہارے بابا نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمہاری شادی افراتیم سے کر دی جائے۔

آنیہ ایک پل ضائع کیے بغیر ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

پلیز ماما بس کر دیں پلیز آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں آج؟

آنیہ "کیا آنیہ ماما پلیز آپ ہی میری ماما ہے اور افراتیم میرا بھائی پلیز اب دوبارہ یہ بات کرنے سے بہتر ہے آپ مجھے قبر میں اتار دیں۔۔۔۔۔"

آنیہ ہوش میں او "راجیلہ نے اٹھ آنیہ کو کندھوں سے تھام جھنجھوڑا تو وہ خود کو آزاد کروا کر دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔"

ہوش میں آپ آجائیں ماما میں پہلے ہی بہت اذیت سے دوچار ہوں پلیز میرے پاس زندہ رہنے کی کوئی توجہ رہنے دیں ماما پلیز۔۔۔۔۔۔۔"

آنیہ تم ابھی غصے میں ہو آرام سے ٹھنڈے دماغ سے سوچوں پھر فیصلہ کرنا "فیصلہ؟ کیسا فیصلہ؟ آپ مجھے پاگل کر دیں گی ماما پلیز یہ بات پھر مت کریں گے"

آنہ کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی لیکن راحیلہ وہی صوفے پر بیٹھ آنسوؤں بہانے لگی

وہ جانتی تھی اُس نے اپنی بیٹی کو مشکل میں ڈال دیا ہے لیکن اس سے بہتر اوپشن بھی تو نہیں تھا۔۔۔۔۔

آنہ نے نیچے آتے ہی کچن سے چھری اٹھائی۔۔۔

مجھے یہ ہی کرنا چاہیے یہی آخری حل ہے جس سے میری اور باقی سب کی مشکلات آسان ہو سکتی ہیں۔۔۔۔۔

انہ نے جیسے چھری اپنی کلائی پر رکھ چلائی اُسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا جلد ہی وہ زمین بوس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

سرفراز جلدی ہاسپٹل پہنچے پلیز راحیلہ نے روتے ہوئے سرفراز کو کال کی۔۔۔۔۔

راحیلہ پلکیں جھکائے آنسوں بہا رہی تھی جب سرفراز کی آواز سُنتے ہی وہ جھٹ سے کھڑی ہوئی۔۔۔

سرفراز وہ آنیہ۔۔۔۔

کیا ہوا ہے آنیہ کو بتاؤ صبح تک تو وہ ٹھیک تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی کلانی کاٹ لی۔۔۔ راحیلہ کے کہتے ہی جہاں سرفراز صاحب کو صدمہ پہنچا وہی افرام دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔

میں نے صبح اُسے سب بتا دیا تھا پھر اچانک میڈ کی آواز پر میں کچن کی طرف بھاگی تو وہاں آنیہ زمین پر پڑی تھی اور پاس اتنا خون۔۔۔۔

"راحیلہ اپنی بات درمیان میں ہی چھوڑ رونے لگی تو سرفراز صاحب اُسے تسلی دینے لگے"

افراہیم فوراً ڈاکٹر کی طرف بڑھا جو ابھی ابھی آنیہ کے روم سے ہی باہر آ رہا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر آنیہ؟

جی اللہ کا شکر ہے وہ اب بہتر ہے خون کافی بہہ جانے کی وجہ سے انکی کنڈیشن کافی نازک تھی لیکن اللہ نے اپنا بہت کرم کیا آپ پریشان نہیں ہو۔۔۔۔

ڈاکٹر کہتے ہی وہاں سے چلا گیا تو افراہیم نے سرفراز اور راحیلہ کی طرف دیکھا جو پہلے ہی اُسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

سرفراز آپ گھر جا کر آرام کریں پلیز میں اور افراہیم آنیہ کو لے آئیں گیں۔۔۔۔

نہیں راحیلہ جب تک میں آنیہ سے بات نہ کر لوں مجھے سکون نہیں ملے گا "سرفراز صاحب نے اپنے سینے کو مسلتے ہوئے فکر مندی سے کہا

سرفراز کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں؟

راحیلہ کیسی باتیں کر رہی ہو؟

تو بس آپ گھر جائے اور آرام کریں ہم شام تک آنیہ کو لے آئیں گے۔۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے لیکن اپنا موبائل آن رکھنا اور میرے آرام کی بلکل فکرمٹ کر ناجب بھی ضرورت پڑے مجھے کال کر دینا۔۔۔۔۔

جی بہتر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اما آپ نے آنیہ کو کیا بتایا؟ "سرفراز کے جاتے ہی ابراہیم نے ماں کے قریب بیٹھتے ہوئے سوال کیا

وہی جو سچ تھا اور اب اُس کے جاننے میں ہی بھلائی تھی۔۔۔۔۔

وہ بہت ہرٹ "افراہیم بیٹا بس تمہیں اپنی بات پر قائم رہنا ہے آنیہ کی فکرت کرو سنبھل جائے گی وہ بھی"

راحیلہ نے اُسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی جواب دیا تو افراہیم اپنی نظریں جھکائے فرش کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب بہت کوشش کے بعد بھی زیادہ نہ سو سکے اُنکے سر میں شدید درد دہور ہاتھا وہ کمرے سے اُٹھ چائے کاکہ کر باہر لاؤنج میں آہ بیٹھے۔۔۔

سرفراز صاحب نے ابھی ہاتھ میں پکڑے موبائل پر راحیلہ کا نمبر ڈائل کیا ہی تھا کہ وہ تینوں گھر میں آتے دیکھائی دیئے۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب فوراً اُٹھ آئیہ کی طرف بڑھے تو آنیہ نے ہاتھ کھڑا کر اُنھیں دور رہنے کا کہا

۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ اور سر فراز صاحب نے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر ابراہیم کی طرف جو خود حیرانگی چہرے پر سجائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"آنیہ تمہارے" کوئی نہیں ہے میرا آپ سب مجھے مر جانے کیوں نہیں دیتے

راحیلہ کے بولتے ہی آنیہ چلائی۔۔۔۔۔

کیوں آپ میری سانسوں کو بند کر مجھے جینے کا کہہ رہے ہیں؟

مجھے تو سمجھ نہیں آرہی ایسی کون سی غلطی کر بیٹھی ہوں میں جسکی سزا ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔۔۔۔

آنیہ چلا رہی تھی پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی اپنی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔۔

سرفراز صاحب کے چہرے پر تکلیف کے آثار صاف نمایاں تھے جنکو دیکھ افراہیم اپنی رعب دار آواز میں فوراً بولا۔۔۔۔۔

آنیہ یہ کیا طریقہ ہے بابا سے بات کرنے کا؟ ہوش میں رہ کر آرام سے بیٹھ کر بات کرو۔۔۔۔۔

آنیہ نے افراہیم کی بات سُن کر بھی ان سُنی کر دی اور دو قدم سرفراز کی طرف بڑھی۔

بابا پلیز ایک بار کہہ دیں جو کچھ ماما نے صبح مجھ سے کہا وہ سب جھوٹ تھا آنیہ نے روتے ہوئے اپنے ہاتھ سرفراز صاحب کے سامنے جوڑے

پلیز بابا ایک بار بول دیں آپ تو ہمیشہ میری بات مانتے ہیں میں جانتی ہوں آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں ایک بار پھر سے میری بات مان لیں بابا۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ نفی میں سر ہلایا تو آنیہ واپس دو قدم پیچھے ہوئی

تو پھر مجھے اپنے ہاتھوں سے مار دیں بابا نہیں آپ مجھے زندہ دفنا دیں قبر میں جیسے پہلے لوگ دفنایا کرتے تھے اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو میری زندگی اُس سے بھی بدتر ہو جائے گی مجھ پر رحم کریں بابا پلیز مار دیں مجھے۔۔۔۔

آنہ اپنی ہی دھن میں پھوٹ پھوٹ کر روتی ہوئی بول رہی تھی جب اچانک ہال میں راحیلہ اور ابراہیم کی ایک ساتھ آواز گونجی۔۔۔۔۔

سرفراز کیا ہوا آنکھیں کھولیں سرفراز۔۔۔

بابا کیا ہوا ابراہیم سرفراز صاحب کا منہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

خوش ہو؟

"بہت خوش" آنیہ نے ایک پل ضائع کیے بغیر حسن کے میسج کا رسپلائی کیا

اچھا تو میری بات یاد ہے نہ؟

کون سی بات؟

واہ واہ بھول بھی گئی؟ صبح تمہیں میری بتائی ہوئی جگہ ہر ملنے آنا ہے۔۔۔

حسن کیا ضرورت ہے اب اس سب کی؟ ہمارا نکاح ہو جائے پھر ہم بابا سے پریشانی لے کر مل لیا کریں گے۔۔۔۔۔

آنہ تم وعدہ خلافی کر رہی ہو اب۔۔۔۔۔

حسن پلیز۔۔۔۔۔

آنہ اگر تم مجھ سے واقعی محبت کرتی ہو تو پلیز انکار مت کرو اچھا پراسیمہ ایسی جگہ ملے گے جہاں کسی کو نہیں پتہ چلے گا۔۔۔۔۔

پھر میری بھی ایک شرط ہے حسن۔۔

وہ کیا؟

یہ ہماری آخری ملاقات ہوگی پھر ہم جب بھی ملے گے سب کی اجازت سے ملیں گے

اوکے باباڈن ایک تو تم ڈرتی بہت ہو۔۔۔

بات ڈر کی نہیں حسن بس میں بابا سے کوئی بات نہیں پچھا سکتی۔۔۔۔۔

آنہ تین گھنٹے کی چیٹنگ کی بعد موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ سونے کی کوشش کرنے لگی جب اُسے اچانک سے کھڑکی پر کسی کا سایہ محسوس ہوا۔۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل وہ اُسے اپنا وہم سمجھ پھر سے آنکھیں موند کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

آنہ خود کو بہت سمجھانے کے بعد حسن سے ملنے اُسکی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچی

لیکن سارے راستے وہ کسی کو اپنا پیچھا کرتے ہوئے محسوس کر رہی تھی وہ افراتیم کے ڈر سے ڈرائیور تک کے ساتھ نہیں آئی تھی لیکن اب وہ اکیلے آنے پر پچھتا رہی تھی

آنہ جلد ہی اپنی منزل پر پہنچ اُس گھر کے اندر داخل ہوئی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں لگا تھا کہ میں آج یہاں پہنچ پاؤں گی آنہ نے بیٹھتے ہوئے حسن کی طرف دیکھ کر کہا

کیوں؟ حسن نے اُسکی طرف پانی کا گلاس بڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں حسن میرا وہم ہے یا؟

یا؟ حسن جھٹ سے بولا۔۔۔

یا سچ میں میرا کوئی پیچھا کر رہا ہے۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا مطلب تم اغواء ہونے والی ہو "حسن کے الفاظ سے آنیہ کا دل کانپ گیا تھا لیکن وہ "حسن کے سامنے خود کو اتنا کمزور نہیں ظاہر کروانا چاہتی تھی

..... کچھ بھی حسن

ہا ہا مذاق کر رہا ہوں جان کوئی آنکھ اٹھا کر تو دیکھے میری آنیہ کی طرف۔۔۔

اچھا کیا کرو گے پھر تم؟

جان لے لوں گا اُسکی۔۔۔۔۔

حسن انیہ کے بلکل قریب آہ بیٹھا تو آنیہ جلد ہی تھوڑی دور ہو کر بیٹھی۔۔۔۔۔

"چلو آنکھیں بند کرو جلدی سے

کیوں؟

سر پرانز ہے یار۔۔۔۔۔

اوکے "آنہ نے جیسے ہی آنکھیں بند کی حسن نے اُسے بازوں سے تھام اٹھنے چلنے میں مدد دی ایک کمرے کی طرف لے گیا۔۔۔۔۔

سر پرانز۔۔۔۔۔

آنہ نے جیسے ہی آنکھیں کھولی سامنے دیکھ اُسکے منہ سے خوشی کی مارے چیخ نکلی۔۔۔۔۔

جہاں ایک ٹیبل پر ریڈیو کے ساتھ گفٹ بھی موجود تھا ساری دیواریں آنہ کی تصاویر میں چھپ گئیں تھیں۔۔۔۔۔

واو بیوٹی فل -----

پسند آیا؟

ہست آنیہ ایک ایک کر اپنی پک دیکھتے ہوئے بولی۔

لیکن حسن میری برتھ ڈے میں تو ابھی ٹائم ہے۔ آنیہ کو اچانک یاد آیا۔۔۔۔۔

ہا ہا جانتا ہوں لیکن میرا دل کر رہا تھا ہم دونوں مل کر تمہاری برتھ ڈے منائے اور یہی موقع تھا کہ تم مان گئی ورنہ تم کہاں میری کسی بات کو اہمیت دیتی ہو۔۔۔۔۔

حسن کیا تمہیں ابھی بھی لگتا ہے کہ میں تمہاری بات کو اہمیت نہیں دیتی؟

آنہ نے دکھ بھرے لہجے میں سوال کیا تو حسن کو اپنی کسی بات پر دکھ ہوا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑو اوکیک کا ٹوپھر تمہیں گھر بھی جانا ہے۔۔۔۔۔

انیہ مسکراتے ہوئے کیک کا ٹنہ لگی تو حسن نے قریب رکھا ہوا گفٹ آنیہ کی طرف بڑھایا

۔۔۔۔۔

کیا ہے اس میں ؟؟؟

آنیہ نے پوچھتے پوچھتے ہی گفٹ کھولا جس میں بہت خوبصورت نیکس تھا۔۔۔۔۔

تھینکیو حسن یہ بہت پیارا ہے میں آج کا دن ہمیشہ یاد رکھوں گی۔۔۔۔۔

لاؤ میں پہنا دوں حسن نے وہ نیکس اپنے ہاتھ میں لیا تو آنیہ جھجھکتے ہوئے منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

آنیہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی اسکی نظر لاؤنج میں بیٹھے سرفراز، افرامیم اور راحیلہ پر پڑی

بیٹا کہاں گئی تھی تم ڈرائیور کو بھی نہیں لے کر گئی ساتھ۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ راحیلہ بولتی ہوئی آنیہ کے قریب آتی وہ بغیر کوئی جواب دیئے سیرڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

اسے کیا ہوا؟ راحیلہ نے سرفراز کی طرف دیکھ کہا

انیہ نے کمرے میں آتے ہی حسن کی کال اٹینڈ کی۔۔۔۔۔
کیا پرابلم ہے حسن؟

انیہ پلیز ایک بار میری بات سُن لو پلیز میں جانتا ہوں میری غلطی ہے ۔۔

"حسن غلطی نہیں گناہ" انیہ نے تلخ لہجے میں کہا تو حسن کو مزید شرمندگی ہونے لگی

ایم سوری انیہ اتنی پراس آئندہ شادی سے پہلے تک میں تمہیں کبھی نہیں ملنے کا کہوں گا سچ
میں پلیز سوری ۔۔۔۔

حسن مجھے سچ میں تمہاری اس، حرکت سے بہت تکلیف پہنچی ہے ۔۔۔۔

آئی نو یا راسی لیے سوری بول رہا ہوں پلیز میری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو
۔۔۔۔

"حسن پلیز میں بعد میں بات کرتی یوں" انیہ نے کہتے ہی کال بند کر دی

انیہ فریش ہو کر نیچے سب میں آں بیٹھی تو سرفراز صاحب نے انیہ جو خوشخبری سنائی ۔۔۔

آنیہ تمہارے بھائی کی ڈیٹ فکس کر دی ہے اب تم بس جلدی سے اپنی ماما کے ساتھ
شاپنگ سٹارٹ کر دو۔۔۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے کھوئے ہوئے انداز میں کیا تو سر فراز صاحب نے آنیہ کے ماتھے کو ہاتھ سے
چھوں کر دیکھا۔۔۔۔۔

طبعیت تو ٹھیک ہے؟

جی بابا بس تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔

آرام کرو اور جلدی سے تیاری شروع کر دو صرف اٹھ دن تو رہ گئے ہیں۔۔۔۔۔

لیکن اب آنیہ کی روٹین بہت چیلنج ہو گئی تھی وہ حسن سے بہت کم بات کرتی اور ملنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم بیٹا اپنا شادی کا ڈریس تو خود لے آؤ ساری شاپنگ تمہاری میں نے اور آنیہ نے کی ہے۔۔۔۔۔

ماما وہ بھی آپ خود ہی لے انیں میرے پاس بالکل ٹائم نہیں۔۔۔۔۔

بیٹا یہ کیا بات ہوئی میں اور آنیہ اب تھک گئے ہیں یہ تو ہمت ہے آنیہ کی جو اپنی شاپنگ کے ساتھ ساتھ اُسے نمبرہ کے لیے شاپنگ کی اب اُسے ریسٹ کرنے دو اور آج کی جا کر مہندی اور بارات کے لیے اچھے سے ڈریسز لے کر آؤ۔۔۔۔۔

اوکے ماما میں ٹرائے کروں گا پکا میں کچھ نہیں کہہ رہا۔۔۔۔۔

مہندی کا فنکشن شہر کے سب اچھے ہال میں اریج کیا گیا تھا جہاں آنیہ و حسن، افراہیم اور نمرہ کی مہندی کا فنکشن شروع ہونے میں چند منٹ باقی تھے۔۔۔۔۔

سرفراز آپ نمرہ کے گھر والوں کو کال کریں پلیز وہ ابھی تک کیوں نہیں آئیں۔۔۔۔۔

راحیلہ پریشان کیوں ہو رہی ہو پہنچنے والے ہو گے۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔

آنہ کب سے سرجھکائے ہاسپٹل کے بیچ پر بیٹھی تھی وہ ہوش میں اتے ہی یہاں آگئی تھی لیکن سرفراز صاحب کی طرف سے ڈاکٹر نے ابھی کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔

راحیلہ کا تورورو کر بُرا حال ہو گیا تھا افراہیم کب سے وہاں بیٹھا ماں کو تسلیاں دے رہا تھا۔۔۔۔۔

انیہ نے روم کے دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو فوراً ڈاکٹر کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

میرے بابا کیسے ہیں اب؟

انہیں ہارٹ اٹیک آیا تھا ابھی تو کچھ بہتر ہیں وہ لیکن اب آپ کو اُنکا بہت خیال رکھنا ہے انہیں کسی بھی قسم کی پریشانی سٹریس سے دور رکھیں اگر آپ اُن کی بہتری چاہتی ہیں

ڈاکٹر بول رہا تھا لیکن آنیہ سُن نہیں رہی تھی شاید اُسکے دماغ نے آنے والے وقت سے اُسے آگاہ کر دیا تھا۔۔۔

آنیہ ڈاکٹر کی بات اگنور کر جلدی جلدی میں ہسپتال سے باہر نکلی تو راحیلہ نے افرامیم کو اُسکے پیچھے جانے کا کہا۔۔۔۔

افرامیم بہت اچھے سے جانتا تھا آنیہ کہاں جا رہی ہے وہ خاموشی سے اُسکا پیچھا کرتا ہوا ایک گھر کے باہر راہ رُکا جو یقیناً حسن کا تھا۔۔۔۔۔

مجھے حسن سے ملنا ہے ابھی اور اسی وقت ۔۔۔

وہ تم سے نہیں ملنا چاہتا آنیہ جاوِیاں سے میرا بیٹا پہلے ہی بہت مشکل سے خود کو سنبھال پایا ہے ۔۔۔۔

مجھے آج ہر حال میں حسن سے ملنا ہے اور میں اُس سے ملے بغیر نہیں جاؤں گی ۔۔۔۔

آنیہ کی تیز ہوتی آواز کمرے میں حسن با آسانی سُن سکتا تھا وہ جلد ہی خود کو کمپوز کرتا ہوا آنیہ کے سامنے آیا تو آنیہ فوراً اُسکے قدموں میں بیٹھ گئی ۔۔۔۔

حسن پلیمز مجھ سے شادی کر لو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں آنیہ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے اوپر حسن کی طرف دیکھا

جو چہرے پر سختی سجائے آنیہ کو دیکھ رہا جسکی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے کلائی پر بندھی
 بینڈیج بھی حسن کا دل موم نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں اُس نے تم سے شادی نہیں کی جسکے ساتھ تم بھاگ گئی تھی۔۔۔۔۔

حسن تمہیں جو کہنا ہے کہ لو میں سُن لوں گی میں کبھی افٹ تک نہیں کروں گی بس مجھ سے
 شادی کر لو پلیز۔۔۔۔۔

تم مجھے اس گھر کے کسی کونے میں پھینک دینا تم دوسری شادی بھی کر لینا بس ابھی بابا کی
 زندگی کی خاطر مجھ سے شادی کر لو۔۔۔

یہ تم سوچنا بھی مت آنیہ میں تمہیں اپنے گھر کا ایک کونا بھی رہنے کو دوں گا

جس کے ساتھ تم اتنے دن گزار کر آئی ہو اُسی کی جا کر منت سماجت کرو وہی تم سے شادی
 کرے گا ورنہ کسی شریف انسان سے تم ایسی اُمید مت رکھنا۔۔۔

"حسن تم تو مجھ سے پیار کرتے تھے پھر اب" بس آنیہ مزید تماشا لگانے کی ضرورت نہیں

حسن نے آنیہ کی کوئی بھی بات سُننے سے انکار کرتے ہوئے میڈ کو آوازیں لگانی شروع کی

جی صاحب؟

اس لڑکی کو باہر کا راستہ دیکھاؤ اور چوکیدار کو وان کر دینا آئیندہ ایسے لوگوں کو گھر کے اندر نہ آنے دے۔۔

حسن کہتے ہی بڑے بڑے قدم اٹھاتا اپنے روم کی طرف بڑھنے لگا پیچھے سے آتی آنیہ کی چیخیں اس پر کوئی اڑ نہیں کر رہی تھیں۔۔۔۔

میڈ آنیہ کو گھر کے باہر بھیجتی ہوئی لائی تو افراہیم نے اُسے ڈاٹے ہوئے آنیہ کو چھوڑنے کا کہا اور اُسکا بازو کھینچ گاڑی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔

یہ سب کیا ہے آنیہ؟ تم بابا کو اس حال میں پہچانے کے بعد کیا چاہتی ہو کہ ماما بھی؟

افراہیم ڈرائیو کرتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ آنیہ پتھر سی آنکھوں کے ساتھ گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنی انا، مان، محبت سب ہار بیٹھی تھی اب نہ ہی بولنے کو کچھ تھا نہ بتانے کو۔۔۔۔۔

آنیہ میں تم سے بات کر رہا ہوں افراہیم تیز آواز میں بولا جسکا آنیہ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔۔۔

افراہیم تیز ڈرائیو کر ہاسپٹل پہنچا جہاں سرفراز صاحب بار بار آنیہ کا پوچھ رہے تھے اور راحیلہ بار بار افراہیم کو کال ملا رہی تھی۔۔۔۔۔

بابا..... آنیہ روم میں آتے ہی اُنکو پکارتی ہوئی اُنکے گلے جا لگی۔۔۔۔

ایم سوری بابا میں آپکو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن۔۔۔۔

آنیہ نے روتے ہوں سر فراز سے معافی مانگی تو وہ آنیہ کا ماتھا چوم اُسکے بال سہلانے لگے

آنیہ۔۔۔۔۔

جی بابا؟

آنیہ نے فوراً سر فراز کے سینے سے سر اٹھا کر اُنکے تھکے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا جہاں سے آنسو بہہ کر اُن کے کان سے قریب گزرتے ہوئے تکیے کو بھیگورہے تھے۔۔۔۔

میری جان کیا تم اپنے بابا کی اذیت کم کرنے کی کوشش نہیں کرو گی؟

سرفراز کی بات پر پاس کھڑی راحیلہ نے اُفراہیم کی طرف دیکھا جو اُن پر نظر جمائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

مطلب؟ آنیہ بات سمجھ کر بھی انجان بنی۔۔۔۔۔

میری جان تم اُفراہیم سے "آنیہ سرفراز کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی سرفراز سے دور کر کھڑی ہوئی"

بابا پلیز۔۔۔ آنیہ نے بہت بے بسی سے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اگر تم نے بات نہیں مانی تو میں سکون سے مر بھی سکوں گا۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔ آنیہ دوبارہ اپنے باپ کے گلے لگ رونے لگی۔۔۔۔۔

بابا پلینز ایسا مت کریں میرے ساتھ ورنہ میری اذیت بھی بڑھ جائے گی۔۔۔۔۔

آنہ میری جان کیا تمہیں اپنے ماں باپ پر بھروسہ نہیں؟ کیا ہم تم سے محبت نہیں کرتے؟

میں یہ سب نہیں کہہ رہی بابا لیکن جو آپ مجھے کرنے کا کہہ رہا ہیں ذرہ سوچے تو میں کیسے وہ

"بابا کیا ہوا بابا میری طرف دیکھے کیا ہوا پلینز میری طرف دیکھے نہ"

سرفراز صاحب کی سانسیں اکھڑنے لگیں تو آنہ اُنکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اُنھیں پکارنے لگی۔۔۔

افراہیم دروازے میں کھڑا ڈاکٹر کو اوازیں دے رہا تھا جب آنہ کی آواز کان میں پڑتے ہی وہ خاموش ہوا اور نظروں کا زاویہ آنہ کی طرف موڑا۔۔۔۔۔

بابا جیسا کہے گے میں کروں گی بابا پلیز آنکھیں کھولیں آنیہ آپ کے بغیر کچھ نہیں بابا پلیز
میری طرف دیکھے۔۔۔۔۔

میم پلیز سائیڈ ہو جائے ہمیں دیکھنے دیں۔۔۔

نرس نے آنیہ کو سائیڈ پر کیا اور ڈاکٹر سرفراز صاحب کا معائنہ کرنے لگے۔۔۔۔۔

اپ سب باہر چلیں جائیں۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کے کہتے ہی راحیلہ آنیہ کو کندھوں سے تھام باہر لے آئی انکے پیچھے پیچھے افرامیم بھی
روم سے باہر آ گیا جہاں آنیہ بیٹھی سر ہاتھوں میں تھام پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی
۔۔۔۔۔۔۔

افرامیم خاموشی سے اُن دونوں کے پاس بیٹھ کمرے کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ بس کردو کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو؟

ماما بابا ٹھیک تو ہو جائے گے نہ؟

انشاء اللہ میری جان رونے کی بجائے اُنکے لیے دُعا کرو۔۔۔۔

بابا میری وجہ سے اس حال میں پہنچے ہیں میں اچھی بیٹی نہیں ہوں ماما۔۔۔۔

بلکل غلط میری بیٹی جیسا تو کوئی بھی نہیں آنیہ رونا تو بند کر دو بچے۔۔۔۔۔

اب ٹھیک ہیں وہ؟

ڈاکٹر کے باہر آتے ہی افراتیم اُنکی طرف بڑھا۔۔۔۔

آنیہ نے آسمان کی طرف دیکھ اللہ کا شکر ادا کیا اور جھٹ سے روم کے اندر چلی گئی

جہاں سرفراز صاحب دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں تھے وہ اُنکا ہاتھ تھام قریب پڑے بیچ پر بیٹھی ---

بابا آپ مجھ سے بالکل پیار نہیں کرتے بار بار مجھے ڈرا دیتے ہیں آپ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ کی بیٹی میں اب ہمت باقی نہیں رہی پلیز مجھے امتحان میں نہ ڈالیں۔۔۔۔۔

آنیہ اُنکا ہاتھ ہونٹوں سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

آج تیسرے دن سرفراز صاحب گھر آ گئے تھے ڈاکٹر نے کافی نصیحتوں کے بعد انکو گھر
 آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔۔۔
 آنیہ یہاں آؤ میرے بچے۔۔۔۔۔

آنہ خاموشی سے زمین پر نظریں جمائے سنگل صوفے پر بیٹھی تھی جب سرفراز صاحب نے
 اُسے پکارا۔۔۔۔۔
 آنہ۔۔۔۔۔

سرفراز کے دوسری بار پکارنے پر بھی آنہ نے اُنکی بات نہیں سنی جسکی وجہ شاید کوئی
 گہری سوچ تھی۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے گہری سانس لی اور خاموشی سے آنہ کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

• • • •

— — — — —

یہ لو بیٹا موبائل۔۔۔۔۔

راحیلہ نے آنیہ کی طرف دیکھا جو ہر چیز سے انجان بنی بیٹھی تھی یا اپنے اندر اٹھتے طوفان کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں اب میں اس کام میں دیر نہیں کرنا چاہتا تم تیاری کرو مجھے اور بھی کچھ کام دیکھنے ہیں۔۔۔۔۔

سرفراز فراہیم دیکھ لے گا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ آرام کریں۔۔۔۔۔

سرفراز کو اٹھتا دیکھ راحیلہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں راحیلہ۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے آنیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلے گئے۔۔۔۔۔

آنیہ بیٹا اٹھو چلو روم میں آرام کر لو۔۔۔۔۔

راحیلہ کے کہتے ہی آنیہ ایک پل ضائع کیے بغیر تیزی سے سیڑھیاں عبور اپنے کمرے میں
آئی۔۔۔۔۔

آنہ نے زمین پر بیٹھتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کی تو نہ جانے کہاں سے ایک دم سمندر اُٹ آیا
۔۔۔۔۔

اسنے فوراً اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ آواز دہانی چاہی۔۔۔۔۔

ذہین بالکل شفاف ہو چکا تھا کچھ بھی سوچنے سمجھنے صلاحیت ختم ہو گئی تھی آنہ کا وجود اچانک
سے کانپنے لگا تو اُسے دیوار سے ٹیک لگا کر خود کو سنبھالنا چاہا۔۔۔۔۔

بابا اتنی تکلیف اتنی اذیت؟

بابا کیا آپ سچ میں نہیں سمجھ پارہے کہ اپنی بیٹی کا کیسا امتحان لے رہے ہیں؟

بابا کیوں؟ اس سے اچھا ہوتا کہ میں مرجاتی میری شادی اپنے ہی بھائی سے؟

نہیں نہیں پلیز بابا مت کریں۔ مت کریں ایسا۔۔۔۔

آنہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی لیکن درد بڑھتا جا رہا تھا اتنا رونے کے باوجود تکلیف میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

آنہ دو تین گھنٹے سے رو رو کر تھک چکی تھی آنسوؤں سوکھ چکے تھے جسم درد کر رہا تھا دماغ سُن ہو چکا تھا پھر اچانک دروازہ نوک ہونے کی آواز نے آنہ کو چونکا دیا وہ جلدی سے اپنا حلیہ ٹھیک کرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

آنہ بیٹا یہ رونی ہے یہ تمہیں تیار ہونے میں ہیلپ کر دے گی۔۔۔۔
لیکن ماما اسکی کیا ضرورت ہے؟

میری جان ضرورت ہے تمہارے بابا کے کچھ جاننے والے ارہے ہیں تو ایسے اچھا نہیں
لگے گا چلو میری جان جلدی سے تیار ہو جاؤ میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔۔

راحیلہ نے الماری سے آنیہ کے نکاح کا جوڑا نکال اس کی طرف بڑھایا جسکو آنیہ تھام چکی
تھی۔۔۔۔۔

حسن میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی راحیلہ کے جاتے ہی آنیہ کی سوچ دوبارہ اپنے
ماضی پر جا اٹکی۔۔۔۔۔

میم جلدی کریں اپکی ماما نے جسٹ 30 منٹ میں تیار کرنے کو کہا ہے۔۔۔۔۔

آنیہ خاموشی سے ڈریس پکڑوا شروم کی طرف بڑھ گئی تو روبی اپنا سامان کھولنے لگی
۔۔۔۔۔

آپکی سکن بہت اچھی ہے میم۔۔۔

روبی نے میکاپ کرتے ہوئے آنیہ کی تعریف کی لیکن آنیہ نے کسی قسم کا رسپانس نہیں دیا تو روبی خاموشی سے اپنا کام کرنے لگی۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ میری بیٹی تو بالکل شہزادی لگ رہی ہے۔۔۔

راحیلہ نے پارلروالی کو جانے کا اشارہ کیا اور آنیہ کے ماتھے پر پیار کیا آنیہ نے جھٹ سے راحیلہ کے ہاتھوں کو تھاما۔۔۔۔۔

ماما پلیز ایسا نہ کریں میں مرجاؤں گی ماما کچھ تو سوچے۔۔۔۔۔

آنیہ کہتے ہی اُٹھ راحیلہ کے گلے لگ روئے لگی تو راحیلہ نے اسکی کمر سہلا کر اُسے خود سے الگ کر آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

آنہ بیٹا وقت اچھا ہو یا بُرا گزر جاتا ہے اور تم دیکھنا یہ بُرا وقت گزرنے کے بعد ہم سب کی زندگی کتنی آسان اور خوبصورت ہو جائے گی۔۔۔۔

ماما آپ ایک کام کریں آپ نہ میری شادی کسی سے بھی کروادیں ڈرائیور، باورچی، کسی سے بھی کروادیں لیکن بھائی کے ساتھ نہیں ماما۔۔۔۔

ماما آپ سے کبھی شکایت نہیں کروں گی میں وعدہ کرتی ہوں پلیز ماما ایک بار میری بات کے بارے میں سوچے تو۔۔۔۔۔

آنہ دیوانہ وار چلا رہی تھی اور راجیلہ اُسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن دروازے کے باہر کھڑا فراہیم آنہ کی باتیں بہت غور سے سُن رہا تھا۔۔۔۔۔

آنہ پانی پیو میری جان یہ لو بس خاموش۔۔۔۔

راحیلہ نے پانی کا گلاس اُسکی طرف بڑھایا تو آنیہ نے اپنا منہ موڑا وہ اپنی آخری کوشش میں بھی بُری طرح ناکام ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

راحیلہ پانی کا گلاس رکھ چلی گئی تھی وہ وہاں رُک کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

آنہ وہاں بیٹھی خود کو مر رہی دیکھ رہی تھی لیکن اُسے اج خود کا وجود بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وقتِ نکاح بھی آہ پہنچا تو آنیہ پتھر لی انکھوں کے ساتھ نیچے اتنی جہاں پلکیں اپنا کام بھول گئی تھی وہاں دل و دماغ سُن تھا۔۔۔۔۔

کوئی اچھی بُری فیلنگ انیہ کو کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

بس جسم ٹھنڈا پڑ گیا تھا اور ہاتھوں میں اتنی لرزش تھی کہ پاس بیٹھے سب لوگ بھی با آسانی محسوس کر رہے تھے۔۔۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھایا تو آنیہ نے راحیلہ کے یاد دلانے پر کہ مولوی صاحب نکاح پڑھا رہے ہیں قبول ہے بولا اور اپنے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیے۔۔۔۔۔

انے والے مہمان مبارک باد دیتے ہوئے ابراہیم اور سرفراز صاحب سے ملنے لگے تو آنیہ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اس نے دوبار سر کو جھٹکا لیکن اندھیرا گہرا ہوتا ہوا مکمل چھا گیا وہ وہی سونے پر ہی سائیڈ پر ڈھے سی گئی۔۔۔۔۔

آنہ آنیہ کیا ہوا میری جان آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔

راحیلہ چلائی تو سب نے دلہن کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

راحیلہ کی کوشش کرنے کے بعد بھی آنیہ کو ہوش نہیں آیا راحیلہ نے ابراہیم کو اُسے اٹھا کر اپنے کمرے میں لے جانے کہا۔۔۔۔۔

آنہ بیٹا تم نے اپنا نکاح کا جوڑا کیوں نہیں پہنا؟

• • • •

آنیہ بیٹا تم تیار تو ہو جاتی۔۔۔

ماما ہو جاؤں گی کیوں پریشان ہو رہی ہے؟

آنیہ مسکراتی ہوئی پورے ہال میں گھوم رہی تھی حسن ابراہیم کے ساتھ بیٹھا باتوں میں مصروف ہونے کی کوشش کر رہا تھا

کیوں کہ ابراہیم کو اُس سے کوئی بھی بات کرنے کا موڈ نہیں تھا۔۔۔

سرفراز صاحب کا موبائل بجا تو اُنہوں نے نمرہ کے گھر سے کال دیکھ مسکراتے ہوئے
اینڈکی۔۔۔

کیا؟ لیکن اب ہم کیا کریں؟

ہم تو یہاں آپکا ہی انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا سرفراز آپ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں "سرفراز کے موبائل کان سے
.... ہٹاتے ہی راحیلہ نے پوچھا

نمرہ نے کس اور سے نکاح کر لیا ہے۔۔۔

اے میرے اللہ اب؟ ہم کیا کرے گے؟

پتہ نہیں تم افراہیم کو بلواؤ۔۔۔۔

افراہیم کو پتہ چلتے ہی وہ غصے میں ہاں سے نکلا ہر طرف لوگوں کی سرگوشیاں ہونے لگی تو سرفراز صاحب نے جلدی سے حسن اور آنیہ کا نکاح کرنے کا کہا

لیکن اچانک سے وہاں کی لائٹ اوٹ ہو گئی تو لوگ شور کرنے لگے۔۔۔۔۔

منٹ میں ہی لائٹ اون ہوئی تو لوگوں نے شکر ادا کیا لیکن سرفراز صاحب کی پریشانی اور 5 بڑھ گئی آنیہ ہاں سے غائب تھی سب کے ڈھونڈنے پر بھی وہ کسی نہیں ملی تھی۔۔۔

سرفراز صاحب اور راجیلہ لوگوں کی تلخ باتیں سن گھر پہنچے۔۔۔۔

سرفراز صاحب بار بار افراہیم کو کال ملا رہے تھے لیکن اُس کا نمبر مسلسل اوٹ اوٹ کوریج جا رہا تھا۔۔۔۔۔

حال۔۔۔۔۔۔۔

آنہ کو ہوش آیا تو اسکی نظر سامنے کلاک پر پڑی جہاں رات کے 12 کا ٹائم تھا۔۔۔۔۔

آنہ اپنے ماتھے کو مسلتی ہوئی اٹھ بیٹھی تو دماغ میں جیسے کوئی دھماکا ہوا یہ کمرہ آنہ کا نہیں تھا

وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اچھل نیچے کھڑی ہوئی سامنے صوفے پر بیٹھا افراہیم لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا جب آنہ کی حرکت پر اسکی نگاہیں آنہ کی طرف اٹھی۔۔۔۔۔

آنہ کو سانس لینا مشکل لگنے لگا ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تو جلدی سے لنگا دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر دروازے کی بھاگی۔۔۔۔۔

آنہ کی لاکھ کوششوں کے باوجود دروازہ نہیں کھلا تو اسنے افراہیم کی طرف دیکھا جو پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

کہاں جانا ہے؟ افرایم نے بہت سخت لہجے میں پوچھا پھر بھی آنیہ نے کوئی جواب نہیں دیا
 افرایم دوبارہ سے بولا۔۔۔

میں نے پوچھا کہاں جانا ہے؟

اس بار افرایم کی آواز پہلے سے بھی زیادہ تیز تھی جس سے آنیہ کی روح تک کانپ گئی تھی
 آنیہ جلدی سے دو قدم پیچھے ہوئی اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔

چلو جاؤ پھر چیخ کر لو تمہارے کپڑے یہی الماری میں ہیں۔۔۔۔

آنیہ اپنا بوجھل سا وجود گھسیٹتی ہوئی جلد ہی اس منظر سے ہٹ گئی۔۔۔۔۔

افرایم نے لیپ ٹاپ بند کر سائیڈ پر رکھا اور بند دروازے کی طرف دیکھ کچھ سوچنے
 لگا۔۔۔۔۔

افراہیم نے قریب پڑے بیڈ کی طرف اشارہ کیا تو آنیہ کارنگ فق ہوا۔۔۔۔۔

بیٹھو۔۔۔۔۔

افراہیم نے سخت لہجے میں کہا تو آنیہ فوراً وہاں بیٹھی۔۔۔۔۔

آنیہ آئندہ مجھے اپنی بات دہرائی نہ پڑے اور اب جو میں کہنے جا رہا ہوں وہ دھیان سے سُننا کیوں کہ تمہیں اُس پر عمل بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔

سُن رہی ہونہ؟ افراہیم نے اُسکی طرف دیکھ تصدیق کرنی چاہی۔۔۔۔۔

آنیہ نے اِطبات میں سر کو جنبش دی تو افراہیم آنیہ کی طرف دو قدم آگے بڑھا۔۔۔۔۔

منہ میں جو زبان ہے اسکا استعمال یہاں ممنوع نہیں ہے۔۔۔۔۔

مقابل پھر بھی خاموشی نہیں ٹوٹی خاموشی توڑنے کے لیے الفاظ بہت ضروری تھے جو آنیہ کے پاس بالکل نہیں تھے۔۔۔۔۔

افراہیم نے ماتھا مسلا اور ادھر ادھر چلتا بولنے لگا۔۔۔۔۔

آنہ ایندہ میں تمہیں ماما بابا کے سامنے روتا نہیں دیکھوں۔۔۔۔۔

دوسری بات یہ جو کچھ بھی ہوا ہے کوشش کرنا اس کو جلد ہی سمجھ لو میں تمہیں اس کے لیے زیادہ ٹائم نہیں دے سکوں گا۔۔۔۔۔

میری کسی ہوئی بات کو کبھی بھی ہلکا مت لینا آنہ میں جو کہتا ہوں وہ کرتا بھی ہوں اور یہ تم بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔۔

آنہ مسلسل ہاتھوں کو بے دردی سے مسلتی ہوئی افراہیم کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔

اور ہماری لائف کو کوئی ڈرامہ یا فلم نہیں سمجھنا جیسے کہ اب تم یہ سوچو کہ میں صوفے پر سوؤں اور تم بیڈ پر تو یہ حقیقت ہے یہاں ایسا کچھ نہیں ہوگا اس لیے اب آرام کرو مجھے بھی نیند آرہی ہے۔۔۔۔

افراہیم کہتے ہی بیڈ کی دوسری سائیڈ پر لائٹ اوٹ کر لیٹا۔۔۔۔۔

آنیہ خود کو بہت سمجھانے کے بعد بھی بیڈ پر نہ ٹک سکی۔۔۔۔۔

وہ کب سے دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی جو اس وقت یہ کام انتہائی مشکل رہا تھا پھر بھی اُس میں ہرگز ہمت نہ تھی کہ وہ افراہیم کے ساتھ بیڈ شیئر کر سکے۔۔۔۔۔

سرفراز آپ سونے نہیں؟ راحیلہ کی آنکھ کھلی تو سرفراز صاحب کھڑکی کے سامنے کھڑے مسلسل باہر دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے خاموشی سے راحیلہ کی طرف دیکھا۔

کیا ہوا؟ کچھ نہیں بس نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔

سوجائے آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی سرفراز۔۔۔۔۔

راحیلہ کیا ہمارا فیصلہ آنیہ کے حق میں ٹھیک ہوگا؟

راحیلہ اُٹھ سرفراز کے پاس آئی اور اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ بولی۔۔۔۔۔

سرفراز کیوں فکّر کر رہے ہیں ہماری بیٹی کے لیے اس سے بہتر کوئی فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا

۔۔۔۔۔

لیکن ہم نے ایک غلطی کر دی ہے راحیلہ۔۔۔

وہ کیا؟؟

ہمیں آنیہ کو شروع سے ہی سب بتا دینا چاہیے تھا اگر ایسا ہوتا تو آج ہماری بیٹی اتنی تکلیف میں نہ ہوتی۔۔۔۔۔

سرفراز اتنا مت سوچے سب بہتر ہوگا انشاء اللہ اب ہمیں ماضی کو چھوڑ آنے والے وقت کی تیاری کرنی ہے۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب کو راحیلہ کی کسی بات سے بھی تسلی نہیں ہوئی جسکی وجہ سے وہ خاموش ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

آنہ بہت تھک گئی تھی لیکن وہ وہاں سے ہل چل کر افرام کو نہیں جگانا چاہتی تھی وہ وہی زمین پر بیٹھ کر انکھیں موند گئی تو ناجانے کب زمین پر ہی سو گئی۔۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔۔

آنیہ کو اپنا سر بوجھل سا محسوس ہو رہا تھا وہ بہت مشکل سے خود کو سنبھالتی ہوئی اٹھ بیٹھی
لیکن جیسے ہی اُسے محسوس ہوا کہ وہ کسی انجان جگہ پر ہے فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

ابھی آنیہ کچھ سمجھ ہی نہیں پار ہی تھی کہ اچانک لائٹ اوٹ ہو گئی۔۔۔۔۔

کوئی ہے؟ پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے کوئی ہے یہاں۔۔۔۔۔

آنیہ دروازہ کھلنے کی آواز سُن خاموش ہوئی اور غور کرنے لگی شاید کوئی روم میں آیا تھا

۔۔۔۔۔

اُسکے قدموں کی آواز جیسے جیسے آنیہ کی طرف بڑھنے لگی آنیہ کا دل کانپنے لگا وہ آہستہ آہستہ
پہچھے ہوتی ہوئی دیوار کے ساتھ جا لگی۔۔۔

آنے والے انسان نے نہ کوئی بات سُنی نہ کسی وہ بس آنیہ کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھوں کی گرفت جمائے اُسکی گردن پر ہونٹ رکھے اُسکی خوشبو اپنے اندر اُتارنے لگا۔۔۔۔۔

پ۔۔۔پ۔۔۔پل۔۔۔ز۔۔۔۔۔چ۔۔۔۔۔ہوڑے مج۔۔۔مجھے۔۔۔

آنیہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا ڈر کی وجہ سے نہ جسم حرکت کر رہا تھا نہ زبان بول پارہی تھی۔۔۔۔۔

کون ہو تم چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ آنیہ نے دوبارہ سے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولا تو اُس نے آنیہ کا ایک ہاتھ چھوڑا اُسکے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شششششش۔۔۔۔۔

آنیہ اُسکے بولنے کا انتظار کرنے لگی لیکن وہ کچھ بولے بغیر آنیہ کو کمر سے تھام بیڈ پر گرا چکا تھا۔۔۔۔۔

نہیں مجھے لگتا ہے میری بیٹی کسی مصیبت میں ہے اس کے لیے دعا کرو۔۔۔۔۔

اب کیا فائدہ بھائی دعا کا ہمیں پہلے ہی اس کے لیے ہدایات کی دعا کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب اپنی بہن کی بات نہ سمجھے تو وہ ان کو سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

اپ پریشان نہیں ہواج کل کے بچے ایسے ہی ہے اپنے بڑوں کی بات نہ ماننا تو ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔۔۔۔۔

فکر نہ کریں اجائے گی وہ خود ہی۔۔۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو تم کیسے کہہ سکتی ہو میری بیٹی کے بارے میں؟

آپکو ابھی بھی اپنی بیٹی کی پڑی ہے اور جو ہماری عزت کی دھجیاں اڑا گئی ہے وہ ۔۔۔۔۔

اسکا بھی کیا قصور شاید سگی ماں ہوتی تو اچھی تربیت کر دیتی ۔۔۔۔۔

اُس نے راحیلہ کے آتے ہی کہا تو سرفراز صاحب کا صبر جواب دے گیا پھر کیا بحث کا نتیجہ یہی نکلا کہ دونوں بہن بھائی کے راستے الگ ہو گئے

کیا واقعی یہ وہ گھر ہے جہاں کچھ ٹائم پہلے شادی کا ماحول تھا اور اب ماتم کا سماں راحیلہ کچھ کہے بغیر سوچتی ہوئی کمرے میں چلی گئی ۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے ابراہیم کو فون لگایا تو اس بار وہ کامیاب ہو گئے فون پہلی بیل پر ہی اٹھا لیا گیا تھا ۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز نے ابراہیم کو ساری بات بتائی ۔۔۔۔۔

بابا لیکن یہ سب ہوا کیسے؟ میں نہیں جانتا بیٹا تم اپنی بہن کو ڈھونڈ لاؤ بس۔۔۔۔۔

بابا آپ فکر نہیں کریں میں کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

صبح چڑیوں و کوؤں کی آتی آواز سے آنیہ کی آنکھ کھلی تو اُسے اپنا سارا جسم زخمی محسوس ہوا
جسم سے اُٹھتا درد کی وجہ سے آنیہ کی آنکھوں سے جاگتے ہی آنسو بہنے لگے۔۔۔۔۔

آنیہ کو جلد ہی اپنی حالت کا احساس ہوا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔۔

بابا پلیز مجھے بچالیں۔۔۔۔۔

آنیہ کے لیے وہاں گزرے دس دن ایک جیسے تھے روز، ایک سا منظر رہتا۔۔۔۔۔

وہ اندھیرے میں جتنی خاموشی سے آتا اُسکی روح کی دھجیاں اڑا کر اُسی خاموشی سے چلا جاتا

۔۔۔۔۔

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

----- حال

کوئی اُسے بُری طرح سے جھکڑے ہوئے تھا وہ خود کو آزاد کروانے کی بہت کوشش کر رہی تھی لیکن ہر طرح سے ناکام ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ چیخا چاہ رہی تھی لیکن آواز گلے میں دھب گئی تھی بس آنسوں تھے جو اپنی مرضی سے بہتے جا رہے تھے اور وہ بُری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

انیہ؟ آنیہ کیا ہوا؟ آنکھیں کھولو آنیہ؟

آننیہ نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولی تو سارا منظر گیا تھا لیکن جتنا خوف وہ خواب میں محسوس کر رہی تھی اُس سے زیادہ خوف اُسے افراہیم کو دیکھ آیا۔۔۔۔۔۔

وہ گالوں کو رگڑتی ہوئی فوراً بیٹھی آنیہ اپنی سانسوں کو روک دینا چاہتی تھی کیوں کہ افراہیم گھٹنوں کے بل اُسکے بہت قریب بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اُسکی سانسیں ہر گزرتے پل کے ساتھ تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

"یہ لو پانی۔۔۔۔۔" افراہیم نے قریب سائیڈ ٹیبل سے گلاس اٹھا کر آنیہ کی طرف بڑھایا

آنیہ نے ایک نظر افراہیم کی طرف دیکھا اور نفی میں سر کو ہلایا۔۔۔۔۔

پانی پی لو۔۔۔" افراہیم نے آہستہ مگر غصے سے بھری آواز میں کہا تو آنیہ نے لرزتے "ہاتھوں کو بڑھا کر پانی کا گلاس تھاما

مطلب تمہیں میری رات کسی گئی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا؟
افراہیم نے سوالیہ نظروں سے آنیہ کی طرف دیکھا تو وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔

آنیہ تم بہت سے جانتی ہو میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔۔

جانتی ہونہ؟ "افراہیم نے آنیہ کے چہرے کو چھوتی لٹ کو کان کے پیچھے کرنا چاہا لیکن آنیہ
"ایک جھٹکے سے تھوڑی سائیڈ پر ہوئی

تم ان حرکتوں سے مجھے غصہ دلارہی ہو آنیہ افراہیم اپنا ہاتھ نیچے کرتا ہوا غصے سے بولا تو آنیہ
خود سنبھالتی ہوئی جلدی سے کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

افراہیم بھی اس کے سامنے کھڑا ہوا تو آنیہ اپنے اندر ہمت جمع کرتے ہوئے بولی۔۔

مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔

اگر نہ جانے دوں تو؟ افراہیم ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالتا ہوا نارمل سے انداز میں بولا۔۔۔۔

میں ماما کو "اس سے پہلے کہ آنیہ اپنا جملہ مکمل کرتی افرام نے اُسے بازوؤں سے پکڑا اپنے بہت قریب کیا۔۔۔

"آنیہ کبوتر کی طرح آنکھیں میچ سانس روکے اپنے منہ پر اُسکی سانسیں محسوس کر رہی تھی

آنیہ یہ آخری وارنگ ہے اسکے بعد میں کچھ کہوں گا نہیں اور کروں گا تم اس سے مجھے منع نہیں کر سکتی۔۔۔

اگر میں تمہیں یہ سب سمجھنے کا ٹائم دے رہا ہوں تو مجھے مجبور مت کرو کہ میں کچھ اور سوچنے پر مجبور ہو جاؤں۔۔۔۔۔۔۔

آئندہ جو میں کہوں اُسے ایک بار میں ہی سُن کر اُس پر عمل کرنا سمجھی؟

افرام نے اُسے ایک جھٹکے سے چھوڑ کر رے سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ واپس زمین پر پیٹھی اپنی قسمت پر ماتم کرنے لگی کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا ابراہیم کا رویہ بھی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔۔
بیٹا ناشتہ تو کر لو۔۔۔

نہیں ماما آفس میں کر لوں گا اللہ حافظ۔۔۔۔۔

ابراہیم کے جاتے ہی سرفراز صاحب نے راحیلہ کی طرف دیکھا۔۔
جی میں لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔

جیسے ہی راحیلہ نے آنیہ کے روم کا دروازہ کھولا اسے شدید دھچکہ لگا۔۔۔

آنیہ سر زمین سے ٹکانے پھوٹ پھوٹ کر رہی تھی راحیلہ نے جیسے اسکی کمر پر ہاتھ رکھا اسکی زوردار چیخ نے پورے کمرے کو اپنی پلیٹ میں لیا۔۔۔

کیا ہوا آنیہ؟ بیٹا ڈر کیوں رہی ہو؟ اور یہاں ایسے؟

اما "آنیہ راحیلہ کے گلے لگ رونے لگی تو راحیلہ نے اسکی کمر سہلاتے ہوئے سوال کیا"

کیا ابراہیم نے کچھ کہا ہے؟

اما کیا واقعی میں بابا کی بیٹی ہوں؟ راحیلہ کو انیہ کا سوال سمجھ نہیں آیا تو وہ اُسے خود سے الگ کر حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

آپ کو واقعی احساس نہیں ہے کہ آپ دونوں نے میرے ساتھ کیا کیا ہے؟

ابراہیم "جسکو آج تک ان بیس سالوں میں میرا بھائی بتایا گیا تھا اچانک سے اُسے میرا" شوہر بنا کر مجھے اُسکے سپرد کر دیا؟

ماما اس سے اچھا ہوتا آپ میرا گلا گھونٹ کر مار دیتی یہ رات میں نے کس اذیت میں گزاری ہے اب اسکا اندازہ نہیں لگا سکتی۔۔۔۔

آنیہ میری جان بس رونا بند کرو تم ابھی اس کمرے میں نہیں رہنا چاہتی نہ تو کوئی بات نہیں تم کچھ دن کے لیے اپنے روم میں چلی جاؤ اوکے؟

ابھی جلدی سے فریش ہو کر نیچے آ جاؤ تمہارے بابا ناشتہ پرویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔

اٹھو جلدی سے میری پیاری بیٹی۔۔۔۔۔

سارا دن آنیہ نے بے چینی سے گزارا دو تین بار کوشش کی کہ خود کو ختم کر لے لیکن سرفراز صاحب کا خیال یہ کرنے سے بھی روک دیتا ابھی بھی وہ ڈنر کراپنے روم میں آئی تو جلد ہی بستر پر لیٹ نیند کی وادی میں اتر گئی۔۔۔

افراہیم اپنی روٹین کی مطابق کھانے کے بعد لان میں واک کر اپنے کمرے میں آیا تو آنیہ وہاں موجود نہیں تھی اس نے واشروم کی طرف دیکھا جس کا دروازہ پہلے سے ہی کھلا تھا

افراہیم بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا آنیہ کے روم کی طرف آیا تو بغیر نوک کیے اندر چلا گیا

آنہ کو اپنے بستر پر سوتا دیکھ افرہیم کا دماغ گھومنے لگا تو اُس نے آگے بڑھ جھٹ سے اُس سے چادر کھینچی۔۔۔

آنہ کو اچانک کچھ سمجھ نہیں آیا وہ آنکھیں کھول افرہیم کو دیکھ خود میں سمٹی۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟

"م۔۔۔ مج۔۔۔ مجھے ماما" ماما کا نام مت لو

افراہیم نے انگلی کھڑی کر تلخ لہجے میں کہا تو آنیہ کو اپنا گلا خشک ہوتا محسوس ہوا لیکن اب وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا" میں آپ کے حکم کی پابند نہیں ہوں

آنہ نے افراہیم کی بات کاٹتے ہوئے مضبوط لہجہ اپناتے ہوئے کہا تو افراہیم اسکی طرف جھکا۔۔۔۔۔

کیوں ماما نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ شوہر کی ہر بات ماننی چاہیے۔۔۔۔۔

افراہیم کے منہ سے شوہر کا لفظ سُنتے ہی آنہ نے پلکیں جھکائی۔۔۔۔۔

میں نہیں مانتی اس رشتے کو آپ جانیں پلیز۔۔۔۔۔

انیہ نے آنکھیں جھکائے ہوئے کہا

اٹھو چلو اپنے روم میں۔۔۔۔۔

میرا روم یہی ہے اور میں یہی رہوں گی۔۔۔۔۔

میں یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تم نے مجھے مجبور کر دیا ہے آنیہ۔۔۔۔۔

افراہیم کہتے ہی دروازے کی طرف بڑھا تو آنیہ کے دل کو کچھ سکون ہوا لیکن اگلے ہی پل وہ سکون ہوا کی طرح اڑ گیا۔۔۔۔۔

جب افراہیم دروازہ لاک کر آنیہ کی طرف مڑا۔۔۔۔۔

آنیہ بستر سے اچھل بیڈ کی دوسری سائیڈ پر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

"آپ جائیں پلیز" بہت کوشش کے بعد بھی آنیہ خود کو نارمل نہیں رکھ پا رہی تھی

آنیہ جہاں کھڑی ہو وہی پیٹھ جاؤ مجھے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ جاؤ یہاں سے آنیہ کا دل زورو سے دھڑک رہا تھا ابراہیم سے عجیب سا خوف و وحشت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے آنیہ میں تم تک نہیں پہنچ سکتا؟

ابراہیم نے سخت لہجہ اپناتے ہوئے پوچھا تو آنیہ نے اندر خوف کی لہر سی اٹھی۔۔۔۔۔

میں شور مچا دوں گی اگر آپ نہیں گئے یہاں سے۔۔۔۔۔

چیلنج؟ ابراہیم نے اگے بڑھتے ہوئے پوچھا تو آنیہ نے شور مچانے کے لیے اپنا منہ کھولا لیکن ابراہیم اُسکے منہ پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم اسے بازوں سے پکڑ پیچھے دیوار سے لگائے سُرخ ہوتی انکھوں سے دیکھنے لگا

آنیہ کا پورا وجود لرز رہا تھا دماغ میں اس قید میں گزری پہلی رات کا منظر چلنے لگا۔۔۔۔۔

افراہیم کا ایک ہاتھ آنیہ کی آواز بند کرنے کے لیے منہ پر تو دوسرے ہاتھ سے وہ آنیہ کے بازوں پر گرفت جمائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

افراہیم کی ہاتھوں کی تپش اور سانسوں سے منکلتی ہیٹ آنیہ کو اس شخص کی یاد دلا رہی تھی

----- وحشتِ جنون -----

ازسدرہ حسین۔۔۔۔۔

قسط نمبر 8۔۔۔۔۔

وہ اُسے بانسوں میں اُٹھائے اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔۔۔

جی سرفراز صاحب کہیں ہم پوری کوشش کریں گے آپ کی بات پر عمل کیا جائے۔۔۔

میری بیٹی ابھی تک اُس سب چیزوں سے باہر نہیں نکل پارہی تو۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب میں سمجھ رہا ہوں آپ کی بات فکر نہیں کریں ہم خیال رکھیں گے۔۔۔

جی بہتر۔۔۔۔

کس کا فون تھا؟

سرفراز صاحب کے کال بند کرتے ہی راحیلہ نے ٹیبل پر ناشتہ لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

بلال کا فون تھا آنیہ سے مل کر کچھ باتیں ڈسکس کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ پولیس والا؟ راحیلہ نے تصدیق کرنی چاہی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں لائنٹ اون ہونے کی وجہ سے آنیہ کی آنکھ کھلی تو سامنے افراہیم بال سنوارتا ہوا نظر آیا۔۔۔۔۔

آننیہ کی آنکھوں کے سامنے رات والا منظر گھومنے لگا وہ فوراً اٹھ بیٹھی خود کو اپنی بانہوں میں سمیٹتے ہوئے۔۔۔۔۔

افراہیم کی آنیہ پر نظر پڑی تو فوراً آنیہ کی طرف مڑا۔۔۔۔۔

اب اس کمرے سے جانے کا مت سوچنا، رات میں تمہیں بانہوں میں اٹھا کر لایا تھا اور اگر دوبارہ وہ حرکت کی تو میری قربت سہ نہیں پاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم تو بات کر چلا گیا لیکن آنیہ کا دماغ ایک منٹ کے لیے بھی سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

رات افراہیم کے ہاتھ لگاتے ہی مجھے کیوں لگا تھا کہ میں واپس اُس قید میں چلی گئی ہوں اور میرے سامنے وہی شخص مجھے جکڑے ہوئے ہے۔۔۔۔۔۔۔

اگر میرے لیے افراہیم بھائی کی حیثیت رکھتا تھا تو میں بھی اُسکے لیے بہن کی حیثیت رکھتی تھی پھر کیسے اس نے اتنے آرام سے خود کو میرا شوہر مان لیا؟

کیوں وہ خود کو مجھ پر مثلت کر رہا ہے؟ کیا اُسے وقت کی ضرورت نہیں خود کو سمجھانے کے لیے؟

میں پاگل ہو جاؤں گی اگر وہ ایک بار اور میرے قریب آیا تو آنیہ نے دونوں ہاتھوں سے بالوں کو پکڑ کھینچا۔۔۔۔۔

میں نہیں سوچنا چاہتی کچھ بھی پلیز انیہ روتے ہوئے چیخنے چلانے لگی تو نیچے بیٹھے ناشتہ کر رہے سرفراز، راحیلہ اور افراتیم جلدی سے اوپر آنیہ کے روم میں آئے۔۔۔۔۔

آنیہ میری بچی کیا ہوا چھوڑوں اپنے بالوں کو کیا ہوا ہے میری جان۔۔۔۔۔

راحیلہ فوراً آگے بڑھ انیہ سے اُسکے بال پھڑوانے لگی۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب کی روح تک کا نپنے لگی تھی آنیہ کی چیخ و پکار سن کر۔۔۔۔۔

بابا فکر نہیں کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

افراہیم نے سرفراز صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھ اُن کو تسلی دینی چاہی جس کا اس لمحے کوئی فائدہ نہیں تھا۔۔۔۔

آنیہ نڈھال سی ہو کر ڈھلی پڑ گئی تھی راحیلہ نے اسے لٹیا اور اُسکے بال سہلانے لگی۔۔۔۔

کیا حال ہو گیا ہے میری بچی کا سرفراز صاحب میں تو کہتی ہوں ایک بار ہمیں آنیہ کا مکمل چیک اپ کروانا چاہیے۔۔۔۔

اما آپ فکر نہیں کریں وہ کافی ٹھیک ہے اب انشاء اللہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور بہتر ہو جائے گی۔۔۔۔

افراہیم ٹھیک کہہ رہا ہے راحیلہ بار بار ہاسپٹل جا کر ڈاکٹروں کے سوالات۔۔۔۔۔

• • • • •

راحیلہ سرفراز کو لے کر ہاسپٹل جا چکی تھیں جانے سے پہلے وہ تمام ملازمین کو انیہ کا خیال رکھنے کا کہہ کر گئی تھیں۔۔۔۔۔۔

آنیہ کی آنکھیں جیسے جیسے کھل رہی تھیں اسے اپنا سر بھاری محسوس ہو رہا تھا وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر اٹھ بیٹھی تھی لیکن دماغ گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اچانک سے آنیہ کو کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تو اُس نے آنکھیں کھول دیکھنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔۔

افراہیم دروازہ لاک کر اُسی کی طرف ا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اُٹھ گئی؟ وہ سوالیہ کہتا ہوا اسکے بہت قریب آں بیٹھا تو آنیہ نے اپنی جگہ سے ہٹنا چاہا لیکن وہ ناکام ہو گئی تھی سر میں درد کی وجہ سے بالکل ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

آنیہ کی آنکھیں ناک ہونٹ سرخ پڑ گئے تھے شاید اُسے شدید بخار ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

ارے تمہیں تو بہت بخار ہے افراہیم نے اسکے چہرے سے ہی اندازہ لگالیا تھا
 ---- ویٹ میں میڈیسن لے کراتا ہوں ----

اسنے آنیہ کے سامنے ہاتھ پھیلا یا جس پر میڈیسن تھی اور دوسرے ہاتھ سے پانی کا گلاس
 تھمایا ----

میڈیسن کھلا کر افراہیم فریش ہونے چلا گیا ----

انیہ کو میڈیسن کے بعد اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا تھا پہلے سے زیادہ سر بخاری
 انکھیں بوجھل ہو گئیں تھیں ----

افراہیم دوبارہ آہ آنیہ کے قریب بیٹھا تو آنیہ نے بوجھل ہوتیں آنکھوں سے اسکی طرف
 دیکھا ----

• • • • •

تمہیں پتہ ہے تم کتنی پیاری ہو؟

آنیہ کو اسکی کی باتیں بالکل سمجھ نہیں رہی تھیں لیکن اُس نے بہت ہمت کر اپنے ہاتھ سے اسکا ہاتھ ہٹایا۔۔۔۔۔

اسنے نے دونوں ہاتھوں کا اسکے چہرے کے گرد پیالہ بنایا۔۔۔

کیا کرتی ہو آنیہ تمہیں اپنا کچھ خیال نہیں دیکھو کتنا بخار ہو رہا ہے تمہیں لیکن تم بلکل ٹھیک ہو جاؤ گی میری قربت میں مجھے محسوس کرو آنیہ تمہیں بہت سکون ملے گا۔۔۔۔۔

آنیہ کو اپنی انکھیں بند ہوتی محسوس ہو رہی تھیں لیکن پھر بھی وہ اپنی پوری کوشش کر رہی تھیں اس سے خود کو دور کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنیہ کی حالت کو مکمل انکسور کر اُس پر جھکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آنیہ کی آواز بمشکل اس کے کانوں تک ہی پہنچ پائی تھی جسکا اُس نے "کوئی اثر نہیں لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

جب تک اسکی وحشت ختم ہوئی تب تک آنیہ مکمل بیہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوازہ نوک ہونے پر افرامیم باہر آیا تو میڈ نے بتایا کہ پولیس آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

او کے اُنکو چائے وغیرہ سرو کرو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔

!اسلام و علیکم

و علیکم السلام۔۔۔۔ کیسے ہیں آپ افراہیم صاحب؟

جی ٹھیک ہوں آپ لوگ اچانک؟

جی ہم نے سرفراز صاحب کو فون کر کے پریشن لی تھی کہاں ہے آپ کی بہن بلوائے اُسے

افراہیم نے غصہ کنٹرول کرتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ پولیس والے کو اپنے
اور آنیہ کے نکاح کا بتایا۔۔۔۔۔

کیا؟ مطلب وہ آپ کی بہن نہیں؟

پولیس والے نے حیرانگی چہرے پر سجائے افراہیم سے پوچھا تو افراہیم نے پھر سے اپنی بات دہرائی۔۔۔۔

اگر وہ اس وقت میرے نکاح میں ہے تو مطلب وہ میری بہن نہیں تھی۔۔۔۔

اچھا تو کہاں ہیں وہ؟

وہ آپ سے نہیں مل سکتی اسکی طبیعت بہت خراب تھی ابھی میڈیسن کھا کر سو رہی ہے

۔۔۔۔۔۔

افراہیم صاحب دیکھے ہم پولیس والے ہیں تو شک کرنا ہمارا پسندیدہ مشغلہ ہے اس لیے ہم خود دیکھنا چاہے گ۔۔۔۔

جی ضرور اپنی لیڈی کا نسٹبل کو بھیج دیں دیکھ ائے۔۔۔۔

افراہیم نے پُر اعتماد لہجے میں کہا تو پولیس والے نے لیڈی کا نسٹبل کو انیہ کے روم میں بھیجا جو چند منٹ میں ہی واپس آئی اور افراہیم کے کہی بات کی تصدیق کی۔۔۔۔۔۔

سر مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے "کانسٹبل نے گاڑی میں بیٹھتے ہی آفیسر سے کہا۔۔۔۔۔۔

سر جب میں آنیہ کے روم میں گئی تو مجھے وہاں بہت کچھ عجیب لگا۔۔۔۔۔۔

مطلب؟

سر وہ واقعی بخار میں اپنے ہوش کھوئے ہوئے تھی لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسے ہاسپٹل میں ہونا چاہیے تھا اور سر جب میں نے آگے بڑھ کر اُسے ہاتھ سے چھوا تو وہاں نے اُسکی گردن پر عجیب سے نشان دیکھے جیسے کسی کے کاٹنے کے ہو اور نشان بالکل بھی پُر اے نہیں تھے۔۔۔۔۔۔

جی ماما؟

بیٹا تم گھر پہنچ گئے تھے؟

جی ماما میں تو کافی ٹائم پہلے آیا تھا انیہ کو بخار تھا ایسے میڈیسن دے کر سُلا دیا۔۔۔۔۔

افراہیم نے آنیہ کے ہونٹوں کو چھوتے ہوئے ماں سے جھوٹ بولا۔۔۔۔۔
اچھا کیا میری جان اُسکا بہت خیال رکھنا ہمیں یہاں تھوڑا ٹائم لگ جائے گا۔۔۔۔۔

ڈونٹ وری ماما آپ آرام سے آؤ یہاں میں ہوں۔۔۔۔۔
اوکے بیٹا۔۔۔۔۔

فون بند ہوتے ہی افراہیم مسکراتے ہوئے آنیہ کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

کیا کروں میری جان پتہ نہیں تم میں ایسا کیا ہے جو باقی کسی لڑکی میں نہیں تمہیں دیکھتا ہوں
تو میرا خود پر کٹر ول نہیں رہتا۔۔۔۔۔

افراہیم وہی لیٹا اور سو گیا کچھ ٹائم بعد آنیہ کو ہوش آیا تو اسنے افراہیم کو اپنے قریب لیٹے
دیکھا

جیسے ہی اُسکی نظر افراہیم پر پڑی اُسے دھندلا سا کچھ یاد آنے لگا جیسے جیسے آنیہ کو یاد آتا جا رہا
تھا وہ لرزتے وجود کے ساتھ افراہیم سے دور ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی بیڈ سے اُتری افراہیم کی آنکھ کھلی۔۔۔۔۔

انیہ نے دیوار کا سہارا لے کر خود کو سنبھالنا چاہا۔۔۔۔۔

ت۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ ن۔۔۔۔۔ ے۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ جھ۔۔۔۔۔ ا۔۔۔۔۔ اغواء۔۔۔۔۔ تم نے مجھے
اغواء کیا تھا؟

آنہ نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں جو بیان کیا افرام اس کے باوجود خاموش رہا

.....ب۔۔۔ا۔۔ب۔ا(بابا)

آنہ کوئی بات بیٹھ کر بھی کر لیا کرو یا ر۔۔۔۔۔

افرام نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا تو مطلب وہ انکار نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

انہ کو لگا وہ ابھی گر جائے گی لرزتی ٹانگیں بھاگنا چاہتی تھیں لیکن جان ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

آنسوؤں پر کوئی اختیار نہ تھا جو بہہ بہہ کر گردن تک کو تر کر گئے تھے۔۔۔۔۔

اچھا بیٹھو پھر میں ساری بات بتاؤ گا شروع سے ایک بھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔۔۔۔۔

ب۔۔۔ا۔۔۔با۔۔۔)بابا(انیہ نے چیخنا چاہا لیکن آواز کسی دھب گئی تھی وہ چاہ کر بھی چیخ نہیں پارہی تھی۔۔۔۔

آنیہ تمہیں پتہ ہے تم کہاں غلطی کرتی ہو؟ جب تم ایک بار میں بات نہیں سنتی۔۔۔۔۔
گھر پر کوئی نہیں ہے اگر تم بیٹھ جاؤ گی تو سب بتاؤ گا۔۔۔

آنیہ اندر ہی اندر بھاگنے کے لیے خود کو تیار کرنے لگی جبکہ افرامیم کی ہوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ جھٹ سے دروازے کی طرف بھاگی لیکن اُسکی ساری ہمت جواب دے گئی جب اُسے دروازہ لاک پایا۔۔۔۔

اُسی پل افرامیم اُٹھ اُسکے قریب آیا اُسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا وہ دو قدم پیچھے ہوئی تو افرامیم نے جھٹ سے اسے بانہوں میں لیا۔۔۔۔۔

پ۔۔۔ل۔۔ی۔۔ز۔۔۔

جانتی ہو جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہی ہوتا ہے تم نے ابھی کہا میں بابا کو بتا دوں گی اچھا کیا جو کہ دیا اب میں بھی کچھ سوچتا ہوں کہ تمہیں بابا سے کیسے دور رکھا جائے۔۔۔۔

افراہیم کی بات سنتے ہی انیہ ڈھلی پڑ گئی وہ جو اپنی ہمت کے مطابق تھوڑی بہت مذمت کر رہی تھی اُس نے وہ بھی چھوڑ دی۔۔۔۔

ارے کیا ہوا؟ تم رو کیوں رہی ہو؟ مجھے تمہاری آنکھوں میں آنسوؤں بالکل اچھے نہیں لگتے۔۔۔۔۔

افراہیم نے اسکے آنسوؤں اپنے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم افراہیم نہیں ہو۔۔۔۔۔ انیہ نے پہلی بار اُسکا نام لیا تو افراہیم مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔

ہاں میں وہ افراہیم نہیں ہوں میں تمہارا افراہیم ہوں ویسے اب تم سب جان ہی گئی ہو تو تمہیں کسی بات پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے

اُس نے کہتے آنیہ کے ہونٹوں کو قید کرنا چاہا لیکن آنیہ اپنی پوری ہمت سے منہ پھیر اُسے پیچھے دھکیلنے لگی۔۔۔۔۔

آنیہ غصہ مت دلاؤ مجھے۔۔۔۔۔ افراہیم نے چہرے پر سنجیدگی سجائے آنیہ کو گھورا۔۔۔۔۔

پلیز مجھے جانے دو پلیز۔۔۔۔۔

نہیں میری جان اب تمہیں ساری زندگی میری قید میں رہنا ہے آج کے بعد تم اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکو گی اس نے بہت پیار سے انیہ کے بال چہرے سے ہٹائے۔۔۔۔۔

آنیہ نے سوالیہ نظروں سے آسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

آنیہ اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھے جس سے خون بہہ رہا تھا افرامیم کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

یہ تم نے کیا کر دیا آنیہ؟ وہ معصوم سی شکل بنا کر آنیہ کی طرف پلٹا۔۔۔۔۔

آنیہ کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی وہ نفی میں سر کو ہلاتے ہوئے وہی زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

میں نے نہیں کیا، میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ ایک ہی بات کو دہرا رہی تھی جب اس کے کان میں افرامیم کی آواز پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ماما وہ اپنے ہوش میں نہیں ہے۔۔۔۔۔

اپ بس جلدی آجائے ماما مجھ سے اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی۔۔۔۔۔

کیا واقعی مجھے پاگل کرنا چاہتا ہے؟

نہیں مجھے کچھ سوچنا ہو گا مجھے یہاں سے نکلنا ہے ایک بار بابا آجائیں تو میں سب بتا دوں گی انھیں۔۔۔۔

"کوئی فائدہ نہیں" افراہیم کی آواز پر وہ اپنی سوچ سے باہر آئی

کوئی فائدہ نہیں اتنا سوچنے کا خیر میں اب باہر جا رہا ہوں اور اگر تم نے شور مچایا کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو میرے ساتھ گزری راتیں یاد کر لینا میں اُس سے بھی بُرا پیش آؤں گا۔۔۔۔۔

افراہیم کمرے سے جاتے ہوئے آنیہ کا موبائل ساتھ لینا نہیں بھولا تھا وہ دروازہ لاک کر جا چکا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ نے اُٹھ کمرے کی ایک ایک چیز کو اسکی جگہ سے ہٹا دیا تھا وہ جیسے جیسے چیزوں کو پھینک رہی تھی اُسکی چیخیں اتنی ہی بلند ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

جب تھک گئی تو زمین پر بیٹھ روئے لگی کتنی خوبصورت زندگی تھی اُسکی بالکل شہزادیوں جیسی پھر کیوں وہ آج کسی کی وحشت کی نظر ہو گئی تھی جب انیہ رو رو کر بھی تھک گئی تو الماری سے کپڑے لے کر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا تھا افراتیم؟ راحیلہ نے افراتیم کے ماتھے کو چھوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔۔

"ماما وہ آنیہ نے" لیکن بیٹا اُسنے ایسا کیوں کیا

بابا میں نہیں جانتا وہ جیسے ہی اجاگی صبح کی طرح چلانے لگی کہنے لگی تم نے مجھے اغواء کیا تھا

۔۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب تھکن سے نڈھال صوفے پر بیٹھ گئے راحیلہ فوراً انکی طرف اتی اور تسلیاں دینے لگی۔۔۔

اپ پریشان نہیں ہو سرفراز وہ صدمے میں ہے جیسے جیسے وقت گزرے گا وہ بالکل پہلے جیسی ہو جائے گی۔۔۔۔

نہیں راحیلہ اب میری بچی کبھی پہلے جیسی نہیں ہوگی۔۔۔۔۔
سرفراز کہتے ہی اٹھ سیڑھیوں کی طرف بڑھے تو افرامیم بھی فوراً انکے پیچھے ہو گیا۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا آنیہ نے کچھ دیکھے بغیر ہاتھ میں پکڑا چھوٹا سا گلدان انکی طرف اُچھلا جسکو افرامیم بروقت کچ کر گیا۔۔۔۔۔

بابا "آنیہ باپ کا چہرہ دیکھ انکی طرف بڑھنے لگی لیکن افرامیم آگے بڑھ کر اُسکا بازو تھام " چُکا تھا۔۔۔۔۔

آنہ ہوش کرو وہ تمہارے بابا ہیں " بابا پلیز مجھے بچالیں ورنہ یہ مجھے پاگل کر دے گا بابا اسنے
 "ہی مجھے اغواء کیا تھا بابا میرا یقین کریں اس نے مجھے اغواء کیا تھا

سرفراز صاحب نم آنکھوں کے ساتھ روم کی حالت دیکھ پٹ گئے اُنکو افرایم کی کسی ایک
 ایک بات پر یقین آگیا تھا۔۔۔۔۔

بابا پلیز ایک بار میری بات سُن لیں پلیز بابا۔۔۔۔۔

آنہ کا چیخنا چلانا کسی کام نہیں آیا تھا سرفراز صاحب نیچے جا چکے تھے۔۔۔۔۔

افرایم نے اُسے اپنی بانوں میں قید کیا۔۔۔۔۔

لگتا ہے ہوش آگئی ہے تمہیں اس لیے اتنا چیخ رہی ہو جبکہ میں نے منع کیا تھا۔۔۔۔۔

اپنے بابا سے یہ اپنی آخری ملاقات ہمیشہ یاد رکھنا آنیہ آئندہ تمہاری زندگی بہت محدود ہوگی
"مجھ سے مجھ تک"

وہ مسکرایا تو آنیہ خود کو اُسکی قید سے آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

اوکے ریلیکس چھوڑ رہا ہوں لیکن تیار رہنا آج میری جیت کی خوشی انجوائے کریں گے

وہ آنیہ کو چھوڑ دروازہ لاک کر چلا گیا تھا اور انیہ اُسکی بات سُن اندر تک کانپ گئی تھی

سرفراز مت پریشان ہو وہ ٹھیک ہو جائے گی انشاء اللہ۔۔۔۔۔

راجیلہ میری بچی نے کسی کا کیا بگاڑا تھا؟

آخر کیوں وہ آج اس حال میں ہے؟

بابا پلیر آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں آپ ٹینشن نہیں لیں میں ہوں نہ۔۔۔

ماما آپ بابا کو انیہ کے کمرے سے دور رکھے جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی اگر بابا کی بھی طبیعت خراب ہو گئی تو دونوں کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ماما پلیر آپ بھی آنیہ کے روم میں مت جائیں گا وہ ابھی بابا کو بھی نقصان پہنچانے والی تھی۔۔۔۔۔

اوکے بیٹا لیکن تم اُسے کسی ڈاکٹر کو دیکھاؤ۔۔۔۔۔

جی ماما انشاء اللہ صبح لے کر جاؤں گا ابھی تو شام ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

سب ڈنر کرنے بیٹھے تو افرام ایک ٹرے میں الگ سے کھانا رکھنے لگا۔۔۔۔۔

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

"بیٹا تم تو کھالو پہلے کھانا" راحیلہ بات کو سمجھتے ہوئے بولی

ماما مجھے بھوک نہیں آئی ہے صبح سے کچھ نہیں کھایا آپ کھانا کھائے میں اُس کے پاس جاتا ہوں۔۔۔۔

افراہیم بیٹا دھیان سے۔۔۔۔۔

بابا فکرمات کریں آپ کھانا کھائے۔۔۔۔۔

افراہیم کمرے میں بہت احتیاط سے داخل ہوا آئی بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پر گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اُس نے رُے ٹیبل پر رکھی اور دروازہ لاک کرنے لگا۔۔۔۔۔

وہ دو قدم اس سے پیچھے ہوئی نہیں کھاؤں گی کھانا اگر مجھے یہاں مرنا ہی ہے تو پھر میں کھانا بھی نہیں کھاؤں گی ایسے ہی مروں گی۔۔۔۔

آنیہ کیوں مجھے غصہ دلانے والی باتیں کرتی ہو؟ جانتی ہو نہ پھر مجھے غصے میں کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ پر ہی کھڑا نارمل انداز میں کہہ رہا تھا لیکن آنیہ اس سے تھوڑی اور دور ہوئی۔۔۔۔۔

میں خود کو ختم کر لوں گی اگر مجھے یہاں سے باہر نہ جانے دیا تو۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی پل آنیہ کا بازو ابراہیم کی گرفت میں تھا وہ اسے کھیچ اپنے بہت قریب کر انکھوں میں انکھیں ڈالے کھڑا اُسے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

آنیہ اسکی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

آئندہ مرنے کی بات مت کرنا آنیہ ورنہ اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا دباؤں گا۔۔۔

بھوک نہیں تو مت کھاؤ کھانا لیکن مجھ سے دور جانے کی بات مت کرو۔۔۔۔

اگلے لمحے ہی افرام نے اسے بیڈ پر گرا دیا۔۔۔۔

آنیہ کو سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر وہ اس پر جھکا تھا آنیہ کی لاکھ کوششوں اور بے تحاشہ رونے کے باوجود وہ خود کو چھوڑا نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز میڈیسن کھالیں اور ریسٹ کریں پلیز۔۔۔۔۔۔۔

راحیلہ کیا کروں میں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میری بیٹی کو دیکھا تم نے کیسی حالت ہو گئی ہے اُسکی؟

سرفراز ہم جانتے ہیں جس تکلیف سے آپ گزر رہے ہیں لیکن آپ اپنا خیال نہیں رکھے
گے تو ہمارا کیا ہوگا؟

راحیلہ مجھ سے ایک وعدہ کرو گی؟

سرفراز صاحب نے اپنا ہاتھ راحیلہ کے سامنے پھیلا یا جسکو وہ تمام چکی تھی۔۔۔۔۔

راحیلہ مجھ سے وعدہ کرو اگر میں اس دنیا سے چلا بھی جاؤں تو میری بیٹی کا ایسے ہی خیال رکھو
گی جیسے شروع سے رکھتی آئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرفراز کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟

خود کو بہت مضبوط دیکھانے کے باوجود راحیلہ کی آنکھیں پل میں بھیگ گئیں تھیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وعدہ کرو مجھ سے راحیلہ آنیہ کی فمداری ہمیشہ تمہاری اولین ترجیح ہوگی۔۔۔۔۔

کیا میں نے کبھی آپکو شکایت کا موقع دیا ہے؟

میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں سرفرازیں آنیہ کا ہمیشہ ایسے ہی خیال رکھوں گی بس اب آپ میڈیسن کھائے اور آرام کریں دیکھے مجھے بھی رولا دیا آپ نے۔۔۔۔۔

وہ جھٹ سے اٹھتی ہوئی بولیں۔۔۔۔۔

افراہیم گہری نیند سوچکا تھا، رات کے تیسرے پہر بھی آنیہ کی آنکھوں سے نیند کو سوں دور تھی۔۔۔۔۔

وہ کمرے کے ایک کونے میں پیٹھی اپنی قسمت کو کوس رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ میں کس کی مدد لوں؟

اے اللہ مجھے کوئی تو راستہ دیکھا میں قید میں رہی تو پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔۔

حسن کیوں؟ آخر کیوں تم نے میرا یقین نہیں کیا کیوں تم نے مجھے چھوڑ دیا؟

، دیکھو آج تمہاری آنیہ کس دلدل میں پھنس چکی ہے بابا نے بھی میرا یقین نہیں کیا حسن

کیا افرام ساری زندگی میرے ساتھ یہ سب "نہیں بلکل نہیں میں ہمت نہیں ہاروں گی مجھے
"اپنے لیے خود ہی کچھ کرنا ہوگا

آننیہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور سائیڈ ٹیبل پر افرام کے
موبائل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

بہت سوچ سمجھ کر وہ آہستہ آہستہ چلتی بغیر آواز پیدا کیے سائیڈ ٹیبل تک پہنچی

آنیہ وہاں کھڑی ایک نظر افرایم کی طرف دیکھتی تو ایک نظر موبائل کی طرف -----

بہت ہمت جمع کر دھڑکتے دل کے ساتھ آنیہ نے موبائل پکڑا لیکن اگلے ہی پل اسکی ساری اُمیدیں ٹوٹ گئیں تھیں موبائل پر لگے لاک نے آنیہ کو ایک بار پھر وہی اندھیرے میں لاکھڑا کیا۔ -----

بہت کوشش کے بعد بھی جب موبائل کا لاک وہ نہیں کھول پائی تو غصے سے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھتے وقت وہ افرایم کو بھول گئی تھیں۔ -----

جیسے ہی آنیہ مڑی افرایم اُسکی کلائی تھام چکا تھا لیکن اسنے پھر بھی اپنا رخ نہیں موڑا

کر لیا فون؟

ویسے کس کو فون کرنے والی تھی؟

ک۔۔۔س۔کس۔۔۔ی۔۔۔۔۔کو۔۔۔ن۔۔۔نہ۔۔۔

جان جھوٹ مت بولا کرو" وہ بستر سے نکل اُسکے سامنے آہ کھڑا ہوا تو انیہ کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

کیا تم سوئی نہیں؟ اُسکی سوجی ہوئی لال آنکھیں دیکھ افرام نے اُسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

آنیہ نے خاموشی نہیں توڑی تو افرام نے اُسکے آنسو صاف کرنے لگا۔۔۔۔۔

بیٹھو یہاں۔۔۔۔۔

انیہ اُسکے کہتے ہی بیٹھ گئی تو افراہیم بھی اُسکا ہاتھ تھام قریب ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم اس وقت تکلیف میں ہو لیکن میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اس لیے کچھ باتیں ہیں اگر تم اُن باتوں کو سمجھ لو تو تمہاری تکلیف ختم ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

انیہ نے لرزتی پلکیں اٹھا کر افراہیم کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

سب سے پہلے تو تم یہ جان لو کہ تمہاری ہر سانس پر صرف میرا حق ہے، تم صرف افراہیم کی ہو۔۔۔۔۔

افراہیم نے دوبارہ اُسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرا، آنیہ کا وجود لرز نے لگا۔۔۔۔۔

اور اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ اس کمرے سے فرار ممکن ہے تو ایسا مت سوچو کیونکہ ایسا نہ ہونے پر تمہیں بہت تکلیف ہوگی۔۔۔۔۔

میں اپکی ہر بات مانوں گی آئی پر اس لیکن مجھے یہاں نہیں رہنا پلیر مجھے ایسے قید میں نہ رکھیں

آنیہ میں بہت کوشش کرتا ہوں تم پر غصہ نہ کروں لیکن تم دیکھو نہ خود ہی غصہ دلانے والی باتیں کرتی ہو۔۔۔۔۔

"افراہیم میں سچ کہہ رہی ہوں" ششش

آئندہ ہماری اس ٹاپک پر بات نہیں ہوگی اوکے؟

چلو آ جاؤ۔۔۔۔۔ سو جاؤ یہاں لیٹ جاؤ۔۔۔

— — — —

urdunovelsghar.pk

حسن ماں سے چند قدم کے فاصلے پر رُک گیا تھا۔۔۔

آمنہ بس کر دو کیوں صبح سویرے اُسکا ذکر لے کر بیٹھ گئی ہو

حسن نے سن لیا تو؟ جانتی ہو نہ پہلے ہی کتنا دکھی ہے۔۔۔۔

ہو جائے گا وہ بھی ٹھیک تھوڑا ٹائم گزرے گا تو۔۔۔۔۔

حسن او بیٹا ناشتہ کرو۔۔۔۔

نہیں پاپا مجھے بھوک نہیں، وہ کہتے ہی رُکا نہیں تھا کیوں کہ وہ آمنہ بیگم کے منہ سے اپنی
محبت کی اور منزل برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

....دیکھا چلا گیا نہ وہ ناشتہ کیے بغیر

افراہیم ناشتہ لے کر روم میں آیا تو انیہ کے ماتھے پر جھکا۔۔۔۔

اُٹھ جاؤ انیہ میرے ساتھ ناشتہ کرو۔۔۔۔

آنیہ انکھ کھلتے ہی جلدی سے اُٹھ خود میں سمٹی۔۔۔۔

کیا ہوا؟ یا راب ایسے ڈرتی رہو گی تو کیسے چلے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو جلدی سے فریش ہو جاؤ پھر ساتھ ناشتہ کرتے ہیں بھوک لگی ہے نہ؟

افراہیم نے تصدیق کرنی چاہی تو انیہ نے فوراً مثبت میں سر کو جنبش دی۔۔۔۔۔

اسنے فراک انیہ کی طرف بڑھائی جسکو وہ جلدی سے تھام فریش ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔

واہ یہ تو بہت جلدی سمجھ گئی ہے مطلب مجھے اب اور محنت کی ضرورت نہیں پڑے گی

آنیہ جیسے ہی روم میں آئی افرامیم کی نظروں سے کنفیوز ہوتی ہوئی مرر کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

وہ اُسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا وہ پنک کھر کی پاؤں تک اتنی فراک پہنے جسکی آستین اُسے کے ہاتھوں کو چھو رہی تھیں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ نے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ سر سے تولیہ ہٹایا اور بال سنوارنے لگی جب اُسے افرامیم مرر سے اپنی طرف آتا دیکھائی دیا۔۔۔۔۔۔۔

آنہ جلدی سے مڑی اور دو قدم پیچھے ہوتی ہوئی افراہیم کو ہاتھ کے اشارے سے رکنے کا کہا

پلیز-----

او کے مان لیا او ناشتہ کر لو پھر مجھے آفس جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم وہی سے ٹیبل پر رکھی ناشتے کی ٹرے کی طرف بڑھا اور انہ بھی جلدی سے وہاں بیٹھ
ناشتہ کرنے لگی کیوں کہ اُسے آج بھوک لگی تھی دو دن سے اُس نے کچھ نہیں کھایا تھا جس
سے افراہیم کو کوئی فرق نہیں پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

جان اگر میرے آفس جانے کے بعد تم نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو اُسکی سزا تمہیں پتہ
ہے نہ؟

انہ کا ہاتھ ہوا میں ہی رُک گیا تھا اسے سر کو ہلا کر ہاں میں جواب دیا۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔۔

چلو کرو ناشتہ شاہاش۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے لرزتے ہاتھوں سے ناشتہ کرنے لگی افرام نے بھی جلد ناشتہ ختم کیا اور آنیہ کے ماتھے پر پیار کر رے اٹھائے کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔۔

اُسکے جاتے ہی آنیہ نے گہرا سانس لیا اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔

کیوں کہ آج وہ آرام و سکون سے کچھ سوچنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

افرام نیچے آیا تو سرفراز صاحب صوفے پر بیٹھے کسی گہری سوچ میں تھے۔۔۔۔۔

بابا کیا ہوا؟

کچھ نہیں بیٹا آنیہ نے ناشتہ کر لیا؟

جی بابا اسنے تو میری بات مان لی لیکن اب آپ کو بھی میری بات ماننی ہے۔۔۔۔۔

پہلے کبھی تمہاری بات ٹالی ہے؟ بابا میں نے اپکی اور ماما کی ٹکٹس کروامی ہیں اب دونوں کل لندن جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

لیکن کیوں بیٹا ہم انیہ کو یہاں ایسے چھوڑ۔۔۔۔۔

بابا آپ کے علاج کے لیے یہ بہت ضروری ہے اور یہ کیا بات کی آپ نے آنیہ کی، کیا اپنے بیٹے پر بھروسہ نہیں آچکو؟

ایسا نہیں لیکن ہم اپنے بچوں کو ایسے مشکل میں تو نہیں چھوڑ سکتے آج پولیس والے کا بھی فون آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تو اب نے کیا کہا اُسے؟

میں بتایا کہ آنیہ کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں اس لیے وہ ویٹ کریں۔۔۔۔۔

ہمسیم لیکن بابا پلیز بس آپ جارہے ہیں کل میں یہاں سب سنبھال لوں گا آپ بالکل فکر مت کریں۔۔۔۔۔

اوکے بیٹا دل تو نہیں مان رہا لیکن۔۔۔۔۔

پلیز بابا ہمیں آپ کی زندگی بہت عزیز ہے ہم اپنے لیے آپ کی جان پر ظلم نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

افراہیم سرفراز صاحب کو قاتل کر آفس کے لیے منگل گیا تھا وہ گاڑی میں بیٹھتے ہی موبائل پر اپنے کمرے میں لگے کمرے کی ویڈیو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

آنیہ بیڈ پر بیٹھی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی پھر اچانک سے کچھ یاد آنے پر اسنے الماری کھولی اور کچھ ڈھونڈنے لگی جسکو دیکھ افراہیم مسکرایا شاید وہ جانتا تھا کہ انیہ کیا تلاش کر رہی ہے

افس قریب آنے پر افراہیم ویڈیو کلوز کر موبائل جیب میں ڈال گاڑی سے باہر دیکھ کچھ سوچنے لگا۔۔۔۔۔

آنیہ جو سوچ الماری کی طرف اتی تھی اسنے وہ ڈھونڈ نکالا تھا افراہیم کی روالہ روہ ہاتھ تھامے غور سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

افراہیم تمہیں مارتے وقت میرے ہاتھ بالکل نہیں کانپے گے جتنی تکلیف واذیت تم نے مجھے دی ہے اس سے بہتر سزا ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔۔۔

وہ روالور ہاتھ میں تھامے بیڈ پر لیٹ چھت کو گھورنے لگی لیکن کچھ ہی منٹ میں آنیہ نیند کی وادی میں اتر گئی۔۔۔

جسکی وجہ سکون تھا وہ ہاتھ میں روالور تھامے شاید خود کو محفوظ سمجھ رہی تھی

حسن یونی پہنچ گیا تھا لیکن ذہین ابھی بھی اپنی ماں کی باتوں میں الجھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اما آپ نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ، اگر آپ اپنی قسم نہیں دیتی تو آج آنیہ میرے پاس ہوتی میرے ساتھ ہوتی۔۔۔

میں جانتا ہوں وہ بے قصور ہے لیکن پھر بھی میں کچھ نہیں کر پایا۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دینا آنیہ پلیز مجھے معاف کر دینا۔۔۔۔۔

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ اتنے گندے ذہین کے مالک ہو گے نہ تو آپ اچھے بھائی بن سکے اور نہ ہی شوہر۔۔۔۔۔

انیہ کی بولتی افراہیم کے قدموں نے بند کی جو اسکی طرف اُٹھ رہے تھے۔۔۔۔۔

آنیہ نے بھی بغیر سوچے سمجھے گولی چلا دی لیکن اگلے ہی پل افراہیم کی ہنسی کمرے میں گونجی۔۔۔۔۔

پاگل لڑکی سارا دن اُسے سینے سے لگائے لیٹی رہی پہلے چیک تو کر لیتی اُس میں گولیاں ہیں بھی یا نہیں۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ افراہیم آنیہ کو اپنی گرفت میں لیتا وہ روالپور پورے زور سے افراہیم کے سر پر مار چکی تھی جس سے افراہیم کے ماتھے سے خون بہنے لگا لیکن اُسے اپنی پروا کہاں تھی وہ پھر بھی آنیہ کو اپنی بانہوں کے حصار میں لے چکا تھا۔۔۔۔۔

کیا کہا تھا ابھی تم نے؟ ہاں میں اچھا بھائی نہیں بن سکا کیونکہ میں تمہارا بھائی تھا ہی نہیں لیکن شوہر تو میں بہت ہی اچھا ہوں دیکھو نہ شوہر بننے سے پہلے ہی میں نے سارے حق ادا کر دیے تھے اور آئندہ بھی کسی قسم کی کمی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔

چھوڑے مجھے پلیز۔۔۔۔۔

آنہ کو دل ہی دل میں خود پر غصہ آ رہا تھا جس چیز پر بھروسہ کروہ آزادی کے خواب دیکھ رہی تھی اُسے چیک کرنا کیسے بھول گئی۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا تم سے آنہ اگر کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو سزا ملے گی اور تم نے سزا جانتے ہوئے بھی یہ حرکت کی جسکا مطلب تمہیں سزا سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔۔

تمہیں دیکھ میرا تو پہلے ہی خود پر کنٹرول نہیں رہتا افرامیم آنہ کی چیخ و پکار رونا دھونا اگنور کر اُسے بیڈ تک لے گیا تھا۔۔۔۔۔

ہر بار کی طرح وہ آج ہی لاچار تھی بہت ہاتھ پاؤں مارنے کے باوجود وہ خود کو پٹھر وانہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

سرفراز صاحب جانے سے پہلے ایک بار آنیہ سے ملنا چاہتے تھے لیکن افرامیم نے انھیں اپنی باتوں میں ایسا گھمایا کہ وہ انیہ سے ملے بغیر راحیلہ کے ساتھ اپنے علاج کے لیے لندن روانہ ہو گئے۔۔۔۔۔

افراہیم جانتا تھا ساری رات آنیہ پر جیسے وہ وحشی درندہ بن ٹوٹا تھا اُسکی حالت وہ سب بیان کر دے گی۔۔۔۔۔

افراہیم نے اسکے روتے ہوئے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور بہت پیار و ہمدردی سے اُسکی طرف دیکھنے لگا آنیہ کو اس وقت وہ رات والا افراہیم بالکل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں کر رہے ہیں آپ یہ سب؟ میں تھک گئی ہوں پلیز مجھے چھوڑ دیں۔۔۔۔۔

شششش بس خاموش ہو جاؤ رونا نہیں اب میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔۔

سچ میں؟ تو جب آپ اپنی ہوس کے تابع مجھے اذیت میں مبتلا کرتے ہیں اُس وقت یہ آنسو کیوں آپ پر اثر انداز نہیں ہوتے؟

آنیہ میں تمہارا شوہر ہوں دیکھو حسن نے اُس دن تمہاری گردن کو چوما تھا تو تمہیں بُرا نہیں لگا تھا تو شوہر کا قریب آنا کیوں بُرا لگ رہا ہے؟

افراہیم کی بات سنتے ہی آنیہ کا دماغ گھومنے لگا تو اس دن یہ میرا پیچھا؟ وہ سوچتی ہوئی فوراً
اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

افراہیم پلیز میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتی ہوں اگر زندگی میں اپکو کبھی میری کوئی بات بُری لگی ہو
یا میں اپکا دل دکھایا ہو مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔۔۔

مجھے بابا سے ملنا ہے پلیز ابھی انیہ کہتے ہی دروازے کی طرف بڑھی لیکن افرام اس کا
بازوں تمام اُسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آنہ کیوں مجھے غصہ دلاتی ہو؟ مجھے بابا سے ملنا ہے اُنکو دیکھنا ہے۔۔۔۔۔۔۔

آنہ پھر سے چلائی تو افرام مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔

وہ علاج کے لیے چلے گئے ہیں باہر۔۔۔۔۔۔۔

نہیں اب جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔۔۔

وہ اُسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی کیوں کہ وہ اس کمرے سے باہر جانا چاہتی تھی اپنے بابا کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

آنیہ مت کوشش کرو میری قید سے نکلنے کی کیوں کہ جتنی کوشش تم نکلنے کی کرو گی مجھے اتنا ہی غصہ ائے گا اور غصے میں میرا خود پر کمر ٹول نہیں رہتا تم جانتی ہو نہ؟

افراہیم نے بہت پیار سے اس کے بال گردن سے ہٹاتے ہوئے کہا تو آنیہ ایک پل میں ہی ساری مذمت بھول گئی اور خالی آنکھوں سے افراہیم کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

چند سیکنڈ کے بعد ہی آنیہ نے گلے سے پکڑ اپنی شرٹ کھینچ کر پھاڑ دی۔۔۔۔۔

افراہیم اُس پر جھکتا ہوا رکا۔۔۔

افراہیم یہ لیں اور راج اپنی ہوس پوری کر لیں۔۔۔۔۔

بہت پیار کرتے ہیں نہ اپنی ماں سے؟ تو قسم ہے اپکو اپنی ماں کی اپ تب تک مجھے نہیں چھوڑے گے جب تک میری آخری سانس میرا ساتھ نہیں چھوڑ دیتی کیوں کہ میں روز روز آپکا وجود برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

افراہیم نے اس کے چہرے کے گرد دونوں ہاتھ پھیلانے۔۔۔۔۔

آنیہ یہ ہوس نہیں میں تم سے بہت محبت "محبت؟ وہ اُسکے ہاتھ جھٹک دو قدم پیچھے ہونی یہ محبت نہیں ہوس ہے جسکو اپ دن رات مجھ پر پنچا کر رہے ہیں یہ جانے بغیر کہ میں کس "اذیت سے گزر رہی ہوں

... آنیہ روتی ہوئی زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھی تو افراہیم بھی اس کے سامنے آ بیٹھا

نہیں میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے وہ تو تم مجھے غصہ دلاتی ہو اس لیے۔۔۔۔۔

آنیہ تیز آواز میں روتے جا رہی تھی وہ پاگلوں کی طرح اسکے آنسوں بار بار صاف کر رہا تھا

پلیز افر اہم مجھے بخش دیں، جانے دیں، میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔

اور میں آنیہ؟ تم بار بار جانے کا کہتی ہو کبھی سوچا ہے میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر؟

جیسے پہلے رہتے تھے افراتیم۔۔۔۔۔

پہلے؟ پہلے تو میں ساری ساری رات تمہاری کھڑکی میں بیٹھ تمہیں دیکھا کرتا تھا جب تم آرام سے سوئی ہوتی تھی دن میں بھی ٹائم کا بہت حساب رکھتا تھا تاکہ ہمارا زیادہ سے زیادہ آمنہ سامنا ہو۔۔۔۔۔

اور میں نے جو کچھ تمہیں قید کر کے کیا وہ بہت ضروری تھا ورنہ آج ہم ایک نہ ہوتے

افراہیم عجیب سی کیفیت میں سب بتا رہا تھا لیکن آنیہ رونا بھول اُسکی باتیں سُن رہی تھی

اپ پاگل ہیں افراہیم اپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے اپنا علاج کروالیں ورنہ مجھے بھی پاگل کر دیں گے اپ-----

آنیہ اُس سے تھوڑی دوری اختیار کرتی ہوئی بولی تو افراہیم کو پھر سے غصہ آنے لگا۔۔۔۔۔

میں پاگل ہوں؟ تم سمجھتی ہو میں پاگل ہوں؟ وہ چلاتا ہوا آنیہ پر جھکنے ہی والا تھا جب انیہ نے پاس میں پڑا گدا ان پکڑا سکے سر پہ دے مارا۔۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے وحشی، جنگلی انسان۔۔۔۔۔

انیہ کا وجود کانپ رہا تھا وہ روتی ہوئی واشروم کی طرف بھاگی۔۔۔۔

افراہیم اپنے سر پر ہاتھ رکھ روم سے نکل نیچے آیا۔۔۔۔۔۔۔۔

سر کیا ہوا آپکو؟ ملازم افراہیم کے سر سے نکلتا خون دیکھ اسکی طرف بھاگہ۔۔۔۔۔

کچھ نہیں تم جانتے ہو آنیہ کی دماغی حالت کچھ ٹھیک نہیں آج کل، جاؤ تم میڈیکل باکس لے
"کراؤ" نہیں رکو تم ڈاکٹر کو کال کرو

ملازم جیسے ہی پلٹا افراہیم نے کچھ سوچتے ہوئے ڈاکٹر کا کہہ دیا۔۔۔۔۔

جی جی ابھی کال کرتا ہوں۔۔۔۔۔

حسن گھر آیا تو سیدھا اپنے روم میں چلا گیا جب سے اسنے آنیہ کا سُنا تھا ایک پل بھی سکون نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

وہ صبح سے خود کو کوس رہا تھا کیوں میں نے آنیہ کا ساتھ نہیں دیا؟ مجھے چاہیے تھا اُسے کھی دور لے جاتا یہاں سے بہت دور۔۔۔۔۔

اسنے اِج پہلی بار سگریٹ سلگائی تھی جسکا پہلا کش لگاتے ہی وہ کھانسی کرنے لگا

۔۔۔۔۔۔۔

ماما کیا کر دیا آپ نے میں کس قدر مجبور ہوں کہ انیہ کا حال بھی پوچھنے نہیں جاسکتا اُسکی گال سے ایک آنسو بہہ کر اُسکی شرٹ پر گر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ کب سے واشروم میں بند کانپ رہی تھی دل تو جیسے باہر آنے کو بے قرار تھا۔۔۔۔

کیا کر دیا ہے میں نے؟ وہ اب کیا کرنے گا؟ کیا مجھے مارے گا؟ نہیں نہیں لیکن اگر اس نے پھر میرے ساتھ؟

آنیہ خود سے ہی سوال جواب کرتے کرتے تھک گئی تھی پھر کسی خیال کے تحت اُس نے آہستہ سے دروازہ کھول روم میں دیکھا جہاں وہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

مطلب وہ باہر چلا گیا ہے؟

آنیہ جلدی سے روم کے بند دروازے کی طرف بڑھی تاکہ وہ دروازہ اندر سے لاک کر لے لیکن وہ زمین پر پڑا ٹوٹا ہوا گلدان تو بھول ہی گئی۔۔۔۔۔

جیسے ہی انیہ کا پاؤں اُسے سے زخمی ہوا تکلیف کی ایک لہر نے اس کے وجود کو اپنی پلیٹ میں لیا۔۔۔۔۔

اُسکی چیخ سننے والا وہاں کوئی نہیں تھا وہ خود ہی خود کو سنبھالتی ہوئی بیڈ کے پاس آ زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

لاکھ کوشش کے باوجود وہ گد ان کا ٹکڑا پاؤں سے کھینچنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی وہ کبھی گد ان کے ٹکڑے پر اپنی پکڑ بناتی لیکن دوسرے ہی پل اُسے چھوڑ دیتی۔۔۔۔۔

بابا پلیز اجائیں اِکی بیٹی کو ضرورت ہے اِکی۔۔۔۔۔

میں مر جاؤں گی بابا پلیز اجائے۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ روتے ہوئے آہستہ آہستہ بول رہی تھی اُسے خود کی آواز کسی دور سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر چلا گیا تو افراہیم نے موبائل نکال روم کا کمرہ آن کیا آنیہ کو ایسے زمین پر بیٹھا دیکھ
جب اُس نے غور کیا تو وہ پاؤں کو تھامے بیٹھی تھی جس سے کافی خون بہہ گیا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم بہت سپیڈ سے روم کی طرف بھاگے جیسے وہ روم میں آیا آنیہ اُس کے سر پر بند کج دیکھ
ڈرنے لگی۔۔۔۔۔

پلیز میرے پاس مت آئیں میں نے کچھ نہیں کیا سوری۔۔۔۔۔

ششش کچھ نہیں کہہ رہا میں تمہیں آنیہ خاموش یہ کیا ہوا؟
وہ اُس کے قریب بیٹھ پاؤں کا جائزہ لینے لگا لیکن آنیہ کو اُسکی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم جلدی سے میڈیکل باکس لیے اس کے پاس زمین پر ہی بیٹھا گیا۔۔۔۔۔

نہیں مت ہاتھ لگائے مجھے بہت درد ہو رہا ہے پلیز اپنا ہاتھ پیچھے کریں۔۔۔۔۔

آنہ نے اپنے ہاتھ سے اُس کا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا۔۔۔

آنہ مجھے دیکھنے دو یہ زیادہ دیر اندر رہا تو انفیکشن ہو جائے گا پاؤں میں۔۔۔۔۔

افراہیم نے بات کرتے کرتے ہی گلہ ان کا وہ ٹکڑا اچانک سے کھینچ دیا اس سے پہلے کہ
آنہ چیختی وہ ایک ہاتھ آنہ کے منہ پر رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"بس ہو گیا" ایک پل میں ہی افرام کا ہاتھ اُسکے آنسوؤں سے بھیگ گیا

اب خاموش مجھے یہ صاف کر بیڈیج کرنے دو۔۔۔۔۔۔۔

آنہ کی آنکھیں بوجھل سی ہو گئی تھیں افرام نے بیڈیج کرتے ہی آنہ کو میڈیسن دی جس
سے اُسے جلد ہی نیند آنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر لیٹ سو گئی تو افرایم نے جلدی سے ملازمہ کو بول کمرے کی صفائی کروائی اور
دروازہ لاک کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

آنہ دو گھنٹے بعد جاگی تو سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا وہ سر پر ہاتھ رکھے جیسے ہی اٹھ کر
بیٹھی اُسکی نظر سامنے پڑے موبائل پڑی جو افرایم جلدی میں چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل دیکھ کر بھی آنہ کو کوئی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک بار کوشش کرنے میں کوئی حرج تو نہیں "آنہ بہت مشکل سے بستر سے اٹھ موبائل
تک اتنی وہ وہی زمین پر بیٹھ اُسکے لاک کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

سب سے پہلے آنہ نے لاک کھولنے کے لیے افرایم کا نام ہی لکھا جو کہ غلط ثابت ہوا
۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت سوچنے سمجھنے کے بعد آنیہ نے راحیلہ کا نام لکھا لیکن اسکا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا

پھر کسی خیال کے تحت آنیہ نے اپنا نام لکھا جو بالکل سہی پاسورڈ تھا آنیہ کے ہونٹوں پر
ناجانے کتنے دنوں بعد مسکراہٹ پھیلی۔۔۔۔

کیا حسن کو کال کروں؟

اس سے پہلے کہ انیہ حسن کا نمبر ڈائل کرتی کوئی دروازے کا لاک گھوم رہا تھا اُس نے جلدی سے
موبائل لاک کیا لیکن اسے واپس رکھا نہیں کیوں کہ پاؤں زخمی ہونے کی وجہ سے وہ جلدی بیڈ
تک نہیں جاسکتی تھی۔۔۔

افراہیم نے اُسکے ہاتھ میں موبائل دیکھا تو دماغ گھومنے لگا وہ ایک پل ضائع کیے بغیر اُسکے
قریب آیا اور ایک زوردار طمانچہ آنیہ کے چہرے پر مارا۔۔۔۔

آ آ آ وہ کر ہوئی ماتھے پر ہاتھ رکھ سیدھی ہوئی اس وقت تک افرامیم اُسکے ہاتھ سے موبائل لے چکا تھا۔۔۔۔۔

تو تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گی؟

نہیں اوں گی کیوں کہ مجھے اس قید سے نکلنا ہے یہاں دم گھٹتا ہے میرا۔۔۔۔

آنیہ اس ماحول کی عادی ہوتی جا رہی تھی جسکی وجہ سے شاید اب ڈر کافی کم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ چلائی تو افراتیم نے اُسکے بال مٹھی میں لیے۔۔۔۔۔

یہ تو تمہاری خواہش ہی رہ جائے گی میری ڈول۔۔۔

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

تم یقیناً آنیہ کے بارے میں بات کرنے لائے ہو لیکن میں اب اس بارے میں کوئی بات نہیں سننا چاہتی۔۔۔۔۔

ماما مجھے آنیہ سے شادی کرنی ہے اگر اسکی دماغی حالت ٹھیک نہیں پھر بھی مجھے اُسی سے شادی کرنی ہے۔۔۔

حسن نے بنا کوئی تمہید باندھے سیدھی سیدھی بات کہی تو آمنہ مسکرانے لگی۔۔۔۔

سرفراز بھائی کی عزت کا بوجھ کوئی اور اپنے کندھے پر اٹھا چکا ہے بیٹا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آنیہ کا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔

حسن انکھیں پھاڑے آمنہ کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اگلی بات کا انتظار کر رہا ہو لیکن وہ خاموش ہو گئیں تو حسن انکے قریب آیا۔۔۔۔

کس کے ساتھ؟

افراہیم کے ساتھ۔۔۔۔۔

ماما آپ مذاق کر رہی ہیں میرے ساتھ وہ بھائی ہے اُسکا۔۔۔۔۔

حسن چلایا لیکن آمنہ ابھی بھی بہت ریلیکس بیٹھی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

امنہ بیگم نے جب ساری بات حسن کو بتائی تو اُسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ا رہا تھا وہ امنہ بیگم کی آواز کو انور کر زور سے دروازہ بند کر روم سے چلا گیا۔۔۔۔۔

آنیہ سورہی تھی جب افراہیم روم میں آیا اُسکا غصہ اب کافی حد تک ٹھنڈا ہو چکا تھا وہ بنا آواز پیدا کیے فریش ہوا کھانا کھانے کے بعد آنیہ کا کھانا لیے واپس روم میں آیا۔۔۔۔۔

آنیہ کا کھانا وہ ٹیبل پر رکھ لیٹ گیا تو اسکی نظر انیہ کی طرف گئی جو بہت آرام سے سو رہی تھی

اسکے چہرے پر صدیوں کی تھکن آنکھوں کے گرد ہلکے صاف نمایا ہو رہے تھے۔۔۔

مجھے معاف کر دینا آنیہ لیکن میں تمہیں شیئر نہیں کر سکتا کسی کے ساتھ تم بس میرے سامنے رہا کرو میں نہیں چاہتا تمہیں کوئی اور دیکھے۔۔۔۔۔

افراہیم اس وقت خود غرضی کی ہر حد پار کر چکا تھا وہ آنیہ کی روح کو دیئے ہوئے زخموں سے بالکل انجان بنا بس اپنی ہوس میں بہت آگے نکل چکا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم لائٹ اوٹ کر لیٹ گیا تھا "آنیہ کب سے آنکھیں بند کیے اسی پل کا انتظار کر رہی تھی اب وہ بے چینی سے اُسکے سونے کا ویٹ کر رہی تھی

حسن آدھے کھنٹے سے آنیہ کا نمبر ملا رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اُسکا نمبر اوف ہے وہ بار بار رٹا رٹا کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا مجھے اُسکے گھر جا کر اُس سے بات کرنی چاہیے؟

وہ کیسے؟ آخر کیسے افرام سے شادی کر سکتی ہے کیا اس دن وہ اسی خوف کے تحت میرے پاس آئی تھی؟

کیوں میں نے ماما کی بات مانی؟ کیا آنیہ افرام سے شادی کے بعد اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھی ہے؟

اُسکا مطلب یہ سب میرا قصور ہے میری وجہ سے وہ آج اس حال میں ہے۔۔۔۔۔

حسن آسمان پر نظریں جمائے خود سے باتیں کر رہا تھا کیوں کہ وہ یہ باتیں کسی شیمز نہیں کر سکتا تھا وہ کسی کو اپنے دل کا حال نہیں سنا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ نے بات شروع ہی کی تھی کہ افرایم اُسے پکارتے ہوئے دروازہ نوک کرنے لگا

آنیہ دروازہ کھولو ورنہ میں توڑ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔

حسن افرایم نے مجھے یہاں قید کر کے رکھا ہے اور سب کو کہتا ہے میں پاگل ہو گئی ہوں اور مجھے اغواء بھی افرایم نے کیا تھا مجھے تمہاری ہیلپ چاہیے پلیز حسن۔۔۔۔۔۔۔

انیہ نے کانپتے وجود اور آواز کے ساتھ جتنی جلدی ہو سکے حسن کو سب کچھ سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

حسن انیہ کے پیچھے آتی افرایم کی آواز بھی سن رہا تھا۔۔۔۔۔

"تم فکر نہیں کرو آنیہ مجھے یہ بتاؤ" اس سے پہلے حسن کچھ پوچھتا کال کٹ گئی تھی

آنیہ نے کال بند کی اور خود کو ہر قسم کے حالات کے لیے تیار کرنے لگی لیکن ڈر کے باوجود
دل کو سکون تھا کہ حسن کو وہ سب بتا چکی تھی وہ اُسے یہاں سے لے جائے گا

اس سب کے باوجود باہر سے آتی افراہیم کی آواز انیہ کا خوف زدہ بھی کر رہی تھی اس نے
آہستہ سے لاک کھولا کر جیسے ہی دروازہ کھولا افراہیم نے اسے بالوں سے گھسیٹ بیڈ پر پھینکا
اور اسکے ہاتھ سے موبائل لے کر چیک کرنے لگا۔۔۔۔۔

آنیہ کو اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی لیکن پھر بھی وہ خود کو مضبوط
دیکھانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کال کٹ جانے کے بعد حسن کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم؟ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ مطلب وہ پہلے سے جانتا تھا کہ آنیہ اُسکی بہن نہیں؟

کہاں رکھا ہوگا اُسنے آنیہ کو؟

گھر پر تو بالکل نہیں رکھا ہوگا۔۔۔۔۔

حسن سوچتے ہوئے کمرے میں چکر کاٹنے لگا۔۔۔۔۔

بہت بے چینی ہو رہی ہے تمہیں؟ حسن سے ملنا چاہتی ہو؟

افراہیم اُس پر جھکا دانت پیتا ہوا سوال کر رہا تھا آنیہ نے نفی میں سر کو جنبش دیتے ہوئے تھوڑا دور ہونے کی کوشش کی تو افراہیم دوبارہ اُسے کے بال اپنی گرفت میں لیے دھاڑا۔۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے میرے پیار میں کوئی کمی رہ گئی ہے کہ جو تم اُس سے ملنے کو بے تاب ہو رہی ہو

آنیہ کو ابراہیم کی آنکھوں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا وہ کانپتے ہونٹوں سے کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن ابراہیم اُسے موقع دیے بغیر ہمیشہ کی طرح اپنی وحشت اُس پر نچھاور کرنے لگا۔

اور آنیہ کی ہمیشہ کی طرح کوئی التجاء، فریاد، رونا کچھ کام نہیں آیا تھا۔۔۔

ابراہیم غصے میں اُسکے پاؤں کا زخم، بخار میں تپتا جسم سب اگنور کر بس اُسے سزا دے رہا تھا بے دردی سے اُسے نوچ رہا تھا وہ مسلسل معافیاں مانگ رہی تھی جسکا ابراہیم پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم ایک جھٹکے سے باہر نکلا اور کچھ ہی دیر بعد ہاتھ میں رسی تھامے وہ روم میں داخل ہوا

وہ جیسے ہی آنیہ کے قریب آہ بیٹھا آنیہ کی نظر اُسکے ہاتھ پر پڑی جس میں وہ رسی پکڑے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

آنہ نے حیرانگی سے افراہیم کے چہرے کی طرف دیکھا اور دوسرے ہی پل پھر سے ہاتھ کی طرف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں پلیز اپ ایسا نہیں کر سکتے پلیز آنیہ نے التجاء کرنی چاہی جبکہ اب تک وہ سمجھ چکی تھی کہ اُسکی کسی بھی بات کا اثر افراہیم پر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افراہیم اُسکی بات اُن سنی کر اُسکے ہاتھ کمر کے پیچھے باندھنے لگا آنیہ کی بہت مذمت کے باوجود وہ اس کے پاؤں بھی رسی سے باندھ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آنیہ گہری سانسیں لیتی ہوئی کچھ بولنا چاہ رہی تھی لیکن افرامیم اُسکے منہ پر ٹیپ لگا کر اُسے چپ کروا چکا تھا۔۔۔۔۔

آج صرف تم میری سُنوگی اور دیکھنا سب جاننے کے بعد تمہیں بھی مجھ سے پیار ہو جائے گا

میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں آنیہ اور اب سے نہیں بلکہ تم تو ابھی چھوٹی سی ڈول تھی جب میرا دل کرتا تھا میں تمہیں چھوں کر محسوس کروں تمہیں پیار کروں۔۔۔۔۔

پھر تم بڑی ہوئی تو مجھے یہی لگتا تھا تم ابھی بھی چھوٹی سی ڈول ہو جسکو اگر میں نے ہاتھ لگایا تو ٹوٹ جائے گی۔۔۔۔۔

افرامیم نے بات کرتے کرتے آنیہ کے ہاؤں کو ہاتھ لگایا تو اُسے فوراً پاؤں اپنی طرف کھینچا

۔۔۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا لگتا ہے تمہیں خود سے پیار نہیں آنیہ یا بار بار میری قربت میں آنا چاہتی ہو؟

آنیہ نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ نفی میں سر ہلایا تو ابراہیم مسکرا دیا۔۔۔۔۔

میں تو ہمیشہ سے تمہارے بڑے ہونے کا ویٹ کر رہا لیکن مجھے اُس دن احساس ہوا جس دن اس خبیث حسن نے تمہیں چھوا۔۔۔۔۔

آنیہ کو ایک پل بھی نہیں لگا تھا بات سمجھنے میں اس یاد آ گیا تھا اس دن وہاں کوئی اور نہیں ابراہیم تھا۔۔۔۔۔

وہ پوری آنکھیں کھولے ابراہیم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن جانتی ہو مجھے اس دن بہت دکھ ہوا جب تم ماما کو کہہ رہی تھی میری شادی کسی باورچی ملازم سے کروادیں لیکن مجھ سے نہیں۔۔۔۔۔

مطلب میرا پیار تمہارے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا؟

افراہیم پھر سے اُسکے قریب ہوتے ہوئے بولا تو آنیہ کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا وہ منہ پر لگی ٹیپ کی وجہ سے کچھ نہیں بول پا رہی تھی لیکن مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی

میں کیا کروں آنیہ چاہ کر بھی میں خود کو تم سے دور نہیں رکھ پاتا افراتیم نے کان کے قریب سرگوشی کی تو آنیہ نے التجائی نگاہوں سے اُسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

کچھ کہنا چاہتی ہو؟

افراہیم کے سوال کرتے ہی انیہ نے مثبت میں سر کو جنبش دی۔۔۔۔۔

افراہیم نے آنیہ کے منہ سے ٹیپ لھینچ کر اُترای تو وہ اپنا سانس بحال کرنے لگی

کیا ہوا؟ پانی پیو گی؟

ہاں پانی -----

آنہیہ کے کہتے ہی اُس نے پانی کا گلاس آنہیہ کے منہ کو لگایا جس سے وہ بہتر محسوس کرنے لگی

پلیز اب یہ مت لگانا آپ میرا سانس بند ہو جائے گا -----

اور جو تم نے آج حرکت کی وہ؟

سوری افراہیم پلیز مجھے کھول دیں میرے پاؤں میں بہت درد ہو رہا ہے -----

افراہیم ہاتھ میں پکڑا شاپنگ بیگ ٹیبل پر رکھ اُسکے قریب آ بیٹھا اور اُسکے پاؤں سے رسی کھولنے لگا۔۔۔۔۔

ڈارلنگ ڈونٹ وری آئندہ میں تمہیں کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں دوں گا۔۔۔۔۔

افراہیم کی بات سنتے ہی ہر بار آنیہ کا دل کانپ جاتا وہ جانتی تھی وہ کچھ بھی یونہی نہیں کہتا۔۔۔۔۔

تو اب یہ کیا کرنے والا آنیہ اس فکر میں رونا بھول اُسکے چہرے کی طرف دیکھنے لگی شاید وہ افراہیم کے بولنے کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُسکے ہاتھ بھی آزاد کروا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

جاؤ جلدی سے فریش ہو کر او" اسکی بات سنتے ہی آنیہ جلدی سے بیڈ سے اُٹھی تو افراہیم کی
 "آواز ایک بار پھر کمرے میں گونجی
 دس منٹ ہیں بس تمہارے پاس آنیہ -----

آنیہ بہت ڈر گئی تھی اب وہ کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے دس منٹ میں ہی آنیہ
 فریش ہو کر باہر آئی تو افراہیم نے اُسے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا جہاں کھانا پڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ کو بھوک تو واقعی بہت لگی تھی اس لیے وہ جلدی سے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔۔

گڈ گرل۔۔۔۔۔ جیسے ہی آنیہ کھانے سے فارغ ہوئی افراہیم بیڈ سے اُٹھ شاپنگ بیگ کی
 طرف بڑھا۔۔۔۔۔

آنیہ کھڑی اُسکی طرف دیکھ رہی تھی لیکن ابھی اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا افراہیم اب کیا
 کرنے والا ہے تبھی اُسکے کان میں افراہیم کی آواز آئی۔۔۔۔۔

آنیہ بیڈ کی طرف چل دی لیکن نظریں افرایم کی طرف ہی تھیں جو شاپنگ بیگ میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔۔

"لیٹ جاؤ آنیہ" ایک بار پھر افراہیم کی آواز گونجی تو آنیہ جلدی سے لیٹ گئی

کچھ منٹ میں ہی افرامیم آنیہ کے قریب آ بیٹھا تو آنیہ اُسکے ہاتھ میں انجمنش دیکھ سوا لیہ نظروں سے افرامیم کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

آنیہ تمہارے لیے آرام بہت ضروری ہے تم نے کہا تھا کہ پاؤں میں درد ہے؟

جی لیکن مجھے انجمن نہیں لگوانا۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا آنیہ چلو بازوں ادھر کرو آرام سے۔۔۔۔۔

نہیں مجھے پتہ ہے یہ درد کا انجکشن نہیں ہے مجھے نہیں لگوانا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا آنیہ تم تو بہت سمجھ دار ہو گئی ہو ہاں یہ انجکشن تمہارے دماغ کے لئے ہے جو
آجکل کچھ زیادہ ہی چل رہا ہے۔۔۔۔۔

آپ مجھے پاگل کر دینا چاہتے ہیں؟

آنہ جیسے جھٹ سے اُسکے دماغ میں چل رہے پلین تک پہنچی۔۔۔۔۔

ششش خاموش زیادہ نہیں بولتے افراتیم نے مضبوطی سے آنیہ کا بازو تھاما اور
انجکشن لگائے لگا۔۔۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے آنیہ کی آنکھیں بند ہو گئیں تو اُس نے آنیہ کو سیدھے سے لیٹا دیا اور خود لائی
ہوئی چیزیں چھپانے لگا۔۔۔۔۔

حسن گھر سے ناشتہ کیے بغیر نکلا وہ آج آنیہ کا پتہ ہر حال میں لگانا چاہتا تھا جتنی جلدی ہو سکے وہ اپنی کی گئی غلطی کی معافی مانگنا چاہتا تھا انیہ سے ۔۔۔۔۔

وہ کافی دیر سے گھر کے باہر گاڑی میں بیٹھا ویٹ کر رہا تھا کہ کب افراہیم اور سرسراف صاحب دفتر کے لیے جائیں اور وہ گھر کے اندر جائے۔۔۔۔۔

لیکن کافی انتظار کے بعد بھی ابھی تک کوئی باہر نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

دن کے 12 بج رہے تھے جب افراہیم کی آنکھ کھلی وہ ٹائم دیکھتے ہی اٹھا اور فریش ہوتے ہی نیچے ناشتہ کے لیے چلا گیا۔۔۔۔۔

آنیہ ابھی بھی گہری نیند میں سو رہی تھی پھر بھی اسکے چہرے پر صدیوں کی تھکاوٹ تھی جیسے وہ برسوں سے بیمار ہو۔۔۔۔۔

وہ ناشتہ ختم کرانیہ کا ناشتہ لیے اوپر آیا تو موبائل بجنے لگا۔۔۔۔۔
اسلام و علیکم! ماما۔۔۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔۔۔ کیسے ہو میری جان؟

ٹھیک ہوں ماما آپ بابا کا بتائے۔۔۔۔۔

وہ بھی اب بہتر ہیں... افرامیم آنیہ کی طبیعت اب کیسی ہے؟

ماما اب پریشان نہیں ہو بس بابا کا خیال رکھیں۔۔۔۔۔

مطلب وہ ابھی بھی اُسی حالت میں ہے۔۔۔۔۔؟

لیکن بیٹا۔۔۔

ماما پلیز آپکو مجھ پر بھروسہ نہیں؟

بیٹا بھروسہ ہے تو ہم اتنی دورانِ حالات میں بھی ابیٹھے ہیں چلو اپنا اور آنیہ کا بہت خیال رکھنا۔۔۔۔۔

حی ماما - - - - -

افراہیم فون بند کر آنیہ کا منہ تھپتھپانے لگا وہ جانتا تھا جو انجکشن اس نے آنیہ کو لگایا تھا اس سے ابھی اُسے ہوش نہیں آئے گا لیکن وہ آفس جانے سے پہلے انیہ کو کچھ کھلانا چاہتا تھا۔۔۔

اسکے نکلنے ہی حسن گاڑی سے اُترا ہستہ آہستہ گھر کے اندر داخل ہوا جہاں ایک ملازمہ ہال میں صفائی کر رہی تھی۔۔۔۔۔

حسن صاحب اپ؟

جی میں آنٹی سے ملنے آیا تھا کہاں ہیں وہ؟

جی وہ اور صاحب جی باہر چلے گئے تھے علاج کے لیے۔۔۔۔۔

اچھا، انیہ اور افرامیم بھی ساتھ گئے ہیں؟

نہیں جی افرامیم صاحب تو ابھی آفس گئے ہیں اور انیہ بی بی بیچاری تو کمرے میں بند ہیں

۔۔۔۔۔

کیوں؟

جی اُنکی حالت بہت خراب ہے اُلٹی سیدھی حرکتیں کرتیں ہیں اس لیے افراہیم صاحب اُنکو کمرے میں بند کر کے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

ہمسسم چلیں ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔۔۔

حسن بہت مشکل سے خود کو سنبھالتا ہوا وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں ہماری ایک غلطی کسی کے لیے عذاب بن جاتی ہے؟ کیوں ہم یہ نہیں سوچ پاتے کہ ہمارا ایک غلط فیصلہ کسی کی زندگی جہنم بنا سکتا ہے کیوں؟

حسن گاڑی میں بیٹھ سوچ کے دروازے کھول رہا تھا وہ آنیہ کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا لیکن کیا؟ کیسے؟

آنیہ کی آنکھ شام 5 بجے لھلی تو اُسے اپنا سر اٹھانا مشکل لگ رہا تھا جیسے ہی وہ آنکھیں کھولتی ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوتی۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ سے اُٹھنے کی کوشش کر رہی تھی سائیڈ ٹیبل سے پانی اُٹھا کر آنیہ نے اپنے منہ پر گرایا اور بوجھل آنکھیں کھولیں تو رات کی ساری باتیں دماغ میں گھومنے لگیں۔۔۔۔۔

آنیہ فریش ہو کر واپس کمرے میں آئی تو کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

آخر یہ کیا کرنا چاہ رہا ہے؟ کیوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا؟ پتہ نہیں حسن نے کچھ سوچا ہو گا یا نہیں؟

آنیہ کھڑکی میں کھڑی باہر کی دنیا کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اُس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اپنے ہی گھر میں قید ہو کر رہ جائے گی۔۔۔۔۔

کھڑکی سے کودنے کا تو نہیں سوچ رہی؟

افراہیم کی آواز نے آنیہ کی سوچ کا سلسل توڑا تو وہ فوراً کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

"افراہیم نے آنیہ کی بات پر اُسکے چہرے کو غور سے دیکھا "سچ میں بھوک لگی ہے؟

جی۔۔۔۔۔

اوکے بیٹھو میں کھانا لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

آنیہ فوراً واپس بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

سر مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی اسلیے میں نے آپ کو یہاں بلوایا۔۔۔۔۔

حسن نے انسپکٹر بلال کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں بولو میں سُن رہا ہوں۔۔۔۔۔

سر مجھے آنیہ کے بارے میں آپکو کچھ بتانا ہے اُسے ہماری ہیلپ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تم مجھے فون پر بھی بتا چکے ہو اب پوائنٹ کی بات کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آننیہ کو کسی اور نے نہیں افراہیم نے اغواء کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حسن نے بات مکمل کرتے ہی غور سے بلال کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں کوئی تاثرات نہیں بدلے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا تو پھر؟

پھر؟ ہمیں اُسکی مدد کرنی چاہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مطلب میرا اندازہ ٹھیک ہے" آپ پہلے سے ہی سب جانتے ہیں

حسن مجھے ضروری کام سے کسی اور بھی جانا ہے لیکن تم میری بات پر غور کرنا
 بالئے۔۔۔۔۔

وہ اُٹھ کر چلا گیا تھا لیکن حسن کی ساری اُمیدیں ٹوٹ گئیں تھیں وہ جاتے ہوئے بلال کی پشت پر نظریں جمائے نا جانے کیا سوچنے لگا۔۔۔۔۔۔

افراہیم کھانا لیے واپس آیا تو آنیہ نے فوراً گھانا شروع کیا۔۔۔۔۔

افراہیم نے کھانا کھاتے ہوئے کتنی بار آنیہ کی طرف دیکھا لیکن وہ بالکل خاموش کھانا کھانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

کیوں کرتی ہو ایسی حرکتیں؟

آئندہ نہیں کروں گی۔۔۔۔۔

"جھوٹ بول رہی ہو تم" سچ میں نہیں کروں گی

وہ کھانے میں مصروف بنا افراہیم کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے دوران ہی آنیہ نے منصوبہ بنایا۔۔۔۔۔

وہ اب اوریہ سب برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ کھانا ختم کرتے ہی منہ پر ہاتھ واٹھروم میں گھس گئی افرایم فکر مندی سے دروازہ نوک کرتا ہوا اُسے پکارنے لگا۔۔۔۔۔

آنہ پانچ منٹ کے بعد پیٹ پر ہاتھ رکھے باہر آئی۔۔۔۔

"کیا ہوا آنہ بتاؤ مجھے" میرے پیٹ میں بہت درد ہو رہا ہے

آنہ نے روتے ہوئے کہا تو افرایم فوراً موبائل نکال کر نمبر ملانے لگا۔۔۔۔

آنہ ہمت کرو میں ابھی ڈاکٹر کو بلواتا ہوں ٹھیک ہو جاوگی تم۔۔۔

مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا پلیز جلدی کریں۔۔۔۔۔

اج شاید قسمت کو بھی آنہ پر رحم آ ہی گیا تھا ڈاکٹر کو بہت کالز کرنے کے بعد بھی افرایم کو ناکامی ہی ہوئی دوسری طرف سے کوئی کال رسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>

جلدی کریں افرایم پلیز" آنیہ نے پاس کھڑے افرایم کی شرٹ ہاتھ میں تھامتے ہوئے کہا

"

اوکے چلو ہاسپٹل چلتے ہیں وہ کال نہیں پک کر رہا افرایم نے آنیہ کو کندھے سے تھام اٹھنے میں ہیلپ کی کیوں کہ اُسکے اتنا چیخنے سے افرایم کو ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاسپٹل پہنچتے ہی ڈاکٹر نے چیک اپ کیا لیکن ڈاکٹر کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا اس لیے کچھ ٹیسٹ کروانے کا کہا۔۔۔۔۔

آنیہ افرایم کے جانے کا انتظار کرنے لگی وہ آنکھیں بند کر کب سے لیٹی اپنے تیز دھڑکتے دل کو سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

کیوں کہ اب وہ کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

"حسن میں آنیہ" آنیہ کال رسیو ہوتے ہی جھٹ سے بولی

. حسن نے ہاتھ میں پکڑا سگریٹ جلدی سے دور پھینکا۔

آننیہ کہاں ہو تم؟؟؟

میں ہاسپٹل میں ہوں پلیز تم جلدی سے آ جاؤ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

کون سے ہاسپٹل؟ جلدی بتاؤ آننیہ۔۔۔۔۔

آننیہ نے پرائیویٹ ہاسپٹل کا نام بتاتے ہوئے موبائل واپس سسٹر کو دیا اور خود واپس
لیٹ کر اللہ سے دُعا نیں کرنے لگی۔۔۔۔۔

حسن بہت سپیڈ سے نکلا لیکن دل عجیب سی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔۔۔۔

سسر جیسے ہی باہر آئی ملازم نے آنیہ کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔۔

جی اُنکو ہوش آگیا ہے اب وہ بہتر ہے سسر کہتے ہی چلی گئی اور ملازم نے ابراہیم کو کال ملائی۔۔۔۔۔

حسن ہاسپٹل میں پہنچ آنیہ کا روم ڈھونڈتے ہوئے وہاں تک پہنچا لیکن روم کے باہر ملازم کو دیکھ وہ پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اب اسے کیسے یہاں سے بھیجوں؟ حسن ماتھے کو مسلتا ہوا ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ ملازم وہاں سے خود ہی چلا گیا شاید وہ واشروم کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔۔

حسن بغیر ٹائم ضائع کیے روم میں آیا تو آنیہ جو آنکھیں بند کر لیٹی تھی کسی کی آہٹ سُن فوراً اُٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

جلدی چلو آنیہ جلدی کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنیہ کا ہاتھ پکڑتا ہوا جلدی اُٹھنے کا کہہ رہا تھا لیکن آنیہ کو کچھ سمجھ نہیں رہا تھا وہ تو جیسے حسن کو دیکھ کر ہی سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

جلدی چلوپار-----

افراہیم میٹنگ ایڈیٹر کمریسٹورنٹ سے نکلا تو پہلا خیال آنیہ کا ہی آیا وہ جتنی جلدی ہو سکے ہاسپٹل پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

افراہیم راستے سے پھول لیتا ہوا ہاسپٹل پہنچا تو کمرے میں پہنچتے ہی ایک زوردار آواز نے ہاسپٹل کو اپنی پلیٹ میں لیا۔۔۔۔۔

سروہ ہبی تھیں، میں تو سویا بھی نہیں سر۔۔۔۔۔

ملازم کی حالت افراہیم کا غصہ دیکھ بُری ہو رہی تھی لیکن افراہیم کا دماغ گھومنے لگا اُس نے ہاتھ میں پکڑے پھول ملازم کے منہ پر دے مارے اور جلدی سے باہر کی طرف بھاگہ۔۔۔۔۔

حسن آنیہ کو ہوٹل میں لایا تھا وہ کب سے کمرے میں اکیلی بیٹھی سرفراز صاحب کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

تبھی حسن کھانا ہاتھ میں پکڑے روم میں داخل ہوا تو آنیہ نے خود سمیٹا۔۔۔۔۔

کچھ کھا لو۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں کھانا مجھے" آنیہ نے اپنا منہ پھیرتے ہوئے تلخ لہجہ اپناتے ہوئے انکار کیا

ناراض ہو؟ حسن پاس کھڑا پوچھ رہا تھا یا خود کو بتا رہا تھا لیکن اسکی بات سنتے ہی آنیہ جھٹ سے اسکے مقابل کھڑی ہوئی۔۔۔

ناراض؟ حسن مجھے تو تم سے نفرت ہونی چاہیے تھی لیکن، دیکھو میری قسمت، میری بے بسی کہ مجھے تم سے ہی مدد مانگنی پڑی۔۔۔۔

آنہ ریلیکس پلیز ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔

حسن تم بھی نہیں سمجھ سکتے میں کس اذیت سے گزر رہی ہوں کیوں کیا تم نے ایسا؟

اگر تم اُس دن میری بات مان لیتے تو آنہ حسن کے سینے پر مارتی ہوئی چلا رہی تھی اور حسن اُسے سنبھالنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میں واقعی نہیں سمجھ سکتا آنہ جیسے تم نہیں سمجھ سکتی کہ مجھے اُس دن کے بعد ایک پل بھی نہیں سکون ملا اور جب مجھے ابراہیم اور تمہارے نکاح کا پتہ چلا۔۔۔۔۔

لیکن انکل اور آنٹی تمہیں کیسے اکیلا چھوڑ چلے گئے اُس انسان کے پاس۔۔۔۔

نہیں تم اسے انسان مت کہو حسن آنیہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔
وہ تو جانور سے بھی بدتر ہے، وہ پاگل ہے اور تمہیں پتہ ہے؟ وہ مجھے بھی پاگل کرنا چاہتا تھا

آنیہ پلیز سنبھالو خود کو "حسن اگر اُس نے ہمیں ڈھونڈ لیا تو؟ وہ مار دے گا تمہیں اور مجھے قید میں رکھ کر سزا دے گا

ساری زندگی میرے جسم جو چیل کوؤں کی طرح نوچتا رہے گا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا آنیہ میں ایسا ہونے نہیں دوں گا تم بس خاموش ہو جاؤ اور کچھ کھا لو، تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی پلیز ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔۔۔

افراہیم حسن کے گھر تو پہنچا لیکن وہاں اُسے کچھ حاصل نہیں ہوا تھا، لڑ جھگڑ کر وہ سڑک پر کھڑا خود کو کوس رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بلال کو بھی کال کر آئیہ کو ڈھونڈنے کا کہہ چکا تھا پھر بھی خود وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ نہیں بیٹھ سکتا تھا۔

کچھ پتہ چلا؟

افراہیم فون کان کو لگائے بلال سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں، لیکن تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ آئیہ کو حسن ہی لے کر گیا ہے؟

بلال تم بس میرے یقین پر یقین رکھ کر حسن کو ڈھونڈو آئیہ اُسی کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہوں جیسے ہی کچھ پتہ چلتا ہے میں تمہیں کال کرتا ہوں۔۔۔۔۔
اوکے۔۔۔۔۔

آنیہ اب کافی حد تک سنبھل کر گئی تھی لیکن دل میں خوف ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

آنیہ وہ یہاں نہیں آ سکتا تم کیوں پریشان ہو رہی ہو؟

حسن صوفے پر بیٹھا کب سے آنیہ کی بے چینی نوٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تم نہیں جانتے اُسے وہ ڈھونڈ لے گا ہمیں "حسن تم پولیس کو کال کرو ابھی" آنیہ کو اچانک پولیس کا خیال آیا۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں آنیہ پولیس بھی اُسکا ہی ساتھ دے گی۔۔۔۔۔
تمہیں کیسے کہہ سکتے ہو یہ؟

آنیہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

تمہاری کال کے بعد میں نے مدد مانگی تھی اُن سے لیکن اُس نے صاف انکار کر دیا۔۔۔۔۔

آنہ کیا افرامیم نے تمہیں خود بتائی تھی اغواء والی بات؟

حسن کی بات سننے ہی آنہ کی آنکھیں نم ہوئیں تو وہ اُٹھ آنہ کے قریب آ بیٹھا۔۔

سوری آنہ یہ سب میری وجہ سے ہوا۔۔۔۔۔

!نہیں حسن تم اپنی جگہ بالکل سہی تھے شاید میں بھی تمہاری جگہ ہوتی تو یہی کرتی لیکن

کیا لیکن؟

مجھے بابا نے بھی بہت دکھ دیا ہے حسن اُنکو ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا کہ جس انسان کو اُنھوں نے ساری زندگی میرا بھائی بتایا اچانک سے اُسے میرا شوہر بنا کر مجھے اُسکے حوالے کر دیا؟

اور اُس انسان نے مجھ پر اپنی حیوانیت کی ہر حد ختم کر دی۔۔۔۔۔
پتہ نہیں اُسکی آنکھوں سے عجیب سی وحشت ہوتی تھی مجھے۔۔۔۔۔

آنیہ روتے ہوئے بول رہی تھی اور حسن سُن رہا تھا وہ شاید کافی دنوں بعد بول رہی تھی اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی اس لیے حسن نے اُسے ٹوکا نہیں تھا۔۔۔۔۔

افراہیم کب سے سڑک پر گاڑی لیے گھوم رہا تھا اُسکی نظریں بس ہر طرف آنیہ کو ڈھونڈ رہی تھیں پھر موبائل کی آواز سننے ہی افراہیم نے موبائل کان کو لگایا۔۔۔۔۔

کہاں ہو تم؟

تم یہ چھوڑو یہ بتاؤ کچھ پتہ چلا؟

ہاں یہاں ایک بلڈنگ کے نیچے حسن کی گاڑی کھڑی ہے تم جلدی پہنچو۔۔۔۔۔

ہاں میں بس آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

افراہیم گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ہوئے بلال کی بتائی ہوئی جگہ کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

آنیہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کچھ نہیں ہونے دوں گا تمہیں اسکے لیے اگر مجھے اپنی جان بھی دینی پڑے تو پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔۔۔

حسن نے آنیہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُسے یقین دلایا لیکن آنیہ چاہ کر بھی خود کو محفوظ محسوس نہیں کر پارہی تھی۔۔۔۔۔

دل زور سے دھڑک رہا تھا دماغ بار بار خطرے کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

چلو تم فریش ہو کر تھوڑی دیر آرام کر لو پھر ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔۔۔۔۔

کہاں؟

بہت دور جہاں افراتیم چاہ کر بھی نہیں پہنچ سکے گا۔۔۔۔۔

آنیہ حسن کی بات پر آنکھیں بند کر یقین کرنا چاہتی تھی لیکن دل ایسا کرنے سے انکاری تھا وہ اپنا بوجھل سا وجود گھسیٹتے ہوئے فریش ہونے کے لیے واشروم کی طرف بڑھ گئی

۔۔۔۔۔

حسن بیڈ سے اٹھ صوفے پر لیٹ آنیہ کا ویٹ کرنے لگا دماغ مسلسل آگے ہونے والے لائحہ عمل کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اچانک سے دروازہ نوک ہوا جس ہر حسن نے چونک کر بند دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

، حسن کچھ سوچتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

کون؟

"سر کھانا لایا ہوں" ویٹر کی آواز سنتے ہی حسن نے دروازہ کھولا

حسن نے جیسے ہی ہاتھ ویٹر کی طرف بڑھایا وہ دو قدم پیچھے ہوا اور افراہیم، بلال روم میں داخل ہوئے۔۔۔۔۔

کہاں ہے آنیہ؟

افراہیم نے زوردار تھپڑ حسن کے منہ پر رسید کرتے ہوئے چلا کر پوچھا۔۔۔۔۔

وہ یہی ہے لیکن میں اب تمہیں اُسکے ساتھ کچھ غلط نہیں کرنے دوں گا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا اچھا؟ تو تم منع کرو گے مجھے؟

افراہیم نے روالور حسن کے ماتھے پر رکھتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اُسکی طرف دیکھا

ہاں میں منع کروں گا اور تم یہ مت سمجھنا کہ میں اُس کھلونے سے ڈرجاؤں گا، تم نے جتنا غلط کرنا تھا آنیہ کے ساتھ کر لیا۔۔۔۔۔

حسن کے منہ سے آنیہ کا نام سُنتے ہی افراتیم نے روالور منہ پر مارا اُسکے منہ کو زخمی کر دیا

آنہیہ نے شاور لے کر جیسے ہی نل بند کیا باہر سے آتی افراتیم کی آواز سے اُسکی جان کانپ گئی تھی۔۔۔۔۔

نام مت لو اُسکا تم اپنے منہ ۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اُسے یہاں تک لانے کی؟

وہ میری آنیہ ہے میری بیوی ہے وہ افراہیم جیسے جیسے چلا رہا تھا ویسے ویسے وہ حسن پر وار کر رہ تھا۔۔۔۔۔

آنہ جلدی سے باہر آئی تو حسن کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔

افراہیم پلیمز مت مارو اسے وہ میرے کہنے پر ہی "اس سے پہلے کہ آنہ کچھ بولتی افراہیم نے اُسکے سر پر روالورتانی جسکی وجہ سے آنہ خاموش ہو گئی

بچانا چاہتی ہوا اپنے یار کو؟

بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے یہاں آ کر آنیہ اور یہ کیا؟ میرے پیار میں کوئی کمی رہ گئی تھی، جو یہاں آ کر تم اس کے ساتھ

نہیں ایسا کچھ نہیں افراہیم پلیز میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ بس حسن کو چھوڑ دیں۔۔۔۔۔

نانا نانا حسن کو چھوڑ دوں؟ تمہیں لے جاؤں؟

ہا ہا ہا میں تم سے محبت کرتا ہوں لیکن بغیر تم نہیں ہوں اب تم دونوں مرو گے۔۔۔۔۔

، آنیہ حسن کے سامنے کھڑی آنکھیں پھاڑ کر افراہیم کو دیکھنے لگی کیا سچ میں وہ جو کہہ رہا تھا کرنے والا تھا؟

افراہیم ہنستا ہوا قریب پڑے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

کیا سوچا تھا حسن تم آنیہ کو مجھ سے دور لے جاؤ گے؟

میری اجازت کے بغیر تم یہ بھی نہیں کر سکتے حسن۔۔۔۔۔

افراہیم تم نے اب تک جو بھی کیا سو کیا لیکن پلیر اب اُسے اپنی زندگی اپنی مرضی سے جینے
 دو۔۔۔۔۔

آنیہ کو لگ رہا تھا وہ ابھی زمین پر گر جائے گی جسم سے جان ختم ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی
 لیکن وہ خود کو سنبھالے حسن کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

چلو حسن میں تمہاری بات مان لیتا ہوں بلکہ آنیہ کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی آزاد کر دیتا ہوں
 کیا کہتے ہو؟

ٹھیک ہے مجھے اعتراض نہیں اگر آنیہ کی جان تم ایسے چھوڑو گے تو مجھے منظور ہے
 ۔۔۔۔۔

— — —

میں وعدہ کرتی ہوں آنیہ جیسے جیسے بات کر رہی تھی اُسکے قدم افراہیم کی طرف بڑھ رہے تھے وہ آنیہ کی بات سُن نقشہ لگا رہا تھا۔

حسن اپنے بازوؤں پر ہاتھ رکھ ابھی وہی کھڑا اُنکو دیکھ رہا تھا

انیہ جیسے ہی افراتیم کے قریب پہنچی قریب پڑے ٹیبل سے گلہ ان اٹھا کر اپنے پورے زور سے افراتیم کے سر میں دے مارا۔۔۔۔۔

جسکی وجہ سے خون بہنے لگا تھا لیکن آج آنیہ خون دیکھ کر بھی ڈر نہیں رہی تھی بلکہ وہ آج اپنا سارا غصہ اُس پر نکال رہی تھی پتہ نہیں کتنے وار کرنے کے بعد آنیہ نے اپنا ہاتھ روکا تھا

کمرے میں موجود ہر شخص اپنی جگہ پر ساکت کھڑا فراہیم کو دیکھ رہا تھا جو خون میں لت پت زمین پر گر چکا تھا

لیکن سانس ابھی بھی کسی باقی تھی وہ ہاتھ آنیہ کی طرف اٹھا کر کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اسکا ہاتھ بے جان ہو کر زمین پر گر گیا۔۔۔۔۔

آنیہ وہی زمین پر بیٹھ کر چیخنے لگی تو حسن کی نظر اچانک بلال کی طرف اٹھی جو اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ دیکھنے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہو رہا تھا کہ اتنا کچھ ہونے کے باوجود وہ آگے کیوں نہیں بڑھا؟ کیوں نہیں بچایا فراہیم کو۔۔۔۔۔

حسن آنیہ کو لے کر جاؤ یہاں سے "بلال نے خاموشی توڑی تو آنیہ نے مڑ کر اُسکی طرف
"دیکھا

میں جانتا ہوں یہ کام میرا تھا جو آنیہ نے خود کیا، مجھے بچانا چاہیئے تھا لیکن جیسے تم دونوں اپنی
اپنی جگہ پر مجبور تھے

ایسے میں بھی مجبور تھا جو کچھ آنیہ کے ساتھ ہو رہا تھا میں اُس سے بے خبر نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن افراہیم تیز دماغ والا بندہ تھا وہ پہلے دن ہی پولیس سٹیشن میں میری بہن کی ساری
انفارمیشن لے کر آیا تھا۔ میرے پاس اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا کہ میں اُسکا ساتھ
دوں

پھر آنیہ تو اُسکی بیوی تھی لیکن اپنی بہن کے لیے میں رسک نہیں لے سکتا تھا

پتہ نہیں کیوں رو رہی ہوں شاید یقین نہیں آ رہا کہ میں آزاد ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

"اچھا تو مجھے قید کر لو آنیہ،" حسن کی اچانک سے کی جانے والی بات نے آنیہ کو چونکا دیا

حسن تم جانتے ہو میں "میں کچھ نہیں جانتا آنیہ، پلیز انکار مت کرنا تم جب تک کہو گی میں
"انتظار کروں گا"

آنیہ نے گہرا سانس لیا تو حسن مسکرا دیا، میں جانتا ہوں آنیہ بُرا وقت ہم چاہ کر بھی
نہیں بھول سکتے اُس لمحے میں کھائے ہوئے زخم ہمیشہ تروتازہ رہتے ہیں لیکن میں اُنکی
مرہم بننا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر وہ زخم پھر بھی نہ بھرے تو؟ آنیہ نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ سوال کیا تو حسن نے بنا
سوچے سمجھے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا ہو ہی نہیں سکتا آنیہ مجھے اپنی محبت پر پورا یقین ہے اور تمہیں مجھ پر یقین کرنا ہو گا حسن نے اپنا ہاتھ بڑھا کر آنیہ کا ہاتھ تھاما تو آنیہ نے اپنی پلکیں جھکائی۔۔۔۔

"پتہ نہیں حسن مجھے کتنا ٹائم لگے گا یہ سب" میں پھر انتظار کروں گا حسن کے فوراً جواب پر آنیہ اُسکی طرف دیکھ مسکرائی دی جیسے اچھا وقت ہمیشہ نہیں رہتا ایسے بُرا وقت بھی ہمیشہ کے لیے نہیں اتنا ہماری زندگی میں بلکہ بُرا وقت تو بہت سے سبق دے جاتا ہے۔۔۔۔۔

اس وقت میں انسان بہت کچھ سیکھتا ہے جو ایندہ زندگی میں بہت کام اتا ہے زندگی آسان لگنے لگتی ہے، انسان خود کو اتنا مضبوط کر لیتا ہے کہ کوئی مشکل، مشکل نہیں لگتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Rude Hero Based Urdu Novels List PDF

Feudal System Based | Wadera based | Jagirdar based

Kidnapping Based Urdu Novels List Download PDF

Hero Politician Based Urdu Novels List Download PDF

Super star based urdu novels List Download PDF

<https://urdunovelsghar.pk/>

<https://urdunovelsghar.com/>